

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِتْقَانُ اللَّهِ لَهُ عَزَمَتِ الْقَوَاهِیْ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِتْقَانُ اللَّهِ لَهُ عَزَمَتِ الْقَوَاهِیْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِتْقَانُ اللَّهِ لَهُ عَزَمَتِ الْقَوَاهِیْ

فَبِذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ الْكُبْرَى
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِتْقَانُ اللَّهِ لَهُ عَزَمَتِ الْقَوَاهِیْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِتْقَانُ اللَّهِ لَهُ عَزَمَتِ الْقَوَاهِیْ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِتْقَانُ اللَّهِ لَهُ عَزَمَتِ الْقَوَاهِیْ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِتْقَانُ اللَّهِ لَهُ عَزَمَتِ الْقَوَاهِیْ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي تَقْدِيرِ الْحَقِّ

بِخَيْرٍ وَالْمَعْرِفَةِ كَرَامًا رَاضِيَةً جَدِيدًا حَقَّتْ مَوْلَا الشَّاهِ وَلِي الْمَدِينَةِ مُحَمَّدٌ دَهْلَوِي

فَتْحُ الْحَمْدِ

مُسْتَعْدَدٌ لِقَائِهِ

بِرَأْيِ أَفَانِ بِرِخَاصِ عَالَمِي تَامِ قَبِيرِ تَقْضِي سِيَرِ الْبَيْنِ عَرَفَ سِبْاحِ دَهْلَوِي

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِتْقَانُ اللَّهِ عَلَى مَا خَفَى

بن عبد الرحیم الدہلوی حاملہما اللہ تعالیٰ
 بلا طفاہ و تخشاہما بن حرمہ من اعظم نعم اللہ تعالیٰ
 علیہ ان و غنیمۃ بچہ بیتہ و زیارۃ نبیہ علیہ افضل الصلوٰۃ
 و السلام سبۃ ثلث و اربعین و التي زیارۃ من الثانی
 الثانی عشر و اعظم من ہذا الذی یترک باللیل و
 جعل الحجج الشہوق و المعرفۃ لاجل الحب و التذوق
 و زیارۃ زیارۃ مبصرۃ لازارۃ عمیاء قتلۃ نجات
 اعظم عندی من حیدم النعم فلیجب ان یضبط
 امر رطلک المشاہدۃ لہما علیہ ربی بنا لہ و تعالیٰ
 و لہما اسدقناہ عن روحانیۃ نبینا علیہ السلام
 تاکون لہ و تبصرۃ الحق انی عسیر الیون ذلک اداء
 لبعض ما وجب علی من شکرہا و سمیت الوسا
 بفیوض الحرمین حسبنا اللہ و نعم الوکیل و
 لحول و لا تقۃ الا باللہ العلی العظیم **فہم**
تلك المشاہد انی رایت فی المنام
 جاعفیل من اهل اللہ شطرنج منہم اهل الادکار و الیاء
 داشت قل ظہرت علی قلوبہم الاحوال و علی
 وجہ ہم للنضار و الجہان و ہم لا یعتقدون
 وحدۃ الہی جہ و شطرنج منہم یعتقدون وحدۃ
 الوجود و یشتغلون بنوعیہ من الفکر فی سیرالہ
 الی جہ و ظہر دت علی قلوبہم خیالات و خیال فی
 جنبات حق القاطع بتدبیر العالم عموما و النقص
 خصوصاً **مہربان** علی وجہ ہم سئل و فقولی حاجت
 اللہ یقائن فان اهل الادکار و الادوار و الاعتدال
 ہذا الاحوال و الخال علیہما انھن اھل طریقۃ منہم

ابن عبد الرحیم الدہلوی کی خداستعالیٰ دونو ہر پستی مہربانی فرمائیے
 اور رحمت کرے کہ ہر کجگو اندکی نعمتون سے یہ بڑی نعمت عنایت
 ہوئی کہ کچھ توفیق دی حج بیت اللہ و زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم کی مشاہدہ سچی ایک ہزار ایک سو تینا لیس میں اور اس سے
 یہ اور بڑی نعمت ملی کہ میرا حج مشاہدہ کے ساتھ ہوا اور میری
 نہ حجاب اور نامعلومی کے ساتھ اور زیارت بھی زبیر کے ساتھ
 آنکھوں والوں کی نہ زیارت اندھوں کی ایسی وہ میری بزرگوں
 سب نعمتون سے بہت بڑی نعمت ہے میں نے لکھا کہ میں نے
 ان مشاہدہ کے بعد ارچیسے مجھے اللہ نے معلوم کر کے ہیں
 جیسے مجھے فائدے پہنچے ہیں روحانیت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اسلئے کہ یہ میرے لئے یادگار رہے
 اور میرے بھائیوں کے واسطے بصیرت ہو اس سے
 امید ہے کہ کچھ شکر ادا ہو جائے اور اس سال کا نام میرے
فیوض الحرمین لکھا کافی ہے اللہ بکھو اور اچھا
 کارنامہ جاریا برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اسی ہو
 اوں مشاہدوں سے مشاہدہ **اول** میں خواب میں ایک
 جماعت کثیر اہل اللہ کے دیکھے ایک فرقہ اہل ذکر و یاد و شہادت کا
 ان کے دلوں میں نور و چہرے تروتازہ اور صاحب جمال تھے
 ان کا عقیدہ وحدت الوجود نہ تھا اور وہ ملوثہ و وحدت الوجود
 والے بڑے کا شغل فکر میر بیان وجود میں تھا ان کے دل میں
 شہر مندی و جمالت اس حق امر سے کہ عالم
 کے تدبیر موعود اور نفسوں کی خصوصاً حق ہے ان کے
 چہرے سیاہ اور منہ شوکے ہوئے دونو عشتے
 چین اہل ذکر و ورد نے کہا کیا تمکو ہزار نور و جمال
 نظر نہیں آتا جا راطریقۃ تم سے بہت ہدایت ہے

وقال اهل وحدة الو جح ليس ان اضي ل الوجود
 قامت في الو جح الحق امك حق مطابق للمواقع
 فعلمنا سراً جهلنا فلنا الفضل عليه فلما انكث
 التناجر بينهم حكوا في وفعوا الى مشاجرة
 فقامت بين هؤلاء وهؤلاء فتولدت من العلوم
 الصادقة مائة هذب بيا نغس ومنها ما لا يهذب
 به النفس وذلك لان الله تعالى خلق النفوس
 باسعادا ذات شية ولكل نفس مشربك من العلوم
 الحققة اذا استغرقت فيه تها بت واصلت اذا
 لم تستغرق فيه لم تهذب ولم تصلح فلهذا المسئلة
 وان كانت من العلوم الحققة ولكنكم جميعا ليس
 هذه مشربكم وانما مشربكم التوجه الى الحقيقة
 الجامعة بحسب نفس عادت الملاء الاصل اما اصحاب
 الانوار فانهم وان جهلوا هذه المسئلة لكنهم
 يخطئون مشربكم من الحق فتها بت نفوسهم
 واصلت وبلغت ما خلقت لاجل من الكمال واما
 اصحاب وحدة الو جح فانهم وان اصابوا في
 المسئلة لكنهم اخطأوا مشربكم من الحق لانهم
 لم يمسحوا افكارهم في مرعي السريان ضاع
 من ايدىهم التعظيم والمحبة والتلذذ به التي عرف
 بها الملاء الاصل ربها ورثها من قوى الافلاك
 بجملة الفطرية فامتلاء العالم ببعض فتهم وما
 ورثوها فلم تهذب نفوسهم ولم تبدع
 ما خلقت لاجل فالتوا بها القايلى ان بوحدة
 الوجود وسريان الوجود في العالم نطق منكم

اور وحدت الوجود دو اے کہتے ہیں کیا سب موجودات کی
 ہستی حق کی ہستی کے آگے نابود ہونی امر حق نہیں
 ہیں وہ راز معلوم ہو احسن سے تم جاہل رہے
 پس ہر کوئی فضیلت پر جب انہیں تازی پڑی تو ہر کوئی نصف بنایا
 پر ہیں ان دونوں فرقوں میں نصف بنا اور کہا بعض علوم
 صا و قد ایسے ہیں جسے نفس مہذب ہوتا ہے
 اور بعض ایسے ہیں جسے نفس تہذیب نہیں پاتا اس واسطے
 کہ اللہ نے نفوس میں طرح طرح کی استعدادیں پیدا کیں ہیں
 اور علوم حق میں ہر نفس کا ایک مشرب ہے جب اس میں
 مستغرق ہو جائے تہذیب پاتا ہے اور سحر جاتا ہے
 اور جو مستغرق نہ ہو مہذب نہیں ہوتا ہے نہ اصلاح
 پاتا ہے سو تمہارا مسئلہ اگرچہ علوم حق سے ہے لیکن تم
 دونوں کا یہ مشرب نہیں تمہارا مشرب تو حقیقت جامعہ
 کی طرف متوجہ ہونا ہے موافق تقصیر فرشتوں کی ہوز
 والا فتنہ اگرچہ اس مسئلہ سے جاہل رہا مگر اپنے مشرب
 حق کو پہنچ گیا نفس مہذب ہو گیا اور سنو گیا اور جس کمال کے واسطے
 پیدا ہوا تھا اسکو پہنچ گیا لیکن وحدت الوجود کو اگرچہ مسئلہ کو
 پہنچ گئے لیکن اپنے مشرب حق کو نہ پہنچے اسلئے کہ جب انہوں نے
 اپنا فکر صرف کیا سریان وجود میں تعظیم و محبت اللہ سے
 جاتی رہی جس سے فرشتوں نے اپنے رب کو پہچانا اور وارث
 ہوئے اس کے قواعد افلاک بسبب مرثیت کے
 اور جو نہ وارث ہوئے اس کے ان کے نفس مہذب
 نہ ہوئے اور نہ وہ اس کو پہنچی جس کے لئے پیدا
 ہوئے سو آئے وحدت الوجود والو
 تمہارا وہ جسٹر گویا ہوا اور بولا

یہاں السمر جن ولیلہ من شأنہ ہلک العلم واما الخیر
الذی مشہر بہا العلم فانہ الخیر من فیہ من مہسوخ
لا یعلم بہا السمر والاجتناب الفاعل فیہ من مہسوخ
العناصر الفلکیۃ فاقدۃ لہا یابقی بہا من الکمال
انما الخیر ہی بہا السمر من کان ذلک الخیر فیہ
غضا طریا لہ من الخیر فیہ المنشآت المتراکمة ففہموا
ہلکۃ المستحکمۃ وانہ عنوا بہا تفرقت وہلک امر
الاسمر والذی اختص فیہ ربی بہا حکم بہا بدینکم فیما
اختلفتم فیہ والخیر لہ رب العلمین تفرقت بہا
مشہد آخر رایت ببصر روحی تدلی
ہو شے واحد متصل فی خانہ ساسی فی العالم
کل کان العال مستان فوضہ وھو الداخل فیہ
وفطنت جینت ان ہذا التدلی اذ الخیر جہ الیہ
العارف وابصر ببصر روحی فوضہ فیہ قوی
تأثیر وارشاد وھو متصل بہ فی الخیر بالخیر
وہذا التدلی لہ جہان قوی جہ یحی وھو الخیر
الخارجی وھذا کان لہ من منطبع فی الخیر الخیر
یسیر بالنور والنور جہ التانی یحی وھو الخیر
الذی ھو ھذا یتصا دق مع الذات وھو الخیر
والتدلی ولا جہ یقال ان المنقشبندیۃ اذ
مر جہ التالیۃ فی البدایۃ ومن وصل الی الذات
لہ اسفہ لہ ھذا التدلی لہ یعلم الاختیار
والارادۃ وعلی نفسہ مغنی رافعی لہ اسفہ
معرفۃ عظیمہ اذ راک الخیر
المتدلی الخیر عبادۃ با عظم التالیات ان

جو اس علم کے الیقین نہیں اور جس جزو کے لائق یہ مشرب ہے
وہ گونگا اور سخی ہو گیا اور تم میں عناصر فلیکیہ جو اجزا
فاطمہ اس کمال کے ہیں بالکل نہیں اس سیر کے لئے
وہ شخص لائق ہے جس میں یہ جز بہت راسخ ہو اور اسکو
کما نکمہ دے ظہورات گھیر لینے والے وہ دونوں فریق
سمجھ گئے اور یقین کر لیا یہ بیٹے کہا اللہ نے مجھکو خاص کیا
ان اسرار سے جس میں تمہارا اختلاف تھا اس میں بیٹے
منصفی کر دی احمد مد رب العالمین پھر میرے آنکھ کھل گئی
مشہد بیٹے اپنی روح کی آنکھ سے تدلی کو دیکھا کہ
وہ ایک شے واحد متصل فی ذاتہ تمام عالم میں سدا رست
کی ہوئی ہے گویا عالم اس پر پردہ اور وہ بیچ میں ہے
اس وقت بیٹے جانا کہ یہ وہ تدلی ہے کہ عارف جب تک طرف
منوجہ ہو روح کی آنکھ سے اور اس میں فنا ہو جائے تو اسکو
ارشاد کی تاثیر قوی ہوتی ہے اور اس کا تصرف قیامت
میں صحیح ہوتا ہے اور اس تدلی کی دو چیزیں ہیں ایک وجود
خارجی کی طرف سویہ تو ایک تو ان منطبع ہے لوح نفوس میں
اس کا نام نور ہے اور دوسری جہت وجود ذہنی
کی طرف ہے یہ ذات کے ساتھ صادق آتی ہے سویہ
اسم اور تدلی ہے نقشبندیہ اسی لئے کہتے ہیں
کہ ہم نے نہایت کو بدایت میں درج کیا ہے جو شخص اس
تدلی کے وسیلہ سے وصل ذات ہوتا ہے نہیں جانتا
سوا اختیار اور ارادہ کے اپنے تئیں دو با ہوا
جانتا ہے ایک دریائے ناپید اکسار میں
معرفۃ عظیمہ عظم تالیات سے حق کے
بندوں کی طرف متدلی ہونے کا اور اک اگر

فی صلی اللہ علیہ وسلم ربہ و من هذا الباب
 ثم موسى عليه السلام وانصرفت يوما بروح
 الشمس ورأيتها وسمعت منها قفلا عجيبا
 انزل الناس استنصافا منكم واستنصافا منكم
 العظيمة والظهور على اطوار رشيقة ثم انهم يذكرون
 عليك ويزورونك وانت لا تعلمين منه حرك
 تغضبين عليهم قالت اليس ان تكلمت بهم وانصافا
 جهرا بنفسهم وشعبه من ابتهاجي بنفسه فانما
 في كل ذلك لا التفت الى صوتي والكل ابتهاج
 التفت الى حقيقة الانتهاج وانما الكل ابتهاج
 بنفسه فهل يجوز لاحد ان يحضرب على كمال
 نفسه او يذيق من نفسه ثم افضائي الى
 الشمس من فرانتها فياضها بالطبع والجملة وكن
 كل ذلك وعليت اروح الاقلاق ملبثمة وها
 ففة في علو مها وهمها من **يادها**
 ان شئت ان تلقي حقيقته هذا النور جان
 واصغر ما لي اليك اعلم ان على النفس الناطقة
 اعني بها نورا بسيطا هو تقييد القلوب مية
 الجسد واحد وتنزل الطبيعة الكلية الى
 هي النقطة الفعالة في الخارج بصورة
 خاصة بمعلوم اي معلوم كان انما يكون
 عندنا با اتحاد المدرك والمدرك لا يفردها
 اما ان يكون نشأة كلمة تشمل النفس
 جسدها كالصورة الانسانية والحيوانية
 او الارض والماء وسائر العناصر والقوى

اور اسی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام کرنا
 ایک روز میں روح آفا سے متصل ہوا اپنے آسے دیکھا اور اسے
 سنا اپنے کہا بڑا تعجب ہے کہ لوگ تجھے روشنی طلب
 کرتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں یہ راغیہ اور یہ ہر طرح سے
 دیکھتے ہیں پہر تیر سے منکر ہیں اور تجھے مقابلہ کرتے ہیں
 اور تو نہ کسی سے انتقام لیتا ہے نہ کسی پر غضب کرتا ہے
 تو اس نے کہا کیا ان کا نگہ اور اس کے اپنے نفسوں سے
 خوشی مسکان کی خوشی کا شعبہ نہیں ہے میں ان سب
 حالتوں کی طرف نہ کہ تفتاش نہیں کرتا میں اس شادمانی
 کی حقیقت کو دیکھتا ہوں کہ یہ سب میرے ہی نفس کی
 شادمانی ہے تو پھر کیا کوئی اپنے کمال نفس پر غصہ ہو کر کہتا ہے
 یا انتقام اس سے لیتا ہے پہر جب یہ امر ہو چکا
 پس میں نے آسے دیکھا کہ بالطبع فیاض ہے اور اسی طرح
 اروح اطلاق متوافق اور ملے ہوئے ہیں اپنے علموں
 اور ہمتوں میں **زیا** وہ **الضاح** اگر تو چاہے اس
 وجدان کی حقیقت دریافت کرنا تو سن جو
 میں کہوں جان کہ نفس ناطقہ کا علم جس سے
 مراد نور بسیط ہے وہ مقید ہوتا ہے
 قیومیت کا ایک جسم واحد کے لئے اور تنزل
 طبیعت کلیہ کا کہ وہ ایک نقطہ فعال ہے خارج
 میں کسی معلوم خاص کی صورت میں گو کوئی معلوم
 ہو چارے نزدیک دریک اور بیدار کا ایک ہونا ہے
 پہر اس کا اور اک یا واسطے نشاء کلیہ کے ہو گا
 نفس کو شامل ہو گا یا جسم کو شامل ہو گا جیسے صورت
 السانیہ یا حیوانیہ یا زمینیہ اور پانی اور آبی عنایا قوی

الشمسية والقمرية واما ان يكون الشيء خاصا
فيسمى لهذا النفس لادراكه مثل ادراكه لنفسه
فليس نفس غيره فان كان الاول فصفا ادراكا
النفس لتلك الحقيقة فيخرج الى نقطة بها
تلك الحقيقة الشاملة في النفس فيبقى بها
وتنفع عن غير ما فتتقظ هذه النقطة بنفسها
ويبقى لها جميع احكام تلك الحقيقة تجليها ذوقيا
تحقيقا فهذا اصغر قوا لتأجل المدرك والمدرك
في هذه الصورة وان كان الامر انما في تصفة
ادراك النفس لتلك الحقيقة القسمة لها ان
يختم معاني حضرة من حضرة الطبيعة الكلية
فغالب نفس على نفس اما من جهة الجوهر الغالب
على هذه النفس والحق المستتبعه لغيرها
من القوى او من جهة تلك القوى على غير
اخرى بل من هذه القوى منفردة وجميع تأثير القوى
بعضها في بعض انما يكون بالغلبة والحقبة
وتنهيها ان يتجرد نفس الى فوق موحدة فيها
غالبية او مغلبة وهذا في الكل والقوى
الغالبية وهذا في غيرهم وهذا نفسا
في تلك القوى لكن ظهور احكامها هناك اقل
واضعف من النفس الاولى فادراكها الموثق
الموثق والموثقة والموثقة جاست تلك القوى
واتصلت هذه بهذه فظهر احكامها لم تكن
وربما كانت هذه القوى فيها مستتبعه للقوى
الاخرى بحيث يكون متلاشي فيها

شمسية اور قمرية اور يا اس کا ادراک کسی خاص شے پر
کے لئے ہوگا جو اس نفس وراک کے قسیم ہے جیسے زید کا نفس گرد
کے نفس کو ادراک کرے پس الاولی تو صفت اور ایک واسطے
اس حقیقت کی یہ ہے کہ تجر کرے طرف اس نقطہ کی کہ وہ حقیقت
شامل فی النفس مقابل ہے تو باقی رہیگی اس کے ساتھ اور خالی ہوگی
اس کے غیر سے اس وقت وہ نقطہ بنفسہ ابد ہوگا اور اس
حقیقت کے سب احکام روشن ہو جائینگے علی ذوقی پسینہ
میں ہمارے قول مدبرک اور مدبرک کے اس صورت میں ایک
ہو جائینگے اور اگر ہوگا امر انائی تو صفت اور ایک نفس کے واسطے اس
حقیقت قسیمہ لہا کی یہ ہوگی کہ اس کے ساتھ جمع ہو کسی حضرت میں
حضرات طبعیہ کلید سے تو غالب ہوگا ایک نفس دوسرے
نفس پر اس جز کی جہت سے جو اس جز پر غالب ہے اور
اس قوتہ پر جو دوسری قوتوں سے بیرونی طلب کے باعث اکثر
قوتوں کی اس شرط سے کہ یہ قوتہ منقطع ہو کہ نہ تاثر ایک نفس کی
دوسرے میں غلبہ سے ہوتی ہے اور مجتہد اور کہہ ان دو
وجہوں کا یہ ہے کہ نفس میں جو ایک قوت امانت ہے
غالب یا مغلوب اس میں کو شخص کرے سو یہ کاملون
میں ہے یا قوت غالب یہ غیر کاملون میں ہے اور
بیان ایک اور نفس ہے جس میں یہ قوتہ لیکن اس کے
احکام کا ظہور بیان بہت کم اور ضعیف ہوتا ہے
پہلے نفس سے - پس ادراک کیا موثر نے موثر کو
اور موثر نے موثر کو اس قوتہ کے حس سے اور یہ
اس سے ملے تو ظاہر ہوں گے احکام جو نہ تھے اور
کبھی یہ قوتہ جو اس نفس میں ہے دوسری قوتوں سے
بیرونی طلب ہوتی ہے ایسی کہ بعض اوقات ہوتی ہے زمین

فتنہ عن احکامها و نارھا و اسما یحفظ
 حاکم الغالبہ فقیہ قال انزلت هذه النفس فی
 تلك النفس وفادتها تلك کیفیة والحق انها
 ما انشبت من خارج بل صرفت عنان توکلها
 الی خزء منها و قوی موضع فیها حیث لا تشمت احکام
 سائر القوی والاعزاء فاذا عند الغلبة و
 الاستتباع من هذه والحق والتبعیة من
 تلك لا بد من اتحاد النفسین لا مطلقا بل
 من جهة قوۃ وجز ولا فی جمیع المواطن بل
 فی موطن من موطن الطبیعة الکلیة وهذا
 معنی قولنا یخلد المدلک والمدلک فی هذه
 الصوره و اذا عرفت هذا اقل ان یهزل
 النفس بالنسبة الی تلك حالات و اوضاعا
 احدھا الاتحاد والاستغراق فیھا والذی هو
 عن غیرها و ثانیہا ان تنجم کل نفس الی
 ملاحظۃ تغیر ما یمیز قوۃ فی معنی الاتحاد
 فتتلون بافضاء الیها مع انفکالہا و شعری
 انها لیسست ہی من جمیع الوجو بل وجه قوۃ
 وجه و هذه الحالة تصیر بارؤیة و نالہا ان
 یغلب سائر الاحکام بحیث یغیب حکم هذه
 القوی و نصیب کالمستثنی و حیث یظہر
 لتلك الاحکام صلوۃ ضعیفۃ بالنسبة الی
 الاتحاد و بالنسبة الی الی و یتوکل لافضاء
 و من جهة الغالبۃ و قبول ما من جهة المقلوب
 فقیل کل نفس زبیل نفس یر و سمعت

تو منزل ہو جاتی ہے احکام اور آثار سے اور قوۃ غالب
 باقی رہ جاتی ہے اس وقت کہا جاتا ہے کہ اس نفس نے اس نفس
 میں اثر کیا اور اس کیفیت کا فائدہ پہنچایا اور سچ یہ ہے کہ اس
 نفس نے کچھ خارج سے نہیں حال کیا بلکہ اپنی ہی جزر کی طرف
 توجہ کی ہے اور اپنی ہی اوس قوۃ کی طرف جو اس میں امامت
 اس قدر کہ سب قوتیں اور جزائر نابود ہو گئے تو اس وقت غلبہ اور
 امتناع اس طرف سے اور محبت پیروی اس طرف ہوئی
 تو ضرور ہے دو نفسوں کا اتحاد سے سو مطلق نہیں بلکہ قوۃ
 اور جزر کی جہت سے اور نہ کل جگہ بلکہ طبعیہ کا کہ کسی جگہ
 ہیں۔ اور اس کے یہی معنی ہیں جو ہم نے کہا مدکر اور مدکر
 ایک ہو جاتے ہیں اس صورت میں اور جب تنہا یہ جان لیا
 تو جان لو کہ اس نفس کے واسطے بہ نسبت اس کے حال ہیں اور
 وضع ہیں۔ اول یہ کہ متحد ہونا اور متفرق ہو جانا اس میں
 اور اس کے سوا کو قبول جانا اور سحر یہ کہ ہر نفس جس جہت
 لا حظ اس کی فنا کے دھاتیگا متفرق ہوئی اتحاد میں پس لگانا لگانا
 بسبب لچھانے کے اس سے باوجود کثرت جہاں ہو نیکی اور شعور
 اس بات کہ وہ وہی نہیں ہو گیا کل وجہ سے بلکہ کسی وجہ سے
 اس حال کو رویتہ کہتے ہیں اور پھر یہ کہ غالب ہو جائیں وہ
 احکام اسی طرح کہ غائب ہو جائے اس قوۃ کا حکم اور
 یہ قوت چھپ جائے اور اس وقت ظاہر ہوگی
 ان احکام کے واسطے صورت ضعیف بہ نسبت
 اتحاد اور بہ نسبت رویتہ کے تو افضا ہو گا غالبیت
 کی جہت سے اور قبول کس قدر
 متسلو بہت کی جہت تو کہیں کے زیو کے
 نفس نے کلام کے عمر کے نفس اور اس نے اس کا

هذا كلامها ولا يبعها ان تغيب احكام تلك
 القوة غيبتي اشد من ذلك فاجمع الازجال
 طفيف فلتنف باحكام اضداد تلك القوة
 متدين عنها فيقال حينئذ حصلت صوغ
 في الذهن وانتقشت فيه انتقاش الصورة
 في الملكة فهنا رجع حالات كل حكم فكن من
 المتدبرين والثانية لطيفة التسمية وفها حجة
 جمليته من شأنها الاتصال بالفعل فان قيس
 السمع يسمي سمعا والى البصر يسمي بصلا والى
 الذوق يسمي ذوقا والى اللمس يسمي لمسا ولعله
 الذي يسمي حسا مشتركا ومنه يعرف الاحتلام
 لكل حاسة فاحتلام البصر وفي النقطة الجمالية
 حايق فاللايق ليست في الخارج اسما هو من
 احتلام الحس المشترك واحتلام الذوق
 ان يترك الانسان شيئا مرغوبا من اللذات
 فينقصل الطريق من اللسان واحتلام اللمس
 ان يقرب من الانسان انسانا بغير غرضه ولما
 يتصل من بدنه ويجد دخلا في نفسه فاحتلام
 العيون معرفة وزن المنفحات والاستعانة بالنسيم
 القوة لا يلتفت الى الجوارح الظاهرة بل تلتفت
 ببصرها وسمعها وذوقها ولمسها وان شئت لحن
 فكلها الحاسة هي التي يتم بها ادراكات الحواس
 الظاهرة واذا انعكست الارواح من ابدانها رجا
 استقلت هذا الحواس قوا من خيال العترة
 موجي دامت متالية على حسبها كما يتشكل

كلام ثنا او چوتھا یہ کہ اس قوت کے احکام بہت شدت سے
 غائب ہو جائیں اس کی نسبت پس کچھ نہ رہی بل ایک خیال خفیف
 محفوظ اس قوت کی ضدوں میں اور ان سے جدا اس وقت
 کہیں گے کہ ذہن میں صورت حاصل ہوئی اور منتقش ہو گئے
 ذہن میں جیسے آئینہ میں صورت منتقش ہو جاتی ہے تو یہ چار
 حال ہوئے اور ہر ایک کے لئے حکم ہے یہ نہایت غور و سوچنے
 کے لائق ہے اور دوسرا لطیفہ یہ ہے اس میں حاسہ
 جملیہ ہے وہ متصل ہو جاتا ہے اس وقت اگر کان کا قیاس
 کریں کان اگر انکچھ کی طرف قیاس کریں آنکھ کہا جائیگا
 یا ذوق کی طرف تو نام اس کا ذوق ہوگا جو اس کی طرف
 تو لیں کہا جائیگا اور شاید یہی ہے جو جس مشترکہ اور جس مشترک
 سے مشترکہ کہ احتلام ہوتا ہے آنکھ تو یہ کہ جو لہ کے نقطہ کو
 دائرہ جلتے سودائیرہ کو بی خارج میں ہوتا نہیں کہ احتلام
 جس مشترک کا اور زبان کا یہ کہ کسی شے مرغوب کو دیکھ کر نہ رہیں
 پانی بہا کرے اور قوت لہ کا احتلام یہ کہ آدمی سے آدمی قریب ہو
 اور وہ اس سے رغبت رکھتا ہو اور جب بدن سے بدن
 ملے اس کے نفس میں گدگدہی ہو اور احتلام کان کا
 راگ کے سر اور اشعار کے وزن جاننے پس سمع تو یہ جو اس ظاہر کے
 طرف نہیں التفات کرتا بلکہ جس باصرہ و سامعہ ذوالقہ والہ
 لذت اٹھاتا ہے اور اگر تو سچ پوچھے تو اسی جس مشترک سے تمام
 حواس ظاہر اور اور اک ان کے پورے ہوتے ہیں
 اور جب ارواح اپنے بدن سے جدا ہوتی
 ہیں بسا اوقات متعلق ہوتا ہے یہ حاسہ اور
 خیال عرش سے اپنے موافق موجودات
 مثالہ پیدا کرتے ہیں جیسے جن متشکل

الجن والملائكة مشاهد آخر رایت لكل
من شعائر الله نوراً يعلمون فطنت بحقيقة
الشا حقيقة النور مناسبة الشئ بالروحانية
وحية راسخة فيه هي من اثر الروحانية
فيدرك الانسان من هذه البهية جاسة روح
ادراكها انطباعاً بان ينشأ حوینفسه ویز
حداد مناسبت بالروحانیات والناس اذا
توجهوا الى شعائر الله صاروا احزاباً في
انما يلتزم بنيتها او غير يتساخمت فاعلموا هذا
الفعل لله باعتقاد ان هذا من شعائر الله
وخریب تنفخ حلقه من اطلاق رجبها فخر
بالنور فتخلب قوت الملائكة على البهية فخر
عن في هذا النور فتدرك التلالي الذی
هو اصل هذه الشعائر في بهية امراة
مشهد عظیم و تحقیق
بشریف اطلع الحق تعالى على حقيقة
التلالي العظیم الجلیل المتوجه الى نوع البشر
المراد منه تیسیر اقاوتهم الى الله المتأمل
في عالم المثال المنفس تآق بالانبياء عامة
ونبيائهم صلی الله تعالی علیهم اجمعین
خاصة وتآق بالكتب لاهية عامة والقرآن
العظیم خاصة وتآق بالصالحين وتآق بالجنة
معرفت هذا التلالي الواحد ان في ذات
المتبر في بركات كثيرة بحسب المعادلات
الخارجة اعني اوضاع البشر عادتهم

ہوتے ہیں اور فرشتے مشہد آخر میں دیکھا کہ اللہ
تعالیٰ کی ہر شے نور کا نور بلند ہوتا ہے اور دریافت کے
حقیقت اس کی بیشک حقیقت نور کی مناسبت شے کی
روحانیات سے اور ایک ہیئت راسخہ اس میں روحانیات
کی تاثیر سے ہے اس ہیئت سے انسان اور اک
کر لیتا ہے روح کے حالت سے ایک اور انطباعی
اس طرح سے کہ خوش ہو جاتا ہے اور مناسبت زیادہ ہوتی ہے
روحانیات سے اور شہائیر اللہ کی طرف جب لوگ متوجہ
ہوتے ہیں تو گروہین نہ جاتے ہیں ایک وہ گروہ ہے کہ اپنے
نیت اور عزیمت کے سبب نفع پائے یعنی جو کام کرے اللہ کے
واسطے اس اعتقاد سے کہ یہ عبادت شعائر اللہ سے ہے۔
ایک وہ گروہ ہے کہ اس کی روح کی آنکھ کھل جاتی ہے وہ نور
معلوم کرے اس کی قوت ملکیت غالب آجائے قوت بہیمہ پر ایک
وہ گروہ ہے اس نور میں نور کرے اور اور اک تدلی کرے
وہ تدلی کہ اصل یہ شعائر اللہ کی پس وہ متخیر ہو جائے
مشہد عظیم و تحقیق شریف حق تعالیٰ نے مجھے مطلع کیا
اس تدلی عظیم و جلیل پر جو نوع بشر کی طرف متوجہ ہے
مراد اس سے اللہ کا شرب آسان ہوتا ہے
وہ تدلی متشکل ہے عالم مثال میں منفس
ہے کہی عموماً دو سر نہی اور خصوصاً ہمارے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اور کہی منفس ہے کہتے
آسمانی سے دوسری عموماً کتابین اور خصوصاً
قرآن عظیم اور کہی منفس ہے نماز اور کہی کہتے شریف
تصویر ہے چنانچہ اس تدلی وحدانی کو کہ ظاہر ہے ظہور ات کثیر ہیں
مولف محذرات خارجیہ یعنی انسان کی خصوص کی او اوتون کی

و من ثورات اذها نهم التمر اذا انتقلوا الى البر
 كانت تلك الاوضاع والاعادات والعلوم
 معهم لا تفارقهم فيعدون في حظيرة القدر
 لا انعقاد صولة مثالية بهذا التمدد الى الجليل
 ثم ينزل في العالم الجسماني من ارادة الله ومتى ما
 استعد له العالم بحسب الاوضاع العلوية
 والاسفلية واظلمت على حكمة الانفسار على
 غاين كل انفسار عن الانفسار الاخر بخاصية
 لا توجد الا في من تلقاء معدلات اعدت
 لذلك فيجب انشاء الله هذه الحقيقة
 الوحيدة وكيفية انفسارها عالم الشخص
 الاكبر لما تفرق في الخارج كان اول شئ من ان
 عرف رب و احبته له فكانت في هذا المصروف
 عليه لها وجهان وجه بدن و جوارح
 الشخص الاكبر من الجسم والجسمانيات
 والروح والروحانيات ووجه بدن و جوارح
 الوجود الذي هو بصير نفس العلوم وبهذه
 الوجهة الاخيرة تدل على تاليات الحق جل
 وعز وجل انصبيب الشخص الاكبر من
 من في جوارح و حقائقه فانما انصبيب من
 معرفته رب تبارك وتعالى من تاليات هذا التمدد
 في منازل مقيد فينزل هذا الك بقل اليقيل
 له وصيه ويدل على هذا التمدد احكام الجوارح
 فلهذا معرفة عظيمة بعض عليها انوار الجوارح

اور جو ان کے ذہنوں میں مقرر ہے ایسی چیزیں کہ جب برزخ میں نہیں
 تو زمین اور عاقبتیں اور علوم ان کے ساتھ ہوں ان سے جدا
 ہوں تاکہ کریں نظیر و قدر میں صورت مثالیہ کے منعقد ہونے کو
 واسطے اس تدلی جلیل کے ہر عالم جسمانی میں آئیں جب خدا
 چاہے اور مستعد ہو واسطے اوس کے عالم موافق اوضاع علویہ
 اور سفلیہ کے اور عن تالی تالی سے مجھے مطلع کیا انفسار کی حکمت پر
 اور ایک کو دوسرے سے جدا پہنچانے پر اوس خصوصیت
 جو اسی میں ہے معدلات کی طرف سے ہو آما وہیں ایک
 لئے ہم بیان کریں گے تجسست انشاء اللہ تعالیٰ اوس کی
 وحدانیت کے اور حقیقت اور انفسار کی کیفیت جان تو
 کہ شخص اکبر جب مقرر ہوا خارج میں سے پہلے اس نے
 پہچانا اپنے رب کو اور خشوع کیا اوس سے
 تو اوس کے مدارک میں صورت علیہ ہی جس کی حیثیت میں
 ایک اوس طرف جو شخص اکبر میں ہے جسم اور جسمانیات
 اور روح اور روحانیات اور دوسری جہت
 وجود ذہنی کی طرف جس میں معلوم ہو جائے اور اس
 جہت اخیر میں تدلی ہے تالیات حق تعالیٰ سے
 اور یہ نصیب میں ہے شخص اکبر کے اپنے رب
 کے معرفت کے سبب اور اوس کے لئے
 مقام معلوم ہے جس سے تجا و برہین اور جو کچھ
 جوت و حیثیت اوس کے ہے اوس کے نصیب
 میں اپنے رب کی معرفت میں تنزل میں ہے
 تنزلات اس تدلی سے ایک منزل مقید میں برہان
 نازل ہوئی ہے بعد تنزلی کی اور رعایت کے جاتے ہیں اس
 تنزل میں احکام جانیں پس یہ بڑی معرفت ہو کر ہو کر ہو کر

وَاَلْحَمْدُ فَلَمَّا اخْتَارَ كُلُّ فُلْكِ وَجَنَصٍ بَرْدُوحٍ
 ظاهراً او خفياً كان اول امر ظهر من احكامه
 ان يعرف ربه واخبر الله واستند في ذلك
 استنداد اجلياً بالشخص لا كبر لانه اصله
 ومصدر وجوده ونزجته الى الذات فقط كما كان
 الشخص الاكبر متوجها اليها فقط ولكن اصل
 الشخص الاكبر والتدلي المنعقد فيه تفيضاً
 صورة خاصة في مداركه وهذا معرفة اخرى
 ثم لما اختار ذات المثل وهي لتدعي باب
 الانواع تعين لكل نوع احكام متميزة عن
 احكام نوع اخر وكان ذلك في المثال وكان
 منها الانسان فتميز من سائر الانواع بقسط
 من المعرفة ولم يتركها سداً واودع فيه
 الامانة ثم ظهرت الاشخاص البشرية حمز
 هذا المثال الانساني على طريقة القسمة الا
 انحصارية ثم ان صاحب الموسيقى قد تفرغ
 عن نغمات الوتر فجعل لذن اولاً نغمات لا يزيد
 ولا ينقص ثم يقول لو كان لثمة نغمات بنغمات
 لثمة الابعاد لذن اولاً لا يزيد ولا ينقص كما
 يعطى الالهة الخاصة العقلية ثم يترك
 الابعاد بعضها ببعض وهاجر اجرة ينظم
 الالهة ان محصور في عدد خاص فينظمها
 ويعرف لكل حيزاً وخاصية ووقفاً فيظهر كما
 هذا اليوم في تلك الساعة في ذلك المجلس
 ولما اخبرني يوم وساعة اخرى يدين وهكذا

غرض جو فلك اور عنصر جو روح ظاہر یا خفیہ کا اول اور
 ظاہر ہوا یہ ہے کہ اوس نے اپنے رب کو پہچانا اور اس سے
 خشوع کیا اور مدد چاہیے مدد چاہنا طبعی و سرشتی شخص
 اکبر سے اس لئے کہ وہ اوس کی اصل اور مصدر وجود ہے
 اور متوجہ ہو اطراف ذات کے فقط جس طرح شخص
 اکبر متوجہ تھا طرف ذات کے فقط لیکن آمادہ کیا شخص اکبر
 نے اور جو اوس میں تدلی منعقد ہے واسطے فیضان
 صورت کے ایک خاصہ اور یہ معرفت دوسری ہے
 پہر جب حین ہو بین مثالین جنکو رب النوع کہتے ہیں
 تو تعین ہوئی واسطے ہر نوع کے اس کے حکم ایسے کہ تمیز ہوتا
 دوسرے نوع سے اور یہ مثال میں تھی اور ان میں سے
 انسان ہے سو یہ سب نوعوں سے تمیز ہوا اب جہ
 پانے معرفت کے اور پہل چھوڑا گیا اور اس میں امانت کہی گئی
 پہر اشخاص بشری ظاہر ہوئی اس مثال انسانی سے تقسیم
 انحصاریہ کے طور پر جیسا صاحب موسیقی ساز کے تار سے
 نغمے ڈھونڈتا ہے تو معلوم کرتا ہے کہ یہ نغمہ یوں ہے
 نہ اس سے زیادہ نہ اس سے کم پہر کہتا ہے کہ ہم
 اگر مرکب کریں اس نغمہ کو اس نغمہ سے تو یہ ہے
 پہر ابعاد حاصل ہوں گے ایسا ایسا نہ زیادہ نہ کم
 جیسا کہ معلوم کیا تقسیم حاضر یہ عقلیہ سے پہر ابعاد کو
 ابعاد سے مرکب کرنا چاہتا ہے اسے اسی طرح
 یہاں تک کہ کمن مقرر کر لیتا ہے محصور عدد خاص
 میں پہر اس سے یا ور کتنا ہے اور پہر ایک سے کم
 جانتا ہے اور خاصیت اور وقت معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ
 آگ کج ہو وقت اور مجلس کا جو دور و گزرا ہے اس وقت کا

الى غير النهاية قلوان عزم امتداد الى الابد ما
 انقضت عزمته وهي كلها انفسا طاعلا ولا
 بالقسمه الجاصقه فلما ظهرت الاختصاص
 البشري في عالم الجسم واختلفت استعلا
 حاتمهم وقواهم منهم الزكي ومنهم الغبيط
 ومنهم صاحب النفس القدسيه ووجعت
 الى الله معهم ونفوسهم وخلصه بشر
 بينهم في حظيرة القدس فصاروا ههنا
 كالامم لو احدى يقع عليهم اسم واحد ينسبوا
 الى مثال واحد هو الانسان الا انه ويتقارب
 امولهم وهذا ارگه تنال هذا اللذلى
 الاعظم ههنا لك فصلا ذلك في عالم المثال
 قدما صدق لهم ومقام معلوم بالنسبة
 اليهم ونصيبا لهم من ربحهم فكانت النفوس
 الانسانية اذ اتجهت عن وسع العادات
 الحيوانية والهيئات الفاسقة الجسمانية
 قطعت الى هذه الحظيرة فليس ههنا
 بارق جلال شرف رتبة حايث لحيث تلا
 تدرك من اين الى عين لعل للعوامه فاقص
 تدبير الحق ان يتبرك اليهم هذا اللذلى ويترنل
 ويتنقص وينقص حتى يتبرك اليهم اليه
 وانصب اغلهم به فانفس انفسا رات بحسب
 المعدلات فكان من تلك الانفسا رات النمو
 وذلك ان الاشخاص لما اصطفيوا في بلينهم
 سائر الاكمل الاعقل الاوثق من كان فيه

ايسى طرح بے نهايت اگر اس کو عمر ملے تو ابدي تک
 تمام نہوں عجائب اس کے اور یہ سب انفسا
 ہیں جو پہلے جان چکا ہے قسمت حاصره سے تو حسب
 ظاہر ہوئے اشخاص بشری عالم جسم میں اور اس کی
 استعدادیں اور قوتیں مختلف تھیں کہ بعضے زکی
 اور بعضے گندہن اور بعضے نفس قدسیہ والے کہ
 ان کی بہتیں اور نفوس رجوع ہوئے اللہ کی طرف
 اور ان کی خلاصہ بشریت حظیرہ قدس میں تو ہو گئی
 اس جگہ ایک امر واحد کہ ان پر اسم واحد کا واقع ہو
 اور نسبت کے جائیں مثال واحد سے وہ انسان
 الہی ہے اور باہم قریب ہیں ان کے امورات اور
 مارک تنزل کیا تھی اعظم نے وہ عالم مثال میں قدم
 صدق ہو گیا ان کے واسطے اور مقام معلوم ان کی نسبت اور
 ان کے نصیب ہیں ان کے رب کی طرف سے تو ہوتی نفوس
 انسانیہ جب پاک ہوئے عادات حیوانیہ کی کشاف سے اور بہت
 فاسقہ جسمانیہ سے تو اٹھائے گئے حظیرہ قدس میں اور ایک حق
 جلال حکیم وہ بھیجے ہوئے اور ایک یو میر تین ہوئے کہ کہاں تھے
 کہاں ہیں اور پھر نے کی بھی کوئی صورت ہے یا نہیں
 اس وقت اقتضائے تدبیر حق سے اس تدلی کو حرکت
 ہوتی ہے تنزل کرتی ہے اور مشخص ہو جاتی ہے
 اور منقسم ہوتی ہے یہاں تک اس سے قرب آسان ہو جاتا ہے
 اسے رنگے جاتے ہیں اس وقت منقسم ہوتے ہیں انفسا
 کہ موافق معدلات کچھ یہ انفسا رات ہوتے ہیں اور وہ ہیں
 اشخاص جب آپس میں ملتے ہیں اور ہم صحبت ہوتے ہیں
 تو جو ان میں بہت کامل و بڑا ماعقل اور ذاتی ہوتا ہے

فی التدریج من المنزلی والسیاسة المدینة فكانت
 دین البشر وخلقهم وامرهم من نورانی اذھا
 فلو عاشوا ووجدوا ذلك في صلهم كالار
 تفاناً ثابت الضريبة الاولى من غير تامل ولو
 ما تواجروا ذلك معهم الى بن زخهم معاً
 فصارت هذه معدلة لنفسها هذا التدریج
 جسمانية تقدم شخص النساء على سابا
 الاختصاص وصدورهم عن رایة ونفخت فی
 هذه الصلح الجسمانية روح الهیة وظهور
 برکاتها فصارت نبوة ورسالة وانما اعني
 هنا من النبوة ما كان على وجه الیاسة
 والتقدم والمجادة والنسب لا فیضان
 العلوم فقط وان استتبع انقياداً منهم
 بالتبع ولا النبوة الجامعة للشهیدایة كما
 لیسیدنا ونبتنا نحن صلوات الله علیه وسلم وكان
 من تلك الانفسا بات الصلوة وذلك
 لان كل خلق عند البشر له افاضیل
 وهیکل فی الحسوس ینضبط السر المعنوی
 بن لك الهیکل ینصرف الاحکام من
 وهیکل الیه وهو الذی ینزل وینزل عنه
 ولینار به الى الخلق وهذه طبیعة البشر
 دیدنهم ومرتکوز اذ انهم فاصطفی الخلق
 خلقاً من خلق البشر وهیة من هبات
 نفوسهم وصدغاً من صیغ ارواحهم
 هو صوة اصباحهم بالمقام للمعلوم

مرتبوں کو مطلع کرتا ہے تدریج منفری و سیاست مدنی میں تو
 ہو جاتا ہے دیدن بشر اور خلق اور ایک امر فہم میں جا ہوا
 اگر زندہ رہیں تو اوس کو پائین اپنے سینوں میں مانند رفاقت
 ضروریہ اولیہ کے جیسے تامل اور اگر مرتبہ سائنس لہجائیں اپنے
 بزرخ اور مدامین تو یہ امر ہو جاتا ہے معیاس تدریج کے
 انفسار کی صورت جسمانی میں اور وہ تقدم شخص انسانی ہے
 سب اشخاص سے اور اس کا صادر ہونا اس کی راسلہ
 سے اور نفخ کی جاتی ہے اس صورت جسمانی میں روح
 الہیہ تو ظاہر ہوتے ہیں اس کی برکتیں کہ ہو جائے ہیں
 نبوت و رسالت اور یہاں میری مراد نبوت سے
 وہ ہے جو بوجہ ریاست اور تقدم اور مجاہدات
 اور تسخیر کی ہو۔ نہ فقط فیضان علوم اور متابعت چاہیے
 انقیاد کی ان سے بالتح اور نہ میری مراد ہے نبوت جامع
 شہادت کو چھوٹے کے واسطے ہمارے رسول اللہ
 کے اور ان انفسارات سے ایک نماز ہے
 اور یہ اسلئے کہ بشر کے ہر خلق کے واسطے فصل ہیں
 اور وہ کالہدیے جسم ہے محسوس میں اسرار معنوی مضبوط
 ہوتے ہیں اوس صورت میں اور اسی کی طرف احکام
 مدح و رجو کی منصرف ہوتے ہیں اور وہی
 ذکر کی جاتی ہے اور اس کے خبر کے جاتی ہے
 اور اشارہ کیا جاتا ہے طرف خلق کے یہی ہے طبیعت
 اور دیدن بشر کا اور یہی ذہنوں میں جا ہوا امر ہے حق تعالیٰ
 چن لیتا ہے ایک خلق اخلاق بشر سے اور ایک میست
 یہاں نفوس سے اور رنگ ان کی روحوں کے
 رنگوں سے وہ صورت انصباح کی ہے مقام معلوم کے ساتھ

فی حظیرۃ القدس واعلم بان لا خلق والہیۃ
الاحسان والتخشم لربہ والتنظف عن ہیکل
ظلماتہ فاسدۃ فہذا الخلق موجود فی حیث
متزاج النفس بالحوانیۃ لکنہ اشبہ الاشیا
بالمقام المعلوم الذکر فی عالم حظیرۃ القدس
فجعلہ کانتہ ہو ہو کما جعل البدن کانتہ النفس
نحو صلیفی افعلا و اقوالا یلون تفصیل الذلک
الخلق وتنطبق علیہ فجعلہا کانتہا ہو و کان
من تلک الانفس ارات الغیب المنزلة وذلك
لان اشخاص الانسان الہموا بالکتابۃ الغیب
وجمع الرسائل لینفعہم فی الارضۃ المتطاوہ
والا قطار المبنا عداۃ ویلقی نص صاحب الغیب
غضا طرا ولا یجمل غلط فی الروایۃ بالمعنی
ولانفسیان قلث اذ ذلک فیہم فخرک هذا
القدس لی بجمودۃ اخری من واعندہم فصل
الرسول المختطف بالبوارق المختطفۃ من
البشریۃ الی حظیرۃ القدس خادۃ الارادة
الحق فانعقدت علیہ الملاء الاعلا
بجہاد لا تہم للبشر فی شبہاتہم الفاسقۃ
ارادة ساجدۃ ربہم الہام الخیر فی صدق
ہم و حیاء متلو فی دلائل الرسول وانتظم
الکتاب و اول کتاب لکن الذلک التولیۃ وانما
قبلہ صحیفۃ تشتمل علی علوم فاضیلت
علی قلب النبی فجعلہا من شاء من الامة
و کان من تلک الانفس ارات الملاء و ذلک

حظیرۃ القدس میں اور میری مراد اس خلق اور کسبت
سے احسان ہے اور ششوع اپنے رب کے روپ
اور پاکیزگی میات ظلماتیہ فاسدہ سے پس
پیش خلق موجود ہے خیر میں امتزاج نفس بالحوانیۃ
کے لیکن بہت مشابہ ہے اس مقام معلوم
سے جو عالم حظیرۃ القدس میں ہے اور اس خلق
کردیتا ہے گایا ہو ہو جیسا بدن کردیا ہے گویا کہ
و نفس ہے ہر ہرگز یہ کہ تا سبب افعال اقوال
کہ وہ اس خلق کی تفصیر ہو سکے ہیں اور برابر کرتا ہے اس
خلق پر گویا کہ ہو ہو ہیں اور انفسارات سے کتب آسمانی
ہیں اور یہ اسلئے کہ اشخاص انسانی الہام ہو کہ
تسائیں لکھیں اور رسالہ جمع کریں کہ زمانہ دراز تک
نفع دین اور دوز تک نفع پہنچے اور صاحب کتاب
کی نص باقی رہے بہت مضبوط اس میں غلطی نہ ہو سکتی
بالسنی کے اور بھول نہ جائیں اور یہ کتاب پھیل گئی
پھر اس تدبیر نے دوسری صورت میں حرکت کی مقابل
اس کے جو اشخاص انسانی میں تھا تو ہو گیا رسول بہرہ باب
بوارق مخاطفہ کے سبب بشہ تیہ سے طرف حظیرۃ قدسی
الہ کے ارادہ کا خاد و علمین تقدیری علوم ملائکہ اور بشر سے
مجاولہ ان کے شبہات فاسقہ میں رحمت رب کی ارادہ سے
اور الہام خیر سے ان کے سینہ میں وحی تلاوت ہوئی اسلئے
رسول کے مدارک میں منتظم ہو گئے کتاب اور پہلے کتاب
اور اسطیبع توریت اس سے پہلے صحیفہ حق
کہ تشتمل علی ان علوم پر جو نبی کے قلب میں پہنچی پھر جمع
کر لیا پس لے جا تا امت سے اور ان انفسارات میں قیامت ہے

لان اشیا اصل للبشر الھم و اعتقاد رسوم فیہا یمنع
 فعقد و رسومہا منہ و رسومہا من الیہ و رسومہا
 معاشیہ و معاملیہ و صہار ذلک من صمیم
 امرھم و دخل فی ضروریات علوہم ففعل اللہ
 قلب النبی قابلاً لا یعتقد رسم یعم من ربہ فیہ
 روح الھی و برکۃ و نور و هو الشعر و الملت و من
 تلك الانفسارات بیت اللہ و ذلک ان الناس
 قبل سیدنا ابراہیم ثوغلوا فی بناء المعابد الذکا
 فبنوا بناء علی اسم الشمس و وقت یغلب فیہ
 روحانیۃ الشمس و ذلک القمر فساہل الکعب
 و زعموا ان من دخل بھذا البیوت اقترب بھذا
 حھا و الخ و ذلک بالضروریات و صہار التوجہ
 الی الامر البسیط و المبدع لک جہۃ و موضع
 کا الامر البعید فانزل علی قلب سیدنا ابراہیم
 حد و ما کان فی زمانہ و اصیط فی موضعہ علی
 مناسبا لھذا الامر ان یكون هناك قوی الافکار
 والعناصر مقتضیۃ للبقاء و جاذبۃ لافعال
 الناس الیہ و عاتین لتعظیم الناس ایاہ طرقا و مضاعفا
 و تدلی الیہم بایجابہ علیہم فی اعلم ان الشہر ابع
 تتعقد الافی العادات و ہذا حاکمہ اللہ
 فینظر الی ما عندہم من العادات فہا کان
 منہا فاسد اسجل علی تلک ما کان چیئاً بقیہ و ذلک
 الوحی المتلو لا یعتقد الافی الالفاظ و الکلمات
 و الاسالیب الخ و نہ فی ذھن الوحی الیہ ذلک
 الوحی اللہ الی العشر باللغة العربیۃ و الی العشر

اور یہ یوں کہ اشخاص بشر کو الہام ہوا آپس میں اس میں
 منعقد کرنے کا تو منعقد ہوئیں رسوم شریکیہ اور مذہبیہ
 اور رسوم مناسخیہ اور رسوم معاملیہ اور یہ امر ان کے
 نہایت ضروری کام سے ہوا اور ضروریات علوہم
 میں داخل ہوا تو کیا اللہ نے قلب نبی کو قابل العقاد
 ایسی رسم کا جس میں رضا آئی ہو اور برکت اور نور ہو
 سو وہ ہمیشہ اپنے اور ملت اور انفسارات سے
 کہہ شریعت ہے۔ اور یہ یوں ہوا کہ لوگ پہلے زمانہ
 حضرت ابراہیم سے مشغول ہوئے عبادت
 کا ہوں اور کنیہ بنائے میں بنایا مکان آفتاب کے
 نام پر بیچ وقت غلبہ روحانیۃ آفتاب کے اور
 اسی طرح ماہتاب اور باقی سیاروں کے
 اور یہ گمان کیا کہ جو شخص داخل ہو جس مکان میں
 اس ستارہ کا مقرب ہے اور یہ امر ضروری ہو گیا تو جوہم کی طرف
 امر ہے قید جنگ نہ مقرر ہوئے کوئی بہت اور کوئی جنگی امر
 آند تو نازل ہوا حضرت ابراہیم کے قلب پر مقابل میں اس کے
 تھا کہ انھوں نے جو جائے اس امر کے واسطے
 مناسب سمجھے کہ وہاں قوا افکار و عناصر بقیہ مقتضی ہوں
 اور جاذب ہو لوگوں کی و فنی اوکی طرف اور تقریبی اوکی تعظیم کی واسطے
 طریقے اور ضعیف اور تدلی کی اوکی طرف اور سکے لازم ہوئیے ان پر
 یہ جان لینا چاہیے کہ شریعت عادات میں جاری ہوتی ہو اور یہ بعد
 کی حکمت ہے کہ اسد یکساں ہے کہ انکی عادات میں کیا پوری ہوئیں
 انکو منع فرمایا ہے اسی طرح وحی تلاوت کی گئی منعقد ہوتی ہے
 الفاظ اور کلموں اور اسلوبوں میں جو ذہن میں اس شخص کے ہیں
 جسکی طرف کیجاو ہیوا اسد عربیوں کو عربی میں کی اور سبانی

باللغة السامانية ولذلك الرويا الضما حقة لا يكون
 الامنعقة في الصور والخيال الخبز ونة ولذا لا يدرى
 الاكل في المنام الا لوان ولا الاشكال وانما منامه
 الملس والسماع والذوق والشم والوهمل والاصوات
 ولذا صهر لا يسمع في منامه صوتا وانما روياء
 البصر والمسد وغايبا وان شذيت الحق فلا تنعقد
 صوتا ما با فاضة غيبية في نشأة سواء كانت
 الافاضة عادية او خارقة للعادة الا باحكام تلك
 النشأة انما يكون مشخصا لها التي منعته لثبات
 الوانا واشكالها خاصة بتلك النشأة فلهذا الفرق
 مشخصاته كلها داخل النشأة الفرسية كان
 الفرس يحفل ان يگو زطل اربع اذرع وازيد
 من ذلك وانقص فكان هذا اربع اذرع لا يزيلا
 ولا ينقص فهذا ليس الا في تلك النشأة لا غايبا
 ولذلك مما يرات النوع التي ما من هذه اللوح
 من النوع الاخر كل امور داخل في النشأة
 الجنسبة فاذا كل فاقض بهذا الوضوح فخصه
 لملا بد معدا من تلك النشآت خصة بصره
 بذلك الوضوح بقه ههنا شئ وهو ان ايجال الصور
 امر على الامكان والنقد بين التدلي والشعاع
 امر على المسلمات والمشهورات والامور
 التي تظلم بين اليها النفوس فلذا لا كان كل تلك
 له معد من مسلماتهم اذ الما ديا لتدليدات
 بطبيع العباد ربحه بقلوبهم انقياد لا يقدر
 على الزيادة عليه شريد بوجوه حجاب
 زبان والون كوسرياني زبان بين اور اسی طرح خواصا وحق
 منعقد ہوتا ہے اور صورتوں اور خیالوں میں جو ذہن
 میں مخزون ہیں اسی واسطے کہ مراد زاد خواب میں نگ
 نہیں دیکھتا اور نہ تشکیل اس کا خواب پس اور سننا
 اور چکنا اور سونگنا اور وہم ہے اور جو پہا یا در زاد ہو
 وہ خواب میں کچھ سننا نہیں اور سکا خواب دیکھنا اور چونا
 وغیرہ ہے اور جو تو سچ پوچھے تو کوئی صورت نہیں منعقد
 ہوتی افاضہ غیبیہ کے ساتھ عالم میں برابری ہے کہ ہر
 افادہ عادیہ یا غیر عادیہ مگر وہی ممکن اور عالم کے
 بیشک وہ مشخصات جو شرکت رنگ اور اشکال کو مانع ہیں
 خاصہ میں اس عالم کی جس طرح یہ کہوڑا کر کل شخصیات اس
 داخل ہیں عالم فرسیہ میں گویا گھوڑا احتمال ہے یہ کہ طول
 اس کا چار ہاتھ ہو اور اس سے زیادہ اور کم پس یہ
 چار ہاتھ نہ زیادہ ہونگے نہ کم تو یہ نہ ہونگے مگر اسی عالم
 میں نہ اور جہاں اور اسی طرح نوب کے ممیزات جنسے یہ نوع
 دوسری نوع سے ممیز ہے سب امور داخل ہیں عالم جنسیت
 میں پس اب ہر فاضل ساتھ اس وضع کے اپنی خصوصیت کے
 ساتھ اس کے واسطے ضرور ہے معد اس عالم سے جسے خاص کیا
 ساتھ اس وضع کے باقی رہی یہاں ایک بات وہ یہ ہے
 کہ ایجا و صورتوں کا تو امر امکان اور تقدیر پر ہے اور تدلی او شمایا
 اور سننا اور شہوت پر اور اور امور پر غیبی طمان نفوس ہو
 اسی واسطے جو تدلی ہو کو واسطے متحد ہیں ان کے سمات اور مراد
 تدلیات یہ ہے کہ جس سے اپنے سے رب کی مسندگی
 دل سے کہ میں اس طرح سے کہ اس کے زیادہ کرنے پر مشاوار
 نہیں پر اپنے اعضا کے اس کے موافق عادت والین

ذلك فاذا اقتضت المقتضيات ان يكون انسان
 عشرة اذ عزم جعل كذلك لانه ممكن وان لم يكن
 مشهورا يطمئن اليه القلوب واما التنزيل
 والتدلييات فكلها على موافقة المشهور والمسلم
 نعم هذا لك بر كات ثمين الصديق من المئين الحق
 من الباطل ورتبها يختلج في قلبك ان كل تدلي
 لا تلبث ان يطمئن فيه خصال العادات وذويف
 المشهور فتقول لا توقف على الامر الجمل المطوى
 على عن تابل في حق الامر فاصل الشئ على العادة
 لا يهاوزها ما كان الى رسول ملكا ولا كان الكذبا
 عجزا ولا كان البديت من نور ولكن يظهر عليه
 بر كات لا توجد في غير فبالبركات خرق العادات
 لا بالاصل وكان تقارير ليس له يفهموا احل
 الحق في الفرق بين هذين الامرين فكانوا يفترون
 ان يكون الى رسول ملكا وقالوا له ان الرسول
 ياكل الطعام ويعيش في الاسواق ففرق الله عليه
 مقالتهم وقضهم اعتقادهم الفاسد وان الله كان
 صورا غلبت الى رسول ان يكون معه ملائكة
 يشهد له او ينال اليه من السماء كتاب وهم
 يرونه با بصارهم كما صرح الحق في صورة
 الفرقان وغير هابل كانت صوفا غلبت الملائكة
 بالجلال والكرام وهدى قضية قضى بها
 الوجدان ووجدان السنن والقران مبين لما
 ولفظها لاني مسئلة واحدة بل في مسائل
 كثيرة والحمد لله ولا آخره شهود عظيم
 پس جسوقت مقتضيات تقاضا کریں کہ انسان دس گز کا
 ہو ایسا ہی کریں کیونکہ ممکن ہے اگرچہ مشہور نہیں و لون کو
 اطمینان آجائے لیکن شریع اور تدلیات موافق مشہور
 اور مسلم کے ہیں تاں یہ ان برکتیں ہیں تیز صدق کی جھوٹ
 سے اور حق کی جھل سے اور بسا اوقات تیرے دلیمن
 کے یہ بات کہ ہر تدلی میں ضرور ہے خرق عادت تو
 کیونکہ مشہور کے موافق تو ہم کہتے ہیں کہ امر جمل جیسید پر
 ٹھہر سجاؤں کی جیسیدگی پر بلکہ کر دیکر اوس امر کی پس
 اصل شے کی عادت پر ہے اوس سے تجاوز نہیں ہوتا رسول
 فستہ نہیں ہوا اور نہ کتاب آسمانی عجیب اور نہ گھور کاکین
 اور سر برکتیں ایسی ظاہر ہوتی ہیں کہ اوسکے غیر میں نہیں پائی
 جائیں تو خرق عادت برکتوں سے ہوتا ہے نہ اس سے اور
 کفایت نہیں اس کی حکمت نہ سمجھتے تھے ان دونوں کے
 فرق میں تو اعتراض کرتے تھے یہ کہ ہر رسول فرشتہ اور کہتے تھے کہ یہ
 کیسا رسول کہتا ہر طعام اور بازاروں میں پھرتا ہو تو اس نے
 اون کے قول کو رد کیا اور اون کے اعتقاد فاسد کی حوائی
 کی اور اسی طرح میں صورت رسول کے غلبہ کی یہ کہ فرشتہ اوسکے
 ساتھ ہوگو ایسی دیوے یا آسمان سے کتاب نازل ہو ۔
 اور وہ آنکھوں سے دیکھیں سورہ فرقان وغیرہ میں
 جیسے اللہ نے اس کی تصویر کر دی ہے بلکہ بادشاہوں
 کے غلبہ کی صورت جہاد اور لڑائیوں سے ہے
 اور یہ ایسا ممنون ہے کہ وجدان نے اس پر حکم لگایا ہے اور
 ہم نے قرآن و حدیث شریف کو پایا ہے اسکا بیان
 کریں اور اس کے دفع کا نہ ایک مسئلہ میں بلکہ بہت
 مسائل میں الحمد للہ والا آخر شہد عظیم

نفث فی روعی من قبل الملاء الاعلیٰ اسمیٰ العظیم
 حتم امتداد نفسی و نفسی بہا و ہا ان اذ کل اللہ
 تفصیل و ارجو ب مضبوط پکڑ ڈاٹھرون سے جب تو چاہے
 ان یحصل لك كمال الملاء الاعلیٰ المتخاضعین فلا
 سبیل الی ذلک الا اللہ عاء و کثرۃ الاطرار حرمین
 بدی ربک والسؤال منہ عجل عن یتناک محمد
 ھو الذی (حیم) اذ اسالت منہ ما کنت مشفقاً الی
 تحصیل عقل و طبعاً و کان فیہ تملک و تملک اللہ
 و رفیعہ کبریا ما تخلق اللہ فاذا سجدت ملک اللہ
 فیک و عقلت کیف تسال اللہ بصدق الھمت
 انخرط فی سلك الملاء الاعلیٰ و قد اشأ و سید
 نا و نبینا ھوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی ذلک
 حیث قال من فطر لہ باب اللہ عاء فطر لہ باب الجن
 والرحمة او کما قال و من اراد ان یحصل لہ فاللہ
 السافل من الملائکۃ فلا سبیل الی ذلک الا
 الاعتصام بالطہارت و الطہول و المساجل و القد
 البصر فی حاجات من الاولیاء و اکثار الصلوٰۃ
 و تلاقی کتاب اللہ و ذکر اللہ با سماء الحسنی
 او با رباعین اسماء ھو مشہور فھن اکلہ
 رگروا حل فیما یفصد و لکن التا کثرت
 الاستیارات فی الامور الھمہ تبان یجعل نفسہ
 سماء بالنسب الی الفعل و التواکثر فی سأل الحق
 تبارک و تعالیٰ ان یمین لہ ما فیہ المصلیٰ و یجلیس
 متطہر لہ جامعاً لخاصہ ینظر لاشمل ح خاطر
 الی احد الیائین و من اعطاه اللہ تعالیٰ فھم

میرے دل میں لار اعلیٰ سے ایسے اسرار آئے کہ میرا
 نفس اور جسم اُن سے بہر گیا اور وہ تجسّے بیان کرتا ہوں
 تفصیل و ارجو ب مضبوط پکڑ ڈاٹھرون سے جب تو چاہے
 کہ تجھ کو حاصل ہو کمال لار اعلیٰ کا جو متخاصمین ہیں تو سکا کوئی
 راستہ نہیں مگر دعا اور عاجزی اللہ کے رو برو اور
 اسے سوال کمال بحرمیت اور صدق بہت کے ساتھ خصوصاً
 جس وقت سوال کرے اوس شے کا جس کا تو مشتاق ہے
 تحصیل کرے کا عقل کی رو سے یا طبیعت کی رو سے اور
 اوس میں تیرے واسطے اور خلقت کے لئے کمال ہو اور
 عام خلقت پر مہربانی ہو جب ملکہ دعا کا تجھ میں تسخیر ہوا
 اور تو نے جان لیا کہ اللہ سے کیسے صدق بہت سوال کرتا
 تو پرویا گیا تو لار اعلیٰ کی لڑی میں اور تحقیق اشارہ فرمایا ہی
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی طرف جہان فرمایا جو جسکے
 لئے دروازہ دعا کا کھل جاتا ہے اوسکے لئے دروازہ
 جنت کا کھل جاتا یا فرما یرحمک کا یا اور فرمایا اور جو شخص
 ارادہ کرے کہ لا کلمہ سافل سا ہو جائے تو اسکا کوئی طریقہ
 نہیں مگر یہ کہ بہت پاکیزہ رہے اور پُرانی سجدوں میں
 جا بیٹے جن میں بہت اولیاء و اولیاء نے نماز پڑھی ہو اور کثرت درود
 شریف اور قرآن شریف کی تلاوت اور ذکر اللہ کا سہارا حسنی
 یا چوالیس نام مشہور ہیں انکا ذکر اور یہ سب باتیں ایک
 ایک رکن ہوئیں اوس قصد کے اور رکن دوسرا یہ ہے
 کثرت استخارہ کے شکل امروں میں اس طرح سے کہ اپنے
 نفس کو برابر کرے اُس کام کے کرنے اور نہ کرنے میں پھر اللہ سے
 سوال کرے کہ وہ ظاہر کرے جس میں مصلحت ہو اور پیچھے باظہار
 خاطر بھی ہی نظار میں کہ کس طرف دل منشی ہو تا ہی درجہ بکودیا اللہ

نور الصلوٰۃ و نور الطہارت بحیث اذا بعد از نور نماز اور نور طہارت کا فہم اس طرح کہ جب وہ نماز سے رہ جائے یا اوس پر بے وضو ہونا یا جنت ہونا جائے یا اوس کے حواس بہر جائیں رنگوں سے جو نظر آئیں اور آوازوں سے جو سنے تو اوسکو ایک ایسی ہیئت حاصل ہو کہ وہ تیز کر لے اور اوس سے اذیت ہو اور نفرت کرے جیلہ سے اوس پر شرف و طہارت اور ناز سے اور جمع کرے حواس دیگر میں تو دوسری ہیئت حاصل ہو تو تیز کر لے اوسکی اور اوسکو اچھا جائے اور اوس خوش ہو اور یہ دونو حالتیں ہوں جدا جدا معلوم ہو جائیں جیسے محسوس تو وہ مومن ہے ایمان حقیقی سے جس عبارت حسن ہے اس میں کچھ شک نہیں اور جو شخص دعا اور ذکر میں کیفیت حضور پائی اگرچہ قادر نہ ہو محض حضور پر سبب حرف و لفظ و خیال کے سبب تحقیق اپنے ارادہ کو پہنچا احسان باب میں مشہد میں نے خواب میں دیکھا ماہ صفر کے دسویں تاریخ ۱۳۳۸ھ ایک ہزار ایک سو چالیس کے مبارک کہ میں کہ گویا حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما میرے گھر تشریف لائے میں اور حضرت امام حسن کے ہاتھ میں ایک قلم ٹوٹے نوک کا ہے پھر اوہوں نے ہاتھ بڑایا کہ مجھ کو عنایت کریں اور فرمایا یہ ہمارے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے پھر فرمایا تاکہ اسکو حسین رضی اللہ عنہ سنوار دے یہ ویسا نہیں ہے جیسا حسین رضی اللہ عنہ نے سنوارا تھا پھر لے لیا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اوسنو اور با پھر مجھ کو عنایت کیا میں بہت خوش ہوا اوس سے پھر آئی ایک چادر و لاری دار کہ سبز و لاری ایک سفید تھی پھر اوسکے روبرو کھڑی گئی حضرت امام حسین لے اٹھایا اور فرمایا یہ چادر

نور الصلوٰۃ و نور الطہارت بحیث اذا بعد از نور نماز اور نور طہارت کا فہم اس طرح کہ جب وہ نماز سے رہ جائے یا اوس پر بے وضو ہونا یا جنت ہونا جائے یا اوس کے حواس بہر جائیں رنگوں سے جو نظر آئیں اور آوازوں سے جو سنے تو اوسکو ایک ایسی ہیئت حاصل ہو کہ وہ تیز کر لے اور اوس سے اذیت ہو اور نفرت کرے جیلہ سے اوس پر شرف و طہارت اور ناز سے اور جمع کرے حواس دیگر میں تو دوسری ہیئت حاصل ہو تو تیز کر لے اوسکی اور اوسکو اچھا جائے اور اوس خوش ہو اور یہ دونو حالتیں ہوں جدا جدا معلوم ہو جائیں جیسے محسوس تو وہ مومن ہے ایمان حقیقی سے جس عبارت حسن ہے اس میں کچھ شک نہیں اور جو شخص دعا اور ذکر میں کیفیت حضور پائی اگرچہ قادر نہ ہو محض حضور پر سبب حرف و لفظ و خیال کے سبب تحقیق اپنے ارادہ کو پہنچا احسان باب میں مشہد میں نے خواب میں دیکھا ماہ صفر کے دسویں تاریخ ۱۳۳۸ھ ایک ہزار ایک سو چالیس کے مبارک کہ میں کہ گویا حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما میرے گھر تشریف لائے میں اور حضرت امام حسن کے ہاتھ میں ایک قلم ٹوٹے نوک کا ہے پھر اوہوں نے ہاتھ بڑایا کہ مجھ کو عنایت کریں اور فرمایا یہ ہمارے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے پھر فرمایا تاکہ اسکو حسین رضی اللہ عنہ سنوار دے یہ ویسا نہیں ہے جیسا حسین رضی اللہ عنہ نے سنوارا تھا پھر لے لیا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اوسنو اور با پھر مجھ کو عنایت کیا میں بہت خوش ہوا اوس سے پھر آئی ایک چادر و لاری دار کہ سبز و لاری ایک سفید تھی پھر اوسکے روبرو کھڑی گئی حضرت امام حسین لے اٹھایا اور فرمایا یہ چادر

نور الصلوٰۃ و نور الطہارت بحیث اذا بعد از نور نماز اور نور طہارت کا فہم اس طرح کہ جب وہ نماز سے رہ جائے یا اوس پر بے وضو ہونا یا جنت ہونا جائے یا اوس کے حواس بہر جائیں رنگوں سے جو نظر آئیں اور آوازوں سے جو سنے تو اوسکو ایک ایسی ہیئت حاصل ہو کہ وہ تیز کر لے اور اوس سے اذیت ہو اور نفرت کرے جیلہ سے اوس پر شرف و طہارت اور ناز سے اور جمع کرے حواس دیگر میں تو دوسری ہیئت حاصل ہو تو تیز کر لے اوسکی اور اوسکو اچھا جائے اور اوس خوش ہو اور یہ دونو حالتیں ہوں جدا جدا معلوم ہو جائیں جیسے محسوس تو وہ مومن ہے ایمان حقیقی سے جس عبارت حسن ہے اس میں کچھ شک نہیں اور جو شخص دعا اور ذکر میں کیفیت حضور پائی اگرچہ قادر نہ ہو محض حضور پر سبب حرف و لفظ و خیال کے سبب تحقیق اپنے ارادہ کو پہنچا احسان باب میں مشہد میں نے خواب میں دیکھا ماہ صفر کے دسویں تاریخ ۱۳۳۸ھ ایک ہزار ایک سو چالیس کے مبارک کہ میں کہ گویا حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما میرے گھر تشریف لائے میں اور حضرت امام حسن کے ہاتھ میں ایک قلم ٹوٹے نوک کا ہے پھر اوہوں نے ہاتھ بڑایا کہ مجھ کو عنایت کریں اور فرمایا یہ ہمارے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے پھر فرمایا تاکہ اسکو حسین رضی اللہ عنہ سنوار دے یہ ویسا نہیں ہے جیسا حسین رضی اللہ عنہ نے سنوارا تھا پھر لے لیا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اوسنو اور با پھر مجھ کو عنایت کیا میں بہت خوش ہوا اوس سے پھر آئی ایک چادر و لاری دار کہ سبز و لاری ایک سفید تھی پھر اوسکے روبرو کھڑی گئی حضرت امام حسین لے اٹھایا اور فرمایا یہ چادر

اداء جگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو البیہ
 فوض عنہ علی راسی تعظیماً وجملاً تعالیٰ نعم
 انتم مشہور عظیم تحقیق
 شہید اعلان الایمان بما انزل اللہ تعالیٰ
 علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ضربین ایمان
 الراجل علی بیئہ من ربوایمان بالغیب اھل اللہ
 ایمان علی بیئہ من ربکم مثل کمثل سجد شہ
 الامہا جہن خلم علی وزیر خلعہ الوزانۃ
 وولاء امور الملک وبعثہ الی الناس یحییہم
 بلذات وذلک الخلفاء بعثہ وکلفہم بذلک
 فکل ہذا اخرج منہ وسمی بصیراً تسمیہ حیدر
 خلم وسمی عتہ اذ ناہ حین قارو عاتہ قلب حیدر
 کلف فہذا الحاضر لویصر وزیر الخضر ولا
 مبعوث الی الناس وذلک صار مکلفاً علی بیئہ
 واما مورامشا فہو اقامہ المؤمن بالغیب فمثلاً
 مثل رجل اخرج اخباراً بصیر بطلوع الشمس
 واستیقن بہ حقاۃ لا یجحد فی قلبہ نقیضاً ولا
 احتیالاً ضعیفاً ایضاً وذلک جنم قلبہ لفتنہ
 ان البصیر اخبار بال (من دون) توسط البصیر
 والکامل من الاول من جمع الایمان بن فلان
 ارتباط الحق الاول لا یقبل التوسیط شہ
 من ہذا الارتباط جمیع العلوم التہان لھا اللہ
 تعالیٰ علی انبیاء فاستیقن بہا بل اطمئن وکان
 علی بیئہ من ربہ فلیس لہ بحسب ہذا الا
 ارتباطاً من ربہ ویمسک بہا بیدائہ
 ہمارے جبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے پہر ہو کو اور رہا
 میں اپنے سر پر رکھے تعظیماً کے واسطے اور اللہ تعالیٰ کا شکر کیا
 یہ میں جاگ گیا مشہور عظیم تحقیق شہید
 جان لینا چاہیے کہ ایمان لانا اس لئے ہے جو اللہ نے اپنے نبی کی
 علیہ وسلم پر نازل کیا ہے دو قسم ہے ایک ایمان لانا آدمی کا بیئہ پر
 اپنے رب کے اور دوسری قسم ایمان لانا غیب پر جو ایمان بیان
 پر ہے اپنے رب کی اور شال ایسی ہے جیسے کوئی بادشاہ کے دیار
 میں خائے اوس وقت کہ وہ وزیر کو خلعت و وزارت کا وسیع اور
 حاکم کرے امور مملکت کا اور اسکو بھیجے کہ لوگوں کو خبر کرے کہ
 ایسی ہی اور اسکو بھیج کر اور لوگوں کو مکلف کرے وہ شخص یہ
 سب دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے اس نے انہوں سے دیکھا
 خلعت دینے اور کانوں سے سنا جو بادشاہ نے کہا اور اسی پر
 جب مکلف کیا تو شخص حاضر نہیں ہو جانے کا وزیر حاضر
 ہونے سے اور نہ بیعت لوگوں کی طرف لیکن مکلف ہو گیا
 دیکھ کر اور امور ہو گیا اور جو ایمان بالغیب لائے اسکی شال ایسی
 جیسے ایک اندھا ہے اسکو میں نے خبر دی کہ آفتاب طلوع ہوا اور
 یقین کر لیا ایسے کہ اس کے دل میں اسکی خبر نہ ہو کوئی احتیال
 ضعیف ہی لیکن اس کے دل کو یقین ہے کہ انہوں نے اسے
 خبر دی ہے نہ بغیر وسیلہ انہوں والے کے اور کامل فرد نہیں
 وہ فرد ہے جسکو دو قسم کا ایمان ہو اسکو ارتباط حق ہے
 پہلے ہی جسے میں توسط نہیں اس ارتباط سے اوس پر ترجیح ہوتی ہے
 وہ سب علوم جو اللہ نے نازل کئے اپنے نبیوں پر اس نے
 اور یقین کیا بلکہ اطمینان کیونکہ وہ تھا بیئہ پر اپنے رب کے
 اس ارتباط کے موافق نہیں کوئی اوس پر کوئی فرمان
 کہ اس کی حفاظت کرے اور اسکو روکے رکھے اگے سے

والشہادۃ الساجدۃ الخ

واما حفظ الحق وعصمتہ ووالدانی یحسد
 بیلایہ فہو محسن بہذا الحق ویکان لہ انقطاع
 لہا کان مستقر الالہاویۃ السیقلہ وہو بحسبہ
 محقق بالعلم الالہی وولاء ذلک لمتللی حیدر
 حن والعوام کمال الایمان بالغیب ولا خوف اظ
 بالہ ایمیس والجزم بواسطۃ الخیر والانتقباد
 التام للیجہ بالصداق والحبۃ الصادقۃ لہ
 فالایمان متحققا للفرج ولکن عند شعشعہ ان
 انوار الایمان الاول قد یخفی الثانی وکنت ذات
 لیلۃ اصلہ التہجد فی الحجۃ اذ شعشعہ انوار الایمان
 علی بلیتہ فغلبت وبہرہ فتاملت الایمان
 بالغیب فلم اجلۃ ثلثا ملت فلم اجلۃ حورایتہ احمہ
 علیہ ان اسف ثم بعد حین ماضی ہذا الایمان
 واطمئنان الخاطر فذلک **تحقیق شریف**
 الاولیاء کثیرا ما یلہو موبان اللہ تعالیٰ اسقط
 عنہم التکلیف وان یخایرہم فی الطاعات
 شایا وافعالہا وان لم یشاءوا لہم فاعلوہا حاکم
 سیدک الوالد رضی اللہ عنہ عن نفسه ان الہم
 بہلوانہ دعالہ تعالیٰ ان یمیز علیہ التکلیف
 واما اختار الالہام من ملہا ہب سقو اللہ سواکی کہ تجریر شعری کی تکلیف قائم بہرہ اور انہوں نے سوا شعری
 التکلیف عن احد من خلق اللہ ما دام حاکم ان کے نہ اختیار کیا اور نہ گناہ ہب نہ تھا تکلیف شعری نہ ہو کیا کسی سے
 بالغافرا یتیری الالہام حقا ویرحمہ ملہا ہب حقا **جہنگ نامی** بالغافرا کو بھی اور نہیں دیکھا الہام کو بھی حق جانتا
 ویتخیز فی التطبیق واکابرہ عن سیدک الہم
 قدس سرہ ان کان یخبر عن نفسه انہ الہم
 یسقط التکلیف وقیل لہ ان عبدک حق فاک
 اوسکو اللہ کی حفاظت اور عصمت اپنے روبرو روکے
 ہوئے ہے وہ معلوم کرتا ہے اس حفظ کو اور جاننا ہے
 کہ اگر اس سے الگ ہوا تو پھر جہنم میں ہے ٹھکانا ہے اور
 وہ موافق اسکے محقق بعلم الہی ہے اور سوا اسکے اوسکے
 واسطے ہی تدلی مقابل عوام کے جسکا کمال ایمان بالغیب ہے
 اور حفاظت کرنے والی شریعت اور یقین بواسطہ خبر کے
 اور مخبر صادق کا انقیاد پورا پورا اور اس سے محبت
 صادق پس یہ دونوں ایمان کی قسمیں فرد کے واسطے
 محقق ہیں لیکن جب پہلے قسم کے ایمان کے نور چمکتے ہیں تو
 دوسری قسم کے ایمان کے نور چھپ جاتے ہیں اور میں ایک
 راتہا تجریر پڑھتا تھا حرم میں انوار ایمان علیہ بینہ کے
 چمکے اور غالب آگئے اور میں تجریر ہوا میں سوچا کہ ایمان
 بالغیب ہے تو نہ یا اوسکو بہر سوچا میں نے تو اس سے
 نہ پایا بیان تک کہ معلوم ہوا میں جسرت کرنا ہوں اور
 افسوس پہر کچھ دیر میں ظاہر ہوا ایمان اور مجھے اطمینان
 تو اسے نور کرو تحقیق **شریف** بہت اولیاءوں کو ایسا
 ہوتا ہے کہ اس سے اپنے تئیں تکلیف شعری ماف کی نہیں
 اختیار ہر عبادت چاہے کرو چاہے نہ کرو حضرت قبلہ گاہ صاحب نے
 اپنی حکایت بیان کی تھی کہ اوکو بھی یہ الہام ہوا اور انہوں نے
 دعا کی کہ تجریر شعری کی تکلیف قائم نہ ہو اور انہوں نے سوا شعری
 نہ اختیار کیا اور نہ گناہ ہب نہ تھا تکلیف شعری نہ ہو کیا کسی سے
جہنگ نامی بالغافرا کو بھی اور نہیں دیکھا الہام کو بھی حق جانتا
 اور اپنے مذہب کو بھی حق اور اس کی تطبیق
 میں تجریر تھے اور جناب عموی صاحب نے اپنا حال بیان
 کیا کہ اوکو الہام ہوا کہ تکلیف شعری ماف کی اگر تھم سے ذکر

من النار فانما قلنا حق انك عن النار وان عباد
 طمعا في الجنة فاننا وعدناك ان ندخلك ياها
 وان عبادك طلبوا رضانا فقد رضينا عنك رضا
 لا عيب بعد فقال رب انما عبدك لا تشق ذلك
 وكان في بعض سائر عجل الى انك الحكي يسقط
 عنهم التكليف والله سبحانه وتعالى يقدر عليهم
 النواميس من غلب اختيارهم وهدى الله عن كثير
 من اولياء الله تعالى والتشريع الذي عندك الانس
 اذا انتقل عن الايمان بالغيب بهن النوا
 الى الايمان بها على بينة ووجه هدى العباد
 والنواميس في نفس متحل الجوع والعطش
 مما لا يقدر على تركه ولا معية لتعلق التكليف
 به لانها من الجبل التي جبل عليها سواكان
 هذا السر اضحا منشرا او مجرئا شمع من ذلك
 على راس خطا دج من الحق انما اثاره هذه
 الحالة الاجمالية والتفصيلية اللطيفة تعاسف
 عنه التكليف وانما خذ بعد خلق التفسر
 من اختيار قصده وانما مثل هذا الامور عنا
 مثل الرؤيا يحتاج الى تعبير وانما تعبير هذا
 الالهام حصول هذا المقام الذي هو مثال
 الالهام والحق عندى ان الالهام كل حق كنز
 منه الفائض عن لسان خاص ومثار معلو
 ومنه الفائض عن لسان القضاء الحاكم على الو
 الاول متبع بحسب مقام دون مقام والثاني
 هو المتبع المطلق ومن الالهام ما يحتاج الى تعبير

عبادت کرو تو پہنچے مگھو وزیر سے نجات دی اور جنت کے
 واسطے عبادت کرو تو پہنچے جنت کا وعدہ کر لیا مگھو دل کر نیکی
 اور ہماری رضا کو عبادت کرو تو ہم رضی ہیں کہی غصہ نہ کیجئے
 تو اونہوں نے عرض کیا کہ یا الہی میں تیری عبادت کسی شے
 کے لئے نہیں کرتا سوائے اس کے اور وہ قدس سرہ مال حقے
 اس طرف کہ کالموں سے ساقط ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ
 قائم کر دیتا ہے ان پر فرمان و شریعت ان کے لئے اختیار
 کے اور ایسا ہے بہت اولیاء اللہ سے روایت کیا گیا ہے
 اور میرے نزدیک اس میں یہ بھی ہے کہ انسان جب
 منتقل ہوتا ہے ایمان بالغیب کے اس نوامیس سے ایمان
 علی بنیت کی طرف اور پاتا ہے اس عبادات اور نوامیس کو
 اپنے دل میں مثل ہو کر اور پیاس کے جسکے قادر نہیں
 ترک پر اور کچھ معنی نہیں اس سے علاقہ تکلیف کے اسلئے کہ وہ تو
 اوکی جبلت ہے جس پر وہ پیدا ہوا برابر ہے کہ یہ سر اور سپر
 واضح ہو کہ لایا محمل ہو کہ اس کے باطن پر ترشح ہو
 اس سے خطاب اللہ تعالیٰ کا کہ مطلوب اور کایہ حالت جمالیہ
 تفصیلیہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے تکلیف ساقط کی اور اس نے بند
 اس کے تکلیف شریعیہ کو اختیار کیا اپنے قصد و اختیار سے
 اور نیز وہ ایک ان امور کی مثال خواب کی مثال ہے کہ تعبیر کی
 حاجت اور تعبیر الہام کے حامل ہونا اس مقام کا ہے جو
 الہام کا مطلوب ہے اور نیز وہ ایک حق یہ کہ الہام سب حق ہیں
 لیکن بعض ان سے زبان خاص اور مطلوب معلوم ہوتا ہے بعض
 اور بعض اور نیک حکم حاکم وقت سے ہیں پہلے متبع موافق
 بعض مقام کے ہیں کہ اون کا تابع ہو اور دوسری قسم
 متبع مطلق ہیں اور بعض الہام تعبیر کے محتاج ہیں

قد ابد من استنباط رجل تام للعرفه ومن سلا
 یحتاج قدر من تحقیق شریب و
 آخر اعلان الارواح اذا فارقت اجسادها
 من القوق البهیمية و قویة المدنیة و استقلال
 بها حلت من الکمال و هذا الکمال علی وجوه
 نوله الاعمال و ذلك لان المدنیة اذا و جدت البهیمية
 ان تفعل عمل من الاعمال الصالحات فنادت البهیمية
 و یجتمعت بشمل سرها تحت تصرفها
 المدنیة الشریح و البهیمية هی انما شریک المدنیة
 و هی غایة بحالها و اذا انشغل ذلك مرتباً
 حصل هذا الکمال فی جوی هذا المدنیة و البهیمية
 و کلن خلقا من هذه النفس و دیناً و جعلت
 عنها ابداً و متراً و یولد من هذه و ذلك لان الانسان
 اذا عمل عمل من هذه به الله تبارک و تعالی و جعل
 لکونه سبباً لتفتح الکروب عن الناس کافه
 اول کونه سبباً لتمام الایة الحق بتدلیه الخلق
 من الایة و انشاعة النور و لکونه النفس
 معدودة فی عمل الدنالی بان التفتت هذا
 النفس و طمحت بجهلها متها الی التک و انزلت
 فیها فوجد اجتماع هذا الوجوه الثلاث و وجود
 و لکن من الی شقها الی حتمه الالهیمية فیظهر حیثه
 للنفس انشراح و ولک و انساب و متراً و النفس
 اذا ذللت جلال ربها بالانفاظ و بالمتحیلا
 کالاتصال القلبیة او بالوجه الهائی للبحر
 و هو الدنالی یسمیها الشراک الی الزمان الی الابد

توضو رہے اور میں استنباط کمال معرفت و اس شخص کا اور بعض
 الہام محتاج تبصر کے نہیں پس غور کرو تحقیق شریب
 و متسا ہر اور جاننا چاہیے کہ جب ارواح جسام سے جدا
 ہوتی ہیں بہت چیزیں قویہ بہیمیہ کی مضحکہ خیز ہوجاتی ہیں اور
 توہین لکیر مستقل ہوجاتی ہیں کیا تھا کمال اور یہ کمال کے
 و چونکہ پر رہے ان میں سے ایک اور اعمال ہے اور یہ اسلئے کہ جب
 لکیر بہیمیہ کو الہام کرتی ہو کہ کوئی عمل نیک اعمال سے کرے تو یہ
 ہوجاتی ہے بہیمیہ تمام اس کے تصرف میں لکیر کو خوشی ہوجاتی ہو اور
 بہیمیہ کو حال ہوتی ہے ایک ہیست مناسب لکیر کی اور یہی اسکا
 نہایت کمال ہے اور جب یہ امر کسی بار ہوتا ہے تو پھر لکیر میں
 کمال حاصل ہوتا ہو جو بہیمیہ میں اور اس نفس کے واسطے یہ
 خلق و عادت ہوجاتا ہے اور دین اور جہالت کی کسی ایک لکیر
 اور ایک لکیر سے نوریت ہے یہ اسلئے کہ انسان سے اللہ عزوجل
 ہوتا ہے اور اس پر رحمت کرتا ہے اسلئے کہ وہ انسان اور لوگوں کی
 سختی دور کرے سبکی یا اسلئے کہ وہ سبب ہوتا ہے اس کے پورا
 ہونیکا جو اللہ نے طہقت پر تدلی کرنے سے چاہا ہے یعنی ہر امت
 نور کی اشاعت یا واسطے ہونیکے نفس کی سعادت و شہادت میں
 کہ یہ نفس التفات کرے اور مرتفع ہو بہت کی کوشش سے طرف
 تدلی کے اور داخل ہو اس میں پس جب الہام یتنہون و ہر جمع
 ہو میں یا الہام سے ایک المدنیہ رحمت مثال ہوتی ہے ہر وقت
 اس نفس کے واسطے اشراح لگی ہوتی ہے اور خوشی اور بعض اسی ہے
 کہ جب انہما نہ اپنے رب کے جلال کو یاد کیا یا لفظوں سے
 یا خیال سے جیسا کہ مثال قلبی کا طرہ لکیر ہے
 یا وہم جو ہر وقت کے حاکم ہو اور وہی
 ہے جسے حاصل زمانہ یادداشت کہتے ہیں

| | |
|---|---|
| حاصل للنفس وخلص اليها ملكة بسيطة تولى | تو حاصل ہوتا ہے نفس کو اور دوست ہو جاتا ہے اور کمال ایک |
| جبروتی وکثیرا ما یسیر ذلک نور الیاداشت وکثیرا | ملکہ بسیطہ اور رنگ جبروتی اور بہت لوگ اسکو کہتے ہیں |
| نور الاحوال وذلک لان النفس اذا كانت محم | نور یا دوست اور ان میں سے ہے نور احوال اور یہ اسلئے |
| یتمطی التبدل الاحوال الحقیق والرجاء والقلو | نفس جب ہو جائے ہے اون میں سے جو تیز رو ہیں واسطے |
| والشوق والنفس الصعوبة والتعظیم وغانها | بسنے حال خوف ورجاء وقلوب اور شوق و انس و ہیبت |
| خلص الی جویہا صرفا وراقوا ما فاذا | و تنظیم وغیرہ کے دوست ہو جاتی ہے اس کے جوہر کی صفائی |
| عن الجسد ولم یخفها اذ كانت متجلی دة | اور رقت تمام جب وہ روح جسم سے جدا ہوئے اور اوکو |
| الطبیعت فیہا الوان اسماء الحقیق وانور ووجہ | کھل گیا اور اون متحدہ نہ تو اس میں منطبع ہو جاتے ہیں رنگ |
| رقائق کثیرا وابتیہا بكل رقیقة فہل | اسماء الہی کے اور اسکو حاصل ہوتے ہیں لطافتیں کثیرہ اور |
| حال الہ الامام وبنک الانوار تکلم فی ملقا | وہ خوش ہوتی ہے ہر لطافت میں پس یہ احوال اکثر رواج کا |
| فی الشمس امتلئت نوراً وضوءاً او تجوز | ہے اور اون نوروں سے ہو جاتی ہے مانند ایک آئینہ کے |
| صیغۃ ماء صیر نور الشمس فی یوم الالہیہ وقت | ہو و ہو پس رکھا ہو اور چمکتا ہو روشنی آفتاب یا مانند ایک |
| الہاجرة فالنساء الماء نور الشمس اذا علمت قلنا | حوض پانی سے لبر نہ کے جسم آفتاب چمکتا ہو اور ہو ایشیری |
| وفہمۃ فاعلم انی لما رزق شہداء بل رضی اللہ | ہوئی ہو اور دوپہر کا وقت ہو اور وہ پانی نور آفتاب سنو ہو |
| تعالی عنہم وکثرت بحیال قبور ہر سطح | پس جب تنہ سمجھ لیا یہ جو کہتے کہ توحان لو کہ جب میں نے |
| الانوار من قبور ہر الیاد فہا فی اول الام | زیارت کی شہداء بدر کے رضی اللہ اور میں ان کے مزاروں کے |
| کثیر الانوار المحسوسۃ تحت تودۃ فی انہا | گرد کہہ ہو ان کے مزاروں کی بارگی میری طرف نور چمکا یا نور |
| بالشمس او بصیر الدیم نورنا ملئت فیہا ای انوار | کیسیہ ان آنکھوں کی آگ پر یہاں تک کہ میں تر وین تھا کہ ان آنکھوں |
| فوجدتہا انوار للرحمۃ لما نزلت القبر الذی | دیکھتا ہوں یا روح کی آنکھوں پر سوچا میں کہ یہ کونسا نور ہو تو معلوم |
| یلتزم الی ذی الغفار فی رضی اللہ تعالیٰ | کیا کہ یہ انوار رحمت میں اور جب میں نے زیارت کی اس مزار کی جو |
| بصیرۃ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال وجلس | ابو ذر غفاری کا شہر ہو رہے رضی اللہ عنہ وادی صفراء |
| حیا کہ وتوجہت الی روح ظہرت لی کثیرا | میر حقیقت حال خدا ہو جاتا ہے جیسا کہ پیشاگر داس مزار کے اور جو |
| ہلال الثالثۃ فنامت فیہا فاذا نور ہا نور الالہ | ہوا اونکی روح کا تو مجھ معلوم ہوا ایک چاندنی شہر کا میں نے سچا وہ نور |
| ونور الرحۃ جیہا الان نور الرحۃ اغلب | نور اعمال نور رحمت دونو جمع تھے مگر نور رحمت کا غالب بہت |
| وتکثرت فیہ ذلک جملة المعظمت فی مولدا | ظاہر تھا اور اس سے پہلے کہ مبارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے |

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم ولادته والیہ
 یصلون علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بدلت
 ارحامہ صلاتہ ظہرت فی ولادته و مشاہدہ
 قبل بعثتہ فلایت انوارا سطعت دفعة
 واحدة لا قول انی اد رکتہا بصر الجسد ولا
 اقول اد رکتہا بصر الروح فقط اللہ اعلم کیف
 کان الارض باین ہذا او ذاک فتاملت تلك الانوار
 فوجدتھا من قبل الملائكة المؤکدین بامثال
 هذه المشاہد و بامثال هذا الجالس و رایت
 فی الخاطر انوار الملائكة انوار الروح و مشاہد
اخری بالاجمال لما دخلت المدينة
 للنورقة و نزلت الروح المقدسة علی صلی
 افضل الصلوات و التسلیمات رایت روحہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر بارئ فی عالم
 الارواح فقط بل فی المثال القریب من الحس
 فاد رکت ان العوام انما یدر من حضور النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوات و اما متبائنا
 فیہا و امثال ذلك من هذه الدقیقة و لذلك
 الناس عامة لا یلمحون بشیء الا بما یات شہد
 علی ارواحہم من علم فیاخذون بالحقیقہ
 و اما شیعہ فینہن واحد و یستلھاء الاخر بالقبول
 لما اد رکتہا کاجمالیا و یسمی ثالث فینی
 بداءہ بوجه اخر رابع فیندک شیعہ مناسبا
 و ہل جرحہ یتفق امة من الناس علی ذلك
 فلیس اتفاقہم فی مثل ذلك سکتا فلا تردد

مولانا مبارک مین تھا میلاد شریف کے روز اور لوگ جمع تھے درود
 شریف پڑھتے تھے اور بیان کرتے تھے وہ ہمچے جو وقت
 ولادت کے ظاہر ہوئے تھے اور وہ مشاہدے جو نبوت
 پہلے ہوئے تھے تو میں نے دیکھا کہ یکبارگی انوار ظاہر ہوئے
 میں نہیں کہتا کہ ان آنکھوں سے دیکھا اور نہ کہتا ہوں روح
 کی آنکھوں سے فقط خدا جانتے کیا امر تھا ان آنکھوں جو دیکھا
 یا روح کے مین تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ نور ان ملائکہ کا جو
 جو ایسی مجلسوں پر ہو کر ہیں اور اسی مشاہد پر اور میں نے دیکھا
 کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت دونوں ملے ہوئے ہیں۔
مشاہدہ جب میں داخل ہوا مدینہ منورہ میں
 اور زیارت کے روضہ مقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے آپ کی روح مبارک مقدس کو دیکھا ظاہر اور
 عیان نہ فقط بیچ عالم ارواح کے بلکہ ان آنکھوں قریب
 قریب تو میں نے معلوم کیا کہ وہ جو لوگ کہا کرتے ہیں
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نازنین اور آپ کی امامت کو لوگوں کی
 نازنین اور اور ایسی باتیں وہ بھی دقیقہ ہے اور اسی طرح
 اکثر لوگ کوئی بات زبان پر نہیں لاتے مگر جو ادنیٰ ارواح پر
 ترشح کرے کسی علم سے تو ہوتی ہے وہ تحقیق یا اس کی
 صورت پہر ایک اوس کو بیان کرتا ہے دوسرا
 قبول کر لیتا ہے وہ ادراک اجمالی اور
 تیسرا سنتا ہے وہ اور وجہ سے اوسکی
 تائید کرتا ہے اور چوتھا اور صورت
 مناسبہ اسی طرح اور یہاں تک کہ اس
 امر پر ایک جماعت متفق ہو جاتی ہے اور ان کا
 اتفاق ایسے امور میں ہوتا ہے جس پر حقیر نسیم کثیر کے

المشہور ولدت العوام ولکن تفتن بأسرارها بلعینہ
 فتوجهت الی القبر البشارح المقدس مکر بعد
 احرى فابن صلی اللہ علیہ وسلم فی رقیقۃ بعد
 لقیقۃ فتارة فی صہوق حجر العظیمۃ والہیمة
 وتارة فی صہوق الجن ب والہیۃ والاشہ والاشہ
 وتارة فی صہوق السیراۃ حتی احتل ان الفضلاء ہند
 بروحہ علیہ الصلوٰۃ والسلام علی تموج فیہ تموج
 الروح العاصفۃ حتی ان الناطق یکاد یشغلہ
 غی جہا عن ملاحظۃ نفسه الی غایہ ذلک
 من الدقائق ولینتہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکفی
 الامور یسکلی صہوق الکبریۃ التي کا علیہا مر
 بعد مکر مع الی طامع الہمة الی رجائیتہ لا
 الی جسمائیتہ صلی اللہ علیہ وسلم فتفتن من
 لہ خاصیۃ من تقویہ روحہ بصہوق جسمائیتہ
 الصلوٰۃ والسلام وانہ انشأ الی یجفی لہ ان
 الانبیاء لا یموتون وانہ یصلون ویحیون ویقبون
 وانہوا حیاء الی غایہ ذلک ولہ اسلم علیہ فقط
 الاوقاد انبسط المرح والاشراح وتبدل وظہر
 وخلق لہ رحمۃ للعالمین معشوقہ
 لما کان الیوم الثالث سلمت علیہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ویصل صاحبیۃ ضیاء اللہ عنہما ثم قلت
 یا رسول اللہ افض علینا ما افاض اللہ علیک
 جہدک راغبین فی خیلک وانت رحمۃ للعالمین
 فانبسط الی انبساطا عظیما حتی تخیلت کان
 عطاۃ ردائہ لفتنہ وغنیۃ شرف غنہ

مشہورات کو لیکن یہ عجز کر کہ جو ان کی زبان پر آیا وہ سکا
 اسرار کیا ہے پھر تسبیح ہوا اور حنفیہ مقدسہ بلند کی طرف بار
 بار تڑپھور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لطافت کلمات
 میں کہی تو فقط صورت غصوت مہیبین اور کہی صورت جذبہ و
 محبت میں اور انس و اشراح میں اور کہی صورت سرمان میں کہ
 میں خیال کرتا تھا کہ تمام فصاحتیں ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے روح مقدس سے اور روح مبارک مومن مار رہی ہے
 مانند ہوا سے تیرے کہ یہاں تک کہ دیکھنے والا اسکی متوجہ ہو کہ
 عنقریب کہ اپنے تئیں بھول جائے سوائے اسکے اور لطافتیں
 اور مینے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر امور میں اسی
 صورت مقدس میں آتے بار بار باوجودیکہ میری کمال
 آرزو تھی کہ روحانیت میں دیکھوں جہانیت میں نہ دیکھوں آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ کو دریافت ہوا کہ آپ کا خاصہ ہر روح کو
 صوت جسم میں کرنا صلی اللہ علیہ وسلم اور یہی بات ہے کہ اپنے
 فرمایا ہے کہ انبیاء میں مرتے اور ناز ہر کرتے ہیں اپنی قبروں
 اور انبیاء کی گارتے ہیں اپنے قبروں میں اور وہ زندہ ہیں اور
 جو جو فرمایا ہے اور جب میں نے آپ پر زود پڑا جہی کچھ سے
 خوش ہوئے اور اشراح فرمائے اور ظاہر ہو کر اور یہ اسط
 کہ آپ رحمت اللعالمین ہیں مشہور جہت ہر ذی روح و ہر جان
 پر آپ پر اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
 پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے دیکھا کہ جو اللہ پاک فرمایا
 ہم آپ کے عطا کیے شوق میں آئے ہیں اور آپ رحمت اللعالمین
 میں تو آپ نے میری طرف کمال التفات کیا یہاں تک
 کہ میں نے خیال کیا کہ تو یا حسان در مبارک کے
 دامن سے لپیٹ لیا اور زور لایا خوب اچھی طرح

ترجمہ در فیوض الحرمین

اور ظاہر کے مجسمہ پر اسرار اور پچھنوا ہے مجسمے خود اور امداد
کی مجھ کو امداد اجمالی بہت بڑی اور بتایا مجھ کو کہ کس طرح آپ اپنی
حاجتوں میں مدد چاہوں اور طرح وہ جواب دیتے ہیں جب آپ پر
کوئی درد پڑے اور کیسے خوش ہوتے ہیں جو آپ کی مدد کو کوشش
کرسے یا آپسے اصلاح کرے پس دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
سلم کو آپسے جو ہر روح اور دیدن نفس و جبلت فطرت کے
سبب ہو گئے نظر بندگی سے ایسے جو تدلی عظیم و درنہ سبط ہے
بہت بشر رحیم ظاہر اور ظہر کی تیر نہیں ہوتی اور یہی تدلی
عظیم ہے وہ جو صوفیہ کی رائے میں حقیقت محمدیہ ہے
اور اسی تدلی سے مراد ہوتے جو کہتے ہیں قطب الاقطاب
اور نبی الانبیاء اور کنہ اس کا ہے نہ ہو اس تعلیمی کائنات میں
بس رب منعقد ہوتی ہے کوئی حقیقت شمال میں متوجہ خلقت
کی طرف تو اس کا نام حقیقت محمدیہ رکھا جاتا ہے اور قطب
اوپری اور وہ اس سے متحد ہوتی ہے جو یہاں آج خلقت
کی طرف سب وہ امر سوچتا ہے اور وہ سوچ متوجہ ہوتا ہے
رحمت رب کی طرف اور خلقت کی طرف پیٹھ کرتا یہ خدا ہوا جانی
اوس سے محمد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو دل و خور
صلی اللہ علیہ وسلم اس امر میں کہ قیامت کے دن شہید ہوں اور شفیع
ہوں گناہگاروں کے اللہ کے لطف سے اور ظاہر ہو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ بہت عظیم کہ شمول جسم کے
منفصل ہے اون پر اور ملکیتہ حاصل کرنے کو ہمیشہ
سے تو کہ ہو رحمت الہی کے واسطے آپ کا
وجود نسبت اون لوگوں کے
اور یہ ایسا ہے جیسے قوتیں تناسل کے
بقا کے نوع کے واسطے اور اس طرح خلقت ہر نوع میں

غطہ و تبدیلی و اظہار الاسرار و عرفانی
نفسہ و اعلیٰ اہل کمال اعطیہ الہیاء و عرفانی
کیف استقامتہ فی خواجگی و تہذیب و تہذیب
من یصل علیہ و تہذیب و تہذیب علی من اطمین
فی مدحہ و علی فلیتہ علیہ الصلوٰۃ و
التسلیم اکت قل صا من جوی ہر روح و دیدن
نفسہ و جبلتہ و فطرتہ و تہذیبہ و تہذیبہ
المشہد علی وجہ البشاشۃ و تہذیبہ و تہذیبہ
یقین من المظہر و ہذا التہذیب العظیم
الترتیبی عند الصوفیۃ بالحقائق الہدیۃ
وہی التي یصفونہا بالکعبۃ الاقطاب
ونبی الانبیاء و تہذیبہ اہل کمال التہذیب فی البشاشۃ
البشریۃ فلما انعقدت حقیقت فی المثال
متوجہ الی الخلق سمیت حقیقت محمدیہ قطب
و نبیاء و تہذیبہ کل من بعث الی الخلق تہذیب
اہل البعث و تہذیبہ الی رحمة ربہ و ادب علی
الخلق انفلت عنہ و تہذیبہ ناسی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فلما کان منذ جانی اصل بعثت ان
شہید ابومہدی القیم شفیعی ابومہدی تہذیبہ من اللہ
للعصاة من خلقہ لطفامنہ بالنسب الیہم
لینجس من علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمہ عظیمہ
تقیض شمول الرحمة الیہم و خلوص ملکیتہم
عن ہمیشہ تہذیبہ فی موضع الرحمة اللہ و خودہ
بالنسب الی اولیک الاقلام و ذلک لعلہ قوی
التناسل الیہم البشاشۃ و تہذیبہ فی کل نوع

ما یقید عند ما یؤوبہ الغائب لم یزل صلی اللہ علیہ
 وسلم ولایزال متوجہا الی الخلق مقبلا الیہم بوجہ
 فلذلک کان حق الانبیاء بحلول ہذا الحقیقتۃ
 المثالیۃ فی اتحادہا معہ بحیث لا یمیزل لظاہر
 من المظہر فکان عینہا الی طرہ علیہ الانفکال
 وھذا احد معانی البیت الممشوہ و اس
 افلت شمس الاولین و شمسنا
 ابد علی افق العلی لا تغرب
 واتحادہ بہنہ الحقیقۃ ببصرتہ بصیرتہ ولیہ
 الاتحاد تظہر بتبہا و لا یقتضی اللہ علیہ صلی
 مستقر علی تلك الحالة الواحدة دائما لا ینجھ
 فی نفسہ اذۃ متجہۃ ولا شئ من الدواعی
 نعم لما کان وجہہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الخلق
 کان قریبا لاجل ان یرتفع انسان الیہ بوجہ ہمت
 فی غیبتہ فی ثابتہ و یفیض علیہ من بدایۃ
 حجتہ یخفی ان ذوات متجہۃ تثلث الذی یجیب
 اعانۃ اللہ و فایں المحتاجین و قال علیہ الصلوٰۃ
 والسلام الی الایم من مہذب من مہذب الفقہ
 یجمل لا ینجھ و اتسلک بہ فاذا المذہب کما لعلہ
 علی السواء لیس علم الفروع فی حالتہ من ذیل
 روحہ الہیۃ امتا الداخل فی جہر روحہ الہیۃ
 الفروع و ھو عنایۃ الحق بنفوس البشر من جہۃ
 اعمالہم و اخلاقہم و اصلاحہا و ھذا اصلہ
 فروعہ و اشباعہم یختلف باختلاف الرقاب فالداخل
 فی جہر الروح ھذا الاصل فلذلک کان نسبتہ

اوس چیز کے جو اس سے مفید ہو ہر وقت پیش آنے والا نہ کے
 ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہر طرف کی طرف اور
 منہ کیے ہوئے اور کی طرف اسی واسطے سب نبیوں سے
 حق دار زیادہ ہیں واسطے حلول اس حقیقت مناسبہ کے
 اپنی میں اور اس کے اتحاد سے اپنی ساتھ اس جہلیت سے
 کہ ظاہر اور مظہر بین تمیز نہیں ہو گیا کہ وہ بعینہ وہ حقیقت
 ہیں کہ جدائی ہی نہیں اور یہ بھی ایک معنی ہیں اوس بیت
 مشہور کے اقلت شمس الاولین و شمسنا بدایۃ علی
 افق العلی لا تغرب یہ تو اتحاد اس کا اس حقیقت میں نے
 اپنی روح کی آنکھ سے دیکھا اور اس کا سبب اور میں نے
 معلوم کیا اوس سے اور دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم قائم ہمیشہ اسی حالت واحدہ پر کہ وہ ان بین ہٹانا
 او کو ارادہ متحدہ اور نہ کوئی داعی کسی شے کا ان جہت
 آپ متوجہ ہوتے ہیں خلق کی طرف تو نہایت قریب ہوتے ہیں
 کہ انسان اسی کو شمش بہت عرض کرے اور آپ فرمادے
 کریں اس کی مصیبت میں یا اوس پر کہ تین فائز فرمائیں یہی کہ وہ
 خیال کرے کہ آپ صاحب ارادت مجتہد ہیں جیسے کوئی شخص غلو
 محتاجوں کی فریادیں میں مصروف ہو اور پیٹنے غور کی آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نہایت میں کس نہایت طرف ہل میں کہ میں ہی
 نبی رب خدایا کرونی معلوم ہو کہ سب بہت یکے نہ دیکھتے ہیں علم فروع
 ایک ملت میں نہیں آپ کی روح مبارک و یدین آپ کی جو ہر روح میں علم فروع
 اصل ہو کہ کیا غایت حق کی نفوس شہر پر ہو کہ جان خلاق کی جہت اور
 اس کی اصلاح اور اصل یہ ہے اور اس کے فروع اور صورتیں میں مختلف
 ہوتی ہیں وقت اختلاف زمانہ کے پس داخل جو ہر
 روح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل ہے اور اس کے فروع

المدن اھلب علی السوا علی تہذیبہ عندہ من ہدین
 من ہب لان کل مذہب یحیط بمذہب من
 امہات الفقہ فی الدین الخدی وان اختلف قائل
 احال لم یقتض واجل من المدن اھلب لم یکن احد
 اللہ علیہ وسلم سنی علی النسبہ الی الابرار عرض
 وھو ان یتفق اختلاف فی ملت وتقاتل بابن النہ
 وفساد ذات الدین وھذا الشد وایسین علیہ
 وکل الذی رایت الطرق کا عندہ علی السوا عملاً
 المدن اھلب ویجب التنبی بعد ذلک علی کتہ
 وغیر انہ رجب یلوان عندہ ان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم یفرار الذہب الفلک وان الحق المطلب
 ثم یقص فیہ فینعقد قلب اعتقاد ان قصہ
 فی جنب اللہ ورسولہ فیما رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یرقف عندہ فیجہل بدین وین النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم بابا مسدا ودا لا ینفخ فیقول
 ھذا معاشیہ من علیہ الصالحی والصلی علی
 نقض بیک والتحقق ان اتاہ بصل صلتی علی
 والتکلیما فالنسل باب الفیض من جہۃ سواہ
 القابلیۃ وقد یزعم الانسان ان الحق جہۃ اللہ
 المدینۃ تخر وجہ عن ربک التقلید للشرع والا
 نقیاد حکم اللہ وان لیس ھذا لک طریق مقصود
 غیر فیما و ان الحق جہۃ عندہ مراد فا و لا
 نہ الحق جہۃ عن ربک الانقیاد فلیقطن بان النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم معاتب علیہ امثال ھذا
 الشبہات کثیرا ما یقع علی الطالب ویجب التنبی

سب مذہب برابر ہیں ایک سے دوسرا جدا نہیں معلوم ہوتا اسلیے
 کہ ہر مذہب محیط ہوتا ہے اس سے کا جو واجب ہے امہات
 فقہ دین محمدی میں اگرچہ مختلف ہو پس اگر کوئی متبع ایک مذہب کا نہو
 مذہبوں سے تو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نسبت ناراض
 نہیں مگر اس صورت میں جب بین میں اختلاف اور جنگ جدال
 فساد کا موجب ہو لوگوں میں آپس میں اور یہ امر کی نہایت
 غصہ کا موجب ہے اور واجب ہے آگاہ کرنا اسکے بعد ایک نکتہ سے
 وہ یہ ہے کہ بعض دیون کی یہ ذہن میں ہوتا ہے کہ وہ مذہب دل الہی
 صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے اور وہی مذہب حق اور مطلوب ہے
 پھر اس میں قصور ہو جائے تو ان کو عقائد میں سمجھ جائے کہ معنی قصور
 کیا اور رسول کا پھر حاضر ہوتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی حضور میں اور یہ کہ تہذیب اپنے میں اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم میں دروازہ بند کیا کہ نہیں آجاتا تو کہتا ہے کہ جو تہذیب
 آپکا صلی اللہ علیہ وسلم میری تقصیر سے اور تحقیق یوں ہے کہ
 وہ حاضر خود ہے ایسا ہوا ہے کہ سیدہ خاتون بنت ابی اسود
 اور رکا وٹ سے پس بند ہوا ہے دروازہ فیض کا
 قابلیت نہونے سے اور کہی گمان کرتا ہر انسان
 کہ تقلید کو چھوڑنا شرع کی پیروی کا چھوڑنا ہی
 اور تابع داری نہ کرنی ہے اللہ کے حکم کی
 اور تقلید کے سوا کوئی طریقہ مضبوط نہیں
 پس اس سے نکلنا اس کے نزدیک
 برابر ہے شرع کے انقیاد سے نکلنے
 کے اس سبب وہ جانتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ
 عتاب ہے اور ایسے ہی ایسے شبہ بہت ہیں کہ طالب
 کے دل میں آتے ہیں اور یہ سبب ہی ضرور ہے

| | |
|---|--|
| <p>ایضا علمان ناسا اید خلون المدینۃ المنورۃ فیرحن اہلہا علی اعمال غایہ صلیۃ عندہم و فی نفس الامر فیہ غضب و یضمر من حقہ اللہ یدخلون الروضۃ المقدسۃ ویواجہون فاشجا وقت المصطفیٰ و الخلو فی شرف من الحقہ علی قافلہ حالہ فایا لک شرایا لانا یضمر من حقہ اللہ الا تدر علیہ الصلوۃ والسلام امثال ہذا کا الہی و تبت علیہ الصلوۃ والسلام لا یسئلنا لہا العظمی والشعبہ بالجمہور و لہ فائق لہ فی حق الجسب تعداد بحالہ و توجہ الناس لہ باسئلہا و ادر علیہ الصلوۃ والسلام فی ذلک الجاسل اجالیہ تفصیل المجد دینہ الوہایہ و القبطیہ الارینادیہ و اعطانی قبلی و جعلہ اماما و صلی طل یقین و مذاہب اصلا و فتر لا یجیبہ الناس بل الناس یخصو صین فضلہم فطریقہ تحقیق بشرطان لا یوں سبب الاختلاف و التقاتل فہذا الذکر یجوز ن یسبب بھا کل من اخذ مذاہبنا اصلا و فتر و طریقہ تسلو کما تدرہات اناسا عن مسائل مباحی الوجہ و ملتبس الحیج و الفہم و البغی فاذا ہو علیہ الصلوۃ والسلام متوجہ بالکلیۃ الی التالی للذکر فیکلہا ردہات ان اسالہ عنہ استغراق فی کیفیۃ حالہ مہذب و علیہ ان اجلس بین ید یہ فاسأل کتبلسانی الذی یجد و حد و اللہ الاعلیٰ فی دفعہ بنی رہ جدنا ان اسالہ فتر تلافیہ فتر سال و ہم جہا فہند</p> | <p>آگاہ کرنا کہ جب لوگ مدینہ منورہ میں داخل ہوتے ہیں اور وہاں کے لوگوں کے اعمال اپنے نزدیک برے دیکھتے ہیں یا وہ اعمال اللہ کے سامنے برے ہوتے ہیں تو ان سے بغض اور کینہ رکتے ہیں پھر جب روضہ مقدس میں حاضر ہوتے ہیں اور منوجہ ہوتے ہیں اور صفائی کا وقت آتا ہے اور خاص کا تو اوس کینہ سے تلخی ٹپکتی ہے اور کاحال مکدر ہو جاتا ہے خبردار خبردار اس سے بچنا کہ اس نور اتم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا روکتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو عنفوت کا لباس اور تشبیہ بالجبروت کا پہننے پر کواہی بہت لطافتیں میں موافق شمار کیے کمالات کے اور لوگوں کا متوجہ ہونا اپنی استعدادوں کے موافق اور انھیں صلی اللہ علیہ سلم نے اس مجلس میں میری اجمالی ارادہ فرمائی کہ تفصیل اس کی مجددیت اور وصایت اور قطب ارشادت ہے اور مجھ کو قبولیت عطا ہوئی اور کیا مجھ کو امام اور اچھا فرمایا میری طرفہ اور مذہب کو اصلا و فتر لیکن سب کے واسطے نہیں بلکہ واسطے خاص خاص لوگوں کی جنکی فطرت میں تحقیق ہی اس شرط پر کہ وہ سب اختلاف اور زندقہ و کشت کا نہو اس نکتہ سے واجب آگاہ ہوا ہے جو ہمارا مذہب اور طریقہ اختیار کرے اصلا و فتر ہر مینے چاہا کہ دریافت کروں آپسے مسائل مبادی جو اور مراتب جو اور فتر اور بقا تو مینے دیکھا کہ آپ بالکل متوجہ ہیں اور تم لی مذکورہ طریقہ جس میں چاہتا تھا مجھ پر چوں تو میرا استغراق آپ کی کیفیت حال میں مجھ کو روک دیتا تھا اور مجھ کو سکھایا آپ نے کہ آپ کے رد و رد ہونے اور اپنے رہنے سوال کریں اوس زبان جو علم کی طرف سے پھر مجھ کو تو رہنے لپیٹ لیا پھر سوال کیا پھر لپیٹ لیا پھر سوال کیا غرض اسی طرح پھر اس وقت</p> |
|---|--|

ذکر اللہ یختار اسوالی وھمنہ العلبا فی صلیبہم
 المری ورایتہ مستقر علی حالہ واحد من جھوظ
 صلوۃ الذریعۃ وکونہ عیبۃ وکشفای وقایۃ وورث
 لکن لکن لکن متنی جہالی الخلق لکن الباص غلظ
 وید من القنول والجناب والافنہ مالا یحصر ولا
 یلزم استواء فاذا اتوا حوالہ البان بھولہ
 ولا ریل الانسان العالی ھو حقہ بل کل ذی نفس
 یشتاق الی شیعہ ویتوق جہالیہ بغصہ وشتاقانہ
 یتدلی الیہ وھذا امر السلام واجلہ الصراط
 یعنی یحصل بسبب صمم ہذا الانسان حالہ
 شہبہ بالقصید المتجمل وانما علیک سر عظم
 وھو ان الحکمۃ فی جعل ہذا النسمۃ المتانی
 لکن ان یتقرب الحق جلا الی اھل الان صلی
 سفلیہم ایضا وکان ہذا الحق لانہ الانوسط
 اللہ ورایت علیہ الصالحی واما السلام یشترح
 الشرا عظیم لکن صلی علیہ ورایت صلی
 اللہ علیہ سلیمان مغبضا فیض الصحیح
 لکن المشایخ الصوفیۃ فی عمالہ الااضیہ
 باین بدیہ وکل ما علیہ مشہد واحد من مشہد
 ونقطن انھی عین عاشق لیس عجیب لا اشک
 ان من افاصر الحق ان الخ کمال تام من الکمال
 ولکن لک بظھر قلوب الخاجم بانھا عجز بانفسہم
 ویکفر کوسر المسئلۃ ان الوصول الی اللہ تبارک
 وتعالی کمال وماندلی الحق الی الخلق بنصب
 الاحبہ شیعار من شیعاری الخالی صلی الیہا

مختلف ہو گیا میرا سوال اور آپ کی بہت بلند پیر تیر شاہین
 اور دیکھا میں نے آپ کو قرار کے تو ایک حالت پر صورت کر میری
 حفظ پر اور اوکی تدلی مذکور کی طرف ہونے پر خلقت کی طرف
 متوجہ ہیں ہوئے لباس عظمت کا کہ اوس میں قبول اور
 جذب ہے اور الفت بے شمار کہ اوسکی انتہا نہیں دریافت
 ہو سکتی جہوقت متوجہ آپ کی طرف کوئی انسان کو شش
 بہشت اور میری مراد انسان عالی بہت ہے فقط
 نہیں بلکہ کوئی ہو کہ مشتاق کسی شے کا ہو اور آپ کی طرف
 متوجہ ہو اوس شے کے قصد ہے اور شوق سے تو آپ
 تدلی کرتے ہیں اوس کی طرف اور یہی رہد سلام اور اجازت
 درو یعنی مائل ہوتی ہے بسبب اوس وجہ کے ایک
 حالت کشیدہ ہے قصد تجد سے اور میں بتاؤں تجھ کو
 ایک سر عظیم وہ یہ ہے کہ حکمت اس نسمہ مبارکہ کی طرف
 بنائے میں واسطے تدلی کے یہ ہے کہ اسکا بہت قریب اہل بین
 جوان سے پیچے ہیں اور یہی ہے کہ یہ جو تمام ہونا تھا اگر واسطے
 سے اسی نسمہ کے اور دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 بہت خوش ہوتے اور شمس سے جو آپ پر درو پڑھے اور آپ کی
 رخ اور بینے دیکھا آپ کو ظاہر میں صحت پہنچا نیوالا منہ شاخ
 صوفیہ مجلس افاضت میں آؤں آپ کی حضور میں ہوں اور یہی
 جو بینے بنایا ایک شہد ہر شہد وں میں اور کمالی محمد شاہ کو معلوم
 ایک شہد میں یقین کرتا ہوں کہ حق کی طرف سے وہ یہ کہ کج کمال
 اور کمال اور اسو کجا چونکہ دل میں بہت کئی ہوتی ہو اور
 اس سلسلہ کا سر یہ ہے کہ اللہ تبارک تعالی کا وصول ہو تو کمال ہو اور
 جب تدلی کی اللہ نے خلقت کی طرف کعبہ شریف کے قائم کرنے
 سے اور اسکو شامیر اس سے ایک شہار بنایا تو کعبہ شریف کا وصول اللہ کا

ہو والوصول الی الحرم بحسب المسافة فالوصول
 الی اللہ علی وجہ والوصول بالمسافة فیہ فیہ بالی
 واللہ اعلم **منہ** **آخر** **صلی اللہ**
 علیہ وسلم عن معنی قوله لئن نبیا وادم من قبل
 بین الماء والطین وما کان هذا اللہ فیہ بل سات
 للمقال ولا الاخطا بالمال بل ملائک روحی سقوا
 ونزول علی هذا اللہ ثم الصبر علیہا بحجابہ اشدا
 اقلیہ فاملاک منہ صبر علیہا مثالیہ قار فی صبر
 اللہ فیہ المثالیہ قبل ان یجاء فی عالم الاجسام
 ثم لانی کیفیہ انتقلہ الی هذا العالم من عالم
 المثال وارا فی اشباح الایلیا الیہو انین وکیف
 فیض علیہم الذبی من حضرت التذیل علیہما
 فیض علیہ فی عالم المثال من تلك الحضرة وارا
 اشباح الایلیاء وکیف فیاض علیہم العلم
 والمعارف بعد فیضہم فی الامر واستبناز وعبیہ
 حنفہما فیاض علی من الصوب المثالیہ و فطنت
 بما اراد فی تلك الافاضة فہا انا فسر اللہ ما فطنت
 اعلم ان اللہ تبارک وتعالیٰ لہا عظیم مطلق جہا الی
 الخلق یہیہ من والیہ یلی او وھذا التذیل لہ
 فی کل سادۃ من الزمان شان کما یبذل الی الخلق
 برائہ بعد برائۃ وکما یبذل برائۃ ظہر فی العالم
 معلومان لتلك البرائۃ وهو الوصول المذبح الی الخلق
 بالاحسن الذیہ والتکلیف فالرسول وھا فی بہ ہذا
 وتلك البرائۃ حقیقۃ فاذا بر زبائح ظہر الناس
 علوم ومعرفت تناسبت لتلك البرائۃ وان لہ یعلم
 وصول ہوا بحسب مسافت اور وصول الی اللہ بہست
 وجہوں پر سکن وصول بالمسافتی سے پہنچے ہوا اللہ علیہ وسلم
 مشہد میں سوال کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
 حدیث شریف کے معنی جو اپنے فرمایا ہے کہ ابھی آدم علیہ السلام
 آئے تھے کہ میں نبی تھا اور میرا یہ سوال زبان مقال نہ تھا
 اور دل کے خطر سے بیکار نہ تھا کہ اس سر کے شوق و آرزو سے میری
 روح بہری ہوئی تھی پھر میں چٹ گیا اوس جناب بہت اپنی
 طاقت کے موافق پھر میں بھگیا اوس جناب سے ساتھ صورت
 مثالی کے پس اپنے دکھائی صورت مبارک مثالی جو پہلے عالم
 اجسام کے پائی جاتی ہے پھر دکھائی مجھ کو کیفیت اس عالم میں کیے
 عالم مثال سے اور دکھائیں مجھ کو صورتیں انبیاء و معجزین کی
 کہ سطح اوس پر فاض ہوئی نبوہ حضرت تدریس مقابل او کے
 جوئے آپ کو عالم مثال میں اوس حضرت اور دکھائیں مجھ کو صورتیں
 اولیائی اور سطح او کوئے علم اور معرفت بعد او کے تو مجھ کو حال سکون
 ہو گیا اور ظاہر ہو گیا اور میں طرف نگہ کیا آسمان کو مجھ کو لا
 صورت مثالیہ سے اور میں نے جان لیا جو اپنے اس افاض میں جاہا میں
 اب بیان کرتا ہوں جسے جو میں سمجھا جانتا چاہیے کہ اندر بار کتنا
 کی تلی عظیم خلق کی طرف متوجہ ہوا اسی سے سب ہدایت پائے میں
 امی کی انجا کرتے ہیں اور اس کی ہر ایک راز و نیاز میں شکر کہ
 خلقت کی طرف ظہور کرتی ہے ایک بعد ایک کے اور جب ظاہر ہوتا ہے کہ
 ظہور تو عالم میں اوس ظہور کا ایک عنوان ہوتا ہے وہی رسول بھیجا گیا
 الخلق ہوتا ہے خلقت کی طرف اللہ کے امر اور نبی شریف کے ساتھ تو وہ
 رسول اور وہ احکام عنوان میں اور وہ ظہور حقیقت جب کوئی ظہور
 ہوتا ہے تو لوگوں میں علم اور معرفت میں مناسب اوس
 ظہور کے ہوتے ہیں اگرچہ لوگ نجسین

ایہا فائضہ مسما وانہا تاسبہا والذین ظہر
 علیہم حدیث العلوام والعارفان کانوا ممن
 اعتنوا بالاعتناء حاتم کلہم الرسول فہم الا
 جہل والرحبان وان کانوا ممن لا یعتنون بذلك
 وانما ہم تہم اخذ العلم من اللہ تبارک وتعالی
 فہم الحکماء الخیر ثواب اہل الحکمة الربانیۃ
 فالقوام جمیعہم اخذوا من تبارک البراق علیہ
 اولہم یعلموا وہلہ ہی المنہ العظمیٰ الخباہر
 فان لا یمسحہ الا قوم د و قوم قلم الارادہ اللہ تعالیٰ
 ان یخلق آدم علیہ السلام ہیکل انما النوع البشری
 فارادہ خلقہا تمسحی ارادہ خلق البشر جمیعہا
 محرکات الارواح البشریۃ الی المثال المناسبت
 بالاجسام فہی کل نبیہا صل علیہ وسلم
 ای ہیکلہ المثلالی انک من نفسہ لا تطابق
 ہذا التذلی بحسب علی من الہیات فانطبق
 علیہ شہبہا من تطابق الیک علی الجری وذلک
 لسابق عنایۃ اللہ بآلہ انش لہو جد لہم تعالیٰ
 یعد لفیضہم رحمۃ اللہ یوم الحشر لعقد التشریح
 علیہم وذبت دوع فاسدہ عنہم اذا احتلوا
 الی ذلک اشد حاجۃ فہم امین لہم صل علیہم
 علیہ سیر نبیاقبل شعیبۃ آدم علیہ السلام
 شہما وجدہم اتقوا صا للبشر واختلف خلقہم
 فمن صراط ومن مفر طافقصر التذلیل الاط
 انیسو امرہم وانطبق التذلی علی رجل مر
 حولاء الاشیاء ص فاروح الیہ فانیہ صلاح قومہ

کہو فالنفس بین اوس ظہور سے اور اوسکے مناسب بین اور
 جن پر یہ علم ظاہر ہوتے ہیں اور معرفتیں اگر وہ ایسے لوگ ہیں کہ کلام
 رسول سے استنباط کر سکتے ہیں تو انکو اخبار کتب بین زبان
 کہتے ہیں اور اگر وہ لوگ ایسے نہیں ہیں اور ان کی ہمت پر علم
 حاصل کرنا اللہ تبارک تعالیٰ سے تو وہ لوگ حکما محدثین ہوتے
 رہا ہیں تو دونوں فرقے اوس ظہور سے علم حاصل کرتے ہیں
 اس بات کو جان یا جانین اور یہی بڑا احسان بڑا اخبار
 رسول کہ اوسکو کوئی قوم سنتے ہے کوئی نہیں سنتی تو جب اللہ نے
 پیا کہ آدم علیہ السلام کو پیدا کرے کہ وہ نوع بشر کے باپ
 ہوں تو آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا ارادہ بیشک سب
 نوع بشر کے پیدا کرنے کا ارادہ ہے اور اوج بشر یہ نہ حرکت
 کی مثال مناسب کی طرف ساتھ اجسام کے تو پیکر ہارے
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت ممکن ہوئے اپنی ذات کی رو سے
 منطبق ہو گیا اس تذلی کے موافق ظہور کے ظہورات میں سے
 پس منطبق ہو گئی اس پر از روئے شہبہ کے جیسے کلی منطبق
 ہوتی ہے جری پر اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی سابق عنایت
 ہے ان پر اور لوگوں پر تاکہ پایا جائے ایسا بد و کار
 کہ بعد ہو فیضان رحمت خدا کا حشر کے روز اور ان کی
 شریعت کے مستند کرنیوالا اور واسطے ہٹا دینے کے اپنے
 اراض فاسدہ جب انکو اسکے حاجت ہو بہت سخت شد
 میں یہ معنی ہیں آدم سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 نبی ہونے کی بہر جب موجود ہوئے اشخاص بشری اور ان کے
 طریقے مختلف ہوئے کوئی اور اذکر نبیوالو کوئی تغیر کرنے والا
 تو نہ یہ کہی نے چاہا تو منطبق ہوئی تذلی ان شخصوں میں سے کسی
 اور وحی ہوئی اور چہرین کی قوم کی صلاح ہوئی انکی رستی کری کہ

ذکر نہ بحثہ میں بخ وامن اللہ ات فاما المنطقۃ
 علیہ من ہذا البیہ ہو وجہ البتہ واما کان
 فی المثال حکایت انہ یستعد للذی لا یخفی فاضر الاستعداد
 لذلک اما ینبغی انہ علیہ وسلم کان لا یطابق
 بالفعل لعل الحکایت خیرا وحمد صلی اللہ علیہ وسلم
 فی الحار ج میں نہیں ورہ میں بخ من بر زادت التذلی
 ولعل البیہ کا مشغلہ علی قی مثالہ فذلک سمعت البیہ
 لباس المثال وسلا لافاق واما کان التذلی قبل بان
 بلباس المثال وان کان نفس المثال لا بد منہ فی
 المویج واما اعین المثال لہ یکن باین اللہ باین
 خلقہ بحسب بر و ہذا التذلی قبلہ علی الصبیح
 والسلام واما بعد فامثال الحسین وامتدادہ فی
 الارضون بالہیکل المثالی للتذلی فاما انہ علی
 او معرفۃ او حالۃ الثبوت او کمال او اخذ فی القرب
 ہذا الہیکل المثالی علم و جہل فکل علیہ الصلا
 والسلام خاتم النبیین وانقطع الذبوق بعدہ
 الخ فقیقۃ علیہ السلام البیہ بعثتہ کالعیون لہا
 علیہذا البیہ المثالیۃ المستطابۃ اذا فہمت
 تحقیق عند الان رجعت للعالمین وانما انہ للنبیین
 وان الاتباع علیہم السلام انما اخذوا الفیض
 عن حضرت الانس و ان کا نزل فی عالم الاجسام واما الای
 فاما یاخذ و عن بنی ق مثالہ ہے حقیقۃ بعثتہ
 علیہ السلام واما میں ت شخص صامت اولی کے
 الاختصاص عن ہذا السلسلہ لا بل ہم علیہ السلام
 فانہ نعقدت نبیوانہ فی الروح انعقاد الضمیر

اور ظہور کیا اس کے بعثت سے ایک برزہ نے پس جن میں نیست
 کہ منطبق اس شخص پر اس ہی سے وہی وجود بشری ہے اور
 بیشک وہ مثال میں حکایتا تھا تا کہ مستعد ہو وہ واسطے
 اسکے پس افاض کیا جاتا ہے جو جسکی استعداد رکھتا ہے مگر ہمارے
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اسی وقت منطبق تھا۔ کا پیش نظر
 پھر جب ظاہر ہوئے کہ حضرت خارج میں تو ظاہر ہو اہل ذرات
 تدلی سے ایک برزہ اور وہ برزہ مشتمل تھا وقت مشاہدہ پر
 اس برزہ نے لباس مثال کو پہنا اور درست اور سید پر
 کرو یا آفاق کو اور پہلے تدلی کا برزہ تھا مثال کے لباس
 میں اگرچہ نفس مثال موجود تھا اور تحقیق میری رائے ہے کہ
 مثال نہ بھی بحسب بر و اس تدلی کے پہلے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم سے درمیان اللہ و خلقت کے لیکن بعد میں پر
 ہو گیا جو اور سب آسمان اور زمین ہیکل مثالی تدلی سے
 سر جسکو حاصل ہوا علم یا معرفت یا حال الہی یا کمال او سکا
 یاخذ قریب ہی ہیکل مثالی ہے وہ جانے یا جانے میں ہو
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین اور منقطع ہو گئی آپ کے بعد
 نبوت اس کے کہ حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ بعثت
 مانند عنوان کے تھے نبوت کی وہ یہی برزہ مثالیہ مستطابہ تھا
 جب تھے یہ بات سمجھ لی تو تمکو معلوم ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ
 میں اور خاتم النبیین میں اور سب انبیاء کو فیض اس
 تدلی سے ہوا اگرچہ وہ عالم اجسام میں تھے اور تحقیق
 اولیاء نے حاصل کیا فیض برزہ مثالیہ سے کہ وہ حقیقت
 بعثت سے آنحضرت کی اور محکو تمیز نہیں ہوا کوئی
 ان انخاص میں سے اس راز کے مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام
 کہ ان کی نبوت عالم روح میں تھی ہوتی ساتھ انفاق و طبیعت سے

ان عقائد نبوت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ظاہر ہوا
تدلی ساتھ بعثت ہرزہ روح ابراہیم علیہ السلام سے ضعیف
ظہور ہرزہ مثالیہ بعثت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
ایسا اسے نہوا کوئی کامل نبی اور نہ محدث مگر ان کی ملت میں اور
نہ منقطع ہوئی نبوت پھر جب آئے ہمارے نبی تو ظاہر ہوا ہرزہ
مثالیہ بہت روشنی اور منقطع ہو گئی نبوت اور افاضہ ہو سکے علماء
اور محققین اچھی طرح اس واسطے کہ وہ اکثر میں منقطع تھے مثال میں
تحقیق شریف اگر تم پوچھو کیا حکمت ہے کہ زمانہ سابق میں
حضرت آدم علیہ السلام کے بعد لوگ گندہ زہن و سر و طبع
وہ ایم سیرت ہوئے کسی نے اتفاقاً ان کا استنبات نہ کیا
مگر قلیل آدمیوں نے اور نہ معلوم محاضرت اور ان کو
حاصل ہوا طبعی اور آہی گہ شاذ نادار کو باوجودیکہ عمر میں
بڑی پائین اور فکر و خوض بہت کے پھر بعد حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی فتوری فتوری بڑھتی گئی یونان
و روم و فارس و بنی اسرائیل اور مغرب
اور عراق اور عرب میں یہاں تک کہ پیدا ہوئے ہمارے
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر تو علوم کے دیاروں
ہو گئے اور ان سے علوم حکمیہ کچھ جاری ہو گئے اور فنون ادبیہ
اور محاضریہ اور علوم شریعیہ ایسے کہ جنکی انتہا ہے
نہ حد تو اس کا یہ سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک
تدلی عظیم ہے جس سے سہا سہاں اور سب زمینیں پڑ
میں اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ شخص اکبر نے جب اپنے
رب کو پہچانا جسنا اس کی معرفت کا حق تھا
اور اس کا تصور جیسا چاہیے دیکھا کیا اس
شخص اکبر کے تصور سے اس کے دیکھ میں متفقد ہو گئی

من انعقاد نبی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فظہر
التدلی بعثتہ بنی روحیہ ظہور لا ضعیف
من ظہور الناس المثالیۃ عند بعثتہ نبینا صلی
اللہ علیہ وسلم ولکن بعد کمال نبی والحق
الذی ملکہ ولما تنقطع النور فلما وجد نبینا ظہر
البنی المثالیۃ ظہوراً یبطلاناً فتنقطع راسوا
العلوم والمعارف فیضاً ناخجا لایہا فی الایض
منعقدۃ فی المثال **تحقیق شریف**
قلت ما الحکمة فی کون الناس فی الن من
الاول بعد آدم علیہ السلام مایلین الی جمیع النور
وخرج الطبیعة محذون الی الاحکام البہیمیۃ لہ
یستنبط جلیل من الارفاق الا العلیل ولا
من العلوم المحاضریۃ الطبیعة والاحیۃ القلیل
لذا ان رجع طول اعمارہم وکثرة اعمارہم وخرجہم
نور یزل من بعد ابراہیم علیہ السلام یزیل قلیل
قلیل فی الیونان والفرس وبنی اسرائیل
والمغرب والخرق والعرب حتی وجد سیدنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج بعدہ العلوم
نجا ونبع منہم العلوم الحکمیۃ والفنون الادبیۃ
والمحاضریۃ والعلوم الشریعیۃ بحیث لا تنقطع
لہا ولا رجاء **قلت** ان اللہ تبارک وتعالیٰ تدلی
عظما اصلاء من السموات والارضون
وحقیقتہ معرفۃ الشخص کبر برہاننا
عرف ربہ حق معرفتہ وتصویرہ کما ینبی
من تصوراتہ الیقین فی مد رکتہ صورا کما

ایک صورت عمرہ کہ یاد دلائی اللہ تبارک تعالیٰ کی عزمت
 اور جلال اور جب تک شخص الکبریتہ جب تک یہ صورت
 وایم ہے اور اللہ تعالیٰ کو یاد دلاتی ہے بہت اچھی طرح
 اور بہت موافق ہے نفس الامر کے یہ چرب پیدا ہوئے
 عناصر اور افلاک طبیعت کلیہ میں تو یہ طبیعت کلیہ
 محفوظ تھے اس صورت میں اس طرح جدیدی طبیعت
 ارضیہ محفوظ ہے معدن اور نبات اور حیوان اور انسان
 میں اور ان کے خواص اور مقتضیات اور قوایں محفوظ
 ہیں ساتھ انضمام اپنے نفس کے یہ چرب پائے گئے
 معدن اور نباتات اور حیوانات اور انسان تو ہیں بلکہ
 عناصر و افلاک محفوظ ان میں اور نہیں یہ مگر اس قدر
 مرایا کے واسطے ظہور خواص اور حرکات افلاک اور
 عناصر اور اسکے طبائع کے اور بھی طبیعت کلیہ میں اپنی قوا
 کے افلاک عناصر میں محفوظ تو ہر انسان کے اصل اور جو نفس
 بنیاد تحقیق میں اپنی رتبے معرفت ہی مگر بہت پردوں سمجھوں
 میں اسوۂ لوح نفس انسان میں یہ سب سب طبع و حکم طبیعت کے طبائع
 انہماک مولدات اور منتزعات ہوتی ہیں ان سب سب نفس ہوتی ہیں
 صفائی اس لوح نفس کی اور پھر جو حکم حفظ مذکور وہ مذکور
 جو ایک ایسی قوت ہے جو اسکو پکڑے اور پکڑے پھر جس ہی حجاب
 میں کہ میں کہ ایک دوسرے پر پکڑے ہیں تو جس کو نصیب ہو گیا
 تبتہ تحقیق الحقائق پر اور جان لیا اسنے نفسانندی کا طبیعت
 کلیہ کی طرف اور اس کے اجزاء کے تو اس کے نزدیک اللہ کی نور کی مثال
 ایسی ہے کہ جیسے مشکوۃ فیہا مصباح الصباح فی سبوت الایۃ اس
 شخص کے حجاب سب اٹھ گئے اور اس کی روشنی سے
 روشن ہو گئے اور وہ حجاب اسکو مفید ہو گئے

علی جلال اللہ وغیرہ علی وجہہ وضوح الصلو
 حاییمہ فادام السنن الاکبر وہی منطبقہ علی
 اللہ وحاکمیتہ التوحید وافتقارہما فی نفس
 الامر تہلک ما وجدت العناصر الا فلاک والطبیعت
 الکلیہ کا نہ تھنہ الطبیعت محفوظہ کا
 محفوظہ الطبیعت الارضیہ للعبدان والنبات
 والحیوان والانسان وکانہا خواصا ومقتضیا
 تھو قواہا میضاح محفوظہ الطبیعت محفوظہ نفسا
 لما وجدت المعادن والنباتات والحیوانات
 والانسان کا نہ تھنہ العناصر الا فلاک
 محفوظہ کا نہ تھنہ الا کمال یا الظہور
 خواص الا فلاک وحرکاتھا والعناصر طبعیہا
 وکانہا الطبیعت الکلیہ بہرہا من القوی محفوظہ
 فی الا فلاک والعناصر فکل فرع من الانساق جہا
 فوجہ وحرکاتھا نفسہ واسئل تحقیق معرفتہ
 الانساق جہا تبتہ اذ لوح نفس الانسان
 لظہور حکم کل طبیعت من طبائع الامہات الملو
 وبقدرہ انطباع تلک الصلو بلتقص صفاتھا
 یحقیق حکم نقطۃ التلاقی الیٰ اللہ والحق والحق
 بہ عرف ربہ فتلا الحجب المتراکم تبصرہ افوا
 بعض تمنہ رزق التبتہ بحقیقۃ الحقائق وعر
 انفسارھا الیٰ الطبیعت الکلیہ واجزائھا منہ
 نور اللہ عند التسلک فیہا مصباح المصباح
 فی رجاۃ الایۃ استقامت الیٰ کاہن البقۃ الاصل و
 استضاءت بضوہ وکانہا فی معرفتہ کلیہ

وَمِنْ لَوِيْرٍ قَالَتْ تَبَّ لَهَا لَوِيْرٌ يَعْرِفُ اَمْسَا رَهْمًا فَمِنْ
ظلمات المتلازمة كظلمات في بحر لحي يغشاها موج
من فوقه موج من فوقه سبح الآلة واذا
تهد هذا فاعلم انه بقدر راحل داخل معدن يظهر
هنا النقطة وانما رها وكما كان الفداد استه واوفا
كان ظهورها اصغر وابين ومن المعدنات
الملاء الا على ولست اعلم بهم الملازمة فقط بل
اعظمهم واشبههم نفوس الكمل حان طرح
عنهما لاجل تيسر ابدانها الكثيفة فكل من ماتت
من الكمل يُجَبَّلُ الى العامة انه فقد من العالم
ولا والله ما فقد بل تجو طر قوح كل سبيلا من
ساد اح الملاء الاعلى في لقدام الحجاب المتلازمة
والوصلى الى هذا التبدلي فيدخل موج من هذا
التبدلي في شريحة هذا النفس فيجئ النفس بفتح
الله ثم يرجع الموج الى هذا التبدلي فيتحقق لهذا
التبدلي تدلي باخر الى قابلي النفوس البشريية
لحجب بستره اجسادها ويعد العالم لتفتيح آفا
المعرفة على تلك النفوس وهذا انما كان انوار
الملاء الاعلى وتنازل راحل دها بعضه الى الاعلى
وبعضها الى اسفل وبعضها بين هذا وذاك
حنا امتلا بالحق الذي بين ارض هذا النفس سا
وبين سماء تلك المعرفة فلذلك يكون معرفتهم
في اخر الزمان اسرع ما يكون واصح ما يكون
والى هذا الدقيقه اشار النبي صلى الله عليه وسلم
حيث قال اذا اقرب الزمان لم يلد ربي والمومن من
سفر تولى او حرس شخص كونه صيب هو انما حقيقة الحقائق پر
اور اسنے بنانا اسکے انسا رو کو تو اسکے ظلمات کی مثال ایسی ہی
جیسے ظلمات فی بحر لحي اغشاها موج من فوقه موج من فوقه
سحاب الآلة جب یہ تہیہ ہوئی تو جان لینا چاہیے کہ معدنات کے
اعداد کی قدر وہ نقطہ تدلی کا ظاہر ہوتا ہی اور اوکا آثار ظاہر ہوتے
میں تو جس قدر کہ اعداد اتم وافر ہوگا آئینا ہی ظہور ہوگی صریح اور
ظاہر ہوگا اور معدنات لاراعلی سے اور میری مراد اس سے فقط
فرشتے نہیں بلکہ جو نفوس کاملہ کہ عظم اور شہسہ ہیں ان کے جسوت
انہو میں کی کثیف چادرین آثار دلتے ہیں اور جب کوئی کاملون
میں سے مرجا تا ہے تو عام لوگ جانتے ہیں کہ وہ عالم سے گم
ہو گیا خدا کی قسم یوں نہیں ہو کہ وہ گم ہو گیا وہ گم نہیں ہوا
پس ہر سردار بزرگان لاراعلی میں سے توفیق دیا جاتا ہی
واسطے قطع کرنے حجاب مترکہ کے اور داخل ہونے اس
تدلی سے پر داخل ہوتی ہی ایک موج اس تدلی کی اس نفس کے
اندیشہ کے تو نفس بہر جاتا ہے اندکی معرفت سے ہر خود
کرتی ہے وہ موج اس تدلی کی طرف بہر تحقق ہوتی ہے
اور تدلی واسطے اس تدلی کے طرف اس چیز کے کہ
قرب ہے نفوس شہیہ مجوسہ فی الاجساد سے واسطے تقریب افسانہ
معرفت اور ان نفوس کے سیطرہ مترکہ ہوتی ہیں انوار لاراعلی کے اور
بڑبڑا جاتا ہی اعداد ان کا بعضہ قریب علی کو اور بعضہ مفصل اور بعضہ
ان دونوں درمیان بہانگ کہ پر ہو جاتا ہی جو درمیان ان نفوس کے
ان کے اور معرفت سما کے تو ہیوا و شرف نفوس آخر زمان میں بہانگ
ہوتی ہی اس سے پہلے ہی اور بہت ہی ہوتی ہی اس سے پہلے ہی تھا اور
اس قیثمہ کی طرف اشارہ فرمایا ہی علیہ السلام نے جو شہد شریف
اذا اقرب الزمان لم یلد ربي والمومن من

یہ خطے ای اذ اقتراب من القیامۃ وکذا لک فی الطبیعة
 العرشیۃ علوم الارتفاقات الانسانیۃ موضوعۃ
 بل ارتفاقات کل نوع بل احکام جمیع النفوس و
 الانواع فکل منہم فی استخراج ارتفاقاتہا
 استطراد الجرح ما هنالك واذا التسمیۃ فی فیض
 فی قلبہ شہادۃ الی مبنیۃ ظہر لتلك الطبیعة
 بحسب هذا الکمال تدلی الی سائر النفوس البشریۃ
 و سہل انطباع تلك العلوم واذا مات هذا الباع
 لا یبقی ہو ولا جریعتہ ولا هذه الشہادۃ بل کل
 ذلک جالہ وافرہ وھذا النفوس س یعد بعضها
 لبعض نسبتہا فی الطبیعة الانسانیۃ المتجسدۃ
 فی المثال لشخص واحد النسبۃ القوی والضعف
 الخیالیۃ فکان المقدار الفکریۃ تعد فیضاً
 النبیۃ فذلک لک النفوس س الذکیۃ تعد لک کما شہد
 الناس وھذا المعرفۃ احادیثاً فی القصیدۃ الالہیۃ
 شہادت تدل اوید الوجود جمیعہا
 تدور کما دار السحی المستمایل
مشاہد آخری علی الجمال ما توجہ
 قبل قاری علیہ الصلوٰۃ والسلام الاولیۃ حاضرہ
 طاہرہ اما بان نفقہ جسد روحی فرایۃ علی ما ہو
 واما ان تارفت بنفسہ من تاثر افکان ذلک الاثر
 حائک اعنف فلیو انا توجہ الیہ ونفسہ ملائ
 من الشوق الی ظہور حقیقۃ ما خصصت بہ من
 معارف مراتب الجرح واستبدت طمعار الشہد
 من قبل تغلیش حال النفوس س فلیہ وقت نفسہ
 یخطے ای اذ اقتراب من القیامۃ اور اسی طرح طبیعت
 عرشیہ من علوم الارتفاقات الانسانیۃ کے موضوع ہیں
 بلکہ ارتفاقات ہر نوع کے بلکہ احکام جمیع نفوس اور
 انواع کے ہیں جو کوئی کمال و فائز ہوا استخراج ارتفاقات
 میں اوس نے یہیں سے فیض پایا اور جب راسخ ہو گیا
 یہ فیض اوس کے قلب میں پہرہ ہو گیا اپنے منبع کی طرف
 تو ظاہر ہوا واسطۃ اسی طبیعت کے بموجب اس کمال
 کے تدلی طرف تمام نفوس بشریہ کے طرف اور آسان
 ہو گیا منتقل ہونا اون علوم کا پہرہ مناسب
 وہ کمال و فائز تو کم نہیں ہوتا وہ اور نہ اسکا
 کمال و فضل اور نہ وہ شریح بلکہ سب بحال خود
 رہتے ہیں اور ان نفوس کے افراد معد ہوتے ہیں
 بعض واسطۃ بعضون کے اور نسبت ان کی بیج
 طبیعت انسانیۃ متجسدہ فی المثال کے شخص واحد سے
 ایسی ہے جیسے نسبت قوی اور ضعیف الیہ کے
 جیسے مقدرات فکریہ معد ہوتی ہیں فیضان نتیجہ کی طرح نفوس
 ذکیہ معد ہوتی ہیں و شہادۃ کا تمام آدمیوں کی اور یہ فہم ہوا کہ قول کے
 معانی میں ایک معنی ہو جو ہر قول قصیدۃ الالہیہ میں اور وہ یہ ہے
 شہادت تدور الوجود جمیعہا تدور کما دار السحی المتماثل
مشاہد آخری علی الجمال میں متوجہ ہوا ہونہ رسول اللہ
 علیہ السلام کی طرف بسبب یہ کہ وہ کیا حاضر ظاہر الیہ میری روح
 کی لکھی ہو تو یہ کہ وہ جیسے کہ ہیں اور یا یہ نفس تشریف آویں
 اور یا اثر کی ہر ایک سواک و زمین متوجہ ہوا کی طرف و حالیکہ
 میرا نفس فی سیر ہوا تھا حقیقت اس سے جس میں خاص ہوا
 متاثر رہا جو اور استنباط متاثر بیع قسم دیا حال میں تو ہر نفس

بنفسہ متعلیٰ الصلوٰۃ والسلام و امتلاک ابتغی
بتلک العلوم و تلک البیاض و یوما فیض علی نظر
الحق فانتشع خصمہ بہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم من بدین الانبیاء علیما یدتا من ھیکل التلا
واقصر اصبۃ وانتقالہ بانتقالہ الی الناسوت
فانجھت الیہ اشد ارجاء فانطبع لہون ھذا
النظر فی نفسہ معرفت حیدر من نفسہ کا نہایت نظر
الیہ اللہ تبارک و تعالیٰ و یقینت ان من خواص
ھذا النظر ان ھذا اللہ جل لا یھلس فی مکان
بدن کذیہ رب الاربعۃ السموات والارضون
لا یمس اجزاء الارض الی السفلہ واجزاء الجوا
الی السماء السابغۃ بل العرش وان اذ استمكن
من الابل صارت قطبا و وطنہ عند الافاضۃ
ان لیس انطبعا کھنیۃ الانطباعات بل دخل
فی جوہر الروح و بدین النفس ویومائد الی اللہ
کھیت اھل الملاء السافل و رایتہ یدنہ من قاف
صلی اللہ علیہ وسلم یومائد ارجاء کھش
آخرینا انا اصل سبۃ الضم فی مصلی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بدین المبرق القیل ذیل الی السی اللہ
استفدت اصل من حقیقۃ العقبۃ و حق قاف
الملاء الاعلا و حق العبادۃ فقطنت سمیتہ مراد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قولہ اما السبحی د
فاجتھد فی الدعا و قولہ لم یجد صحا باھنہ
علی نفسک بگتنق السبحی ذھن القرب لا یحصل
الابل الدعا فضا و الحاحا و اظہر ما بدین یدنی

آپ کے نفس سے ملحق ہو گیا اور پھر ہو گیا ان علون کی خوشی
سے اور ٹھنڈک سے اور ایک روز مجھ پر افاضہ ہوئی
نظر حق کی وہ ایک ایسی شے ہے جس سے خصوصیت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کل نبیوں سے بسبب
اس شے کے جو ہم بیان کر چکے ہیں بیکل تدری اور
اس کا خاص ہونا اور منتقل ہونا ساتھ منتقل ہونے
آپ کی طرف ناسوت کی توہین بہت شدت سے متوجہ ہوا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تو میرے نفس میں
منطبع ہوا کون اس نظر کا تب پہچانا میں نے کہ گویا میرے
نفس پر اللہ تبارک تعالیٰ نظر کر رہا ہے اور یقین کیا
میں نے کہ اس نظر کے خواص سے ہے کہ ایسا شخص جس مکان
میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے تو اس کی پیروی کرتے ہیں
سب آسمان اور سب زمینیں خصوصاً جزا زمین کے
نیچے تک اور اجزا جو کے ساتویں آسمان تک بلکہ
عرش تک اور وہ جب قارب ہو کر تو خطب ہو جاتا ہے اور یہ دریافت کیا
کہ منطبع ہونا اور انطباعات کا یہ نہیں بلکہ داخل ہو کر روح و بدین میں
اور ایک روز میری طرف ایک ایسا نور ظاہر ہوا جیسا مشاہد اہل ربان
اور یہ آواز کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شہ پہنچ کر رہا ہے
خبر شہید احمد ایک فرزند پناہت پھر رات نماز گاہ وراں اٹھ کر صلی اللہ علیہ وسلم
میں میان نہایت شرف اور خدمت میں کہ اسٹو ایک سرار تخی کی وجہ کہ اولی
اہل مستند ہوئی کجتریف کی حقیقت و فرستہ کا اور اہل عبادت کو
اسٹو مجھے یاف ہوئی مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریفہ سے
جو اپنے فرمایا ہے اما السجود فاتحہ و فی الدعا ارجاء فرمایا ہے
یعنی صحا ہی اعمی علی نفسک بکثرۃ السجود پس یہ قرب حال نہیں ہوتا
مگر ساتھ دعا کے اور تضرع اور زاری اور ارجاء اور اطاعت کے اگے اپنے

| | |
|--|---|
| <p>مولا کی اور اس کی دروازہ پر تہی کرئی اور اسکے آستانہ کے پیکر نیلے اور نہیں چل ہوتا جتنکے کوشش کرے سجدہ میں دعا کرے گی اسے اسے سجدہ اس قرب کا کالبد ہے اور ہر کالبد وسط اہ کی حقیقت کی طرف ایک شاہراہ ہے اسکے چوہر اور حرمت عام جب یہ جوہر ہوئے انسان کی طرف اور ان پر فاضلہ کا ارادہ تو اس کی خوشبو انکا پیش آتا اور اس کی حلول کا ممکن ہونا اور اس کی تحقق کا امامہ ہونا اور اس حرمت کا اور اس کی مراد کے پورے ہو سکا اور چونکہ سجدہ بہت قریب تھا تفصیلات حرمت کے پیش آسکا اس واسطے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے کثرت سجود کے خصوصاً اور مجاہد ظاہر ہوئی حقیقت اس حدیث شریف کی جو آپ نے فرمایا ہے علی تصارون فی القم لیلۃ</p> | <p>المواہی وتندللا علی بابہ واعتصاما باعتبارہ قاکا یجصل یجصل یجصل فی الد علی السیرۃ ان السیرۃ سیرۃ لہن القرب والکل سیرۃ الی حقیقت متنا من جو طرہ الرحمۃ العامۃ اذا اتق جہت اللہ وارادت الاضاۃ علیہم کان الذعر ضا لنفۃ والتمیز لیلۃ الوھا والتمیز لیلۃ لیلۃ لیلۃ لیلۃ لیلۃ لمراد ہوا واما کان السیرۃ اقرب حال الی الذعر ضی لنفۃ ات الرحۃ امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم باننا خاصۃ وظہرۃ تحقیقۃ قلیٰ لہن تصارون فی القم لیلۃ البدل فالو الا قال فلن لیلۃ فی لیلۃ قال تغلبت علی صلیٰ قبل طلوع النہضۃ صلیٰ</p> |
| <p>البدن قالو الا قال فلن لیلۃ ترون ربکم فانا تغلبت علی صلوۃ قبل طلوع الشمس و صلوۃ قبل غروبہا اور وہ حقیقت یہ ہے کہ قیامت کے دن جو تہی جلوہ کرے گی وہ وہی ہے جو نماز کی سانسے نماز پڑھنے کے وقت ہوتی ہے اور وہ وہی ہے جو نماز میں معاصی و مجاویب ہوتی ہے ہندہ کی لیکن پردہ بدن انسان کو روح کی نگاہ سورہ کیفیہ نہیں دیتا اور روح کی آنکھ بدن کی آنکھ پر غائب نہیں ہوتی توجیب قیامت کا روز ہوگا اور پردہ اٹھ جائیگا تو روح کی آنکھ مستقل ہو جائیگی اور جسم کی آنکھ کچھ بھجے ہو جائیگی اور عالم آخرت بقایا ہوئے دنیا کا اور کچھ فرق نہیں روح کی آنکھ سے کچھ میں جو دنیا میں افراد کو ملتا ہے اور عاقبت میں علم سلمان دیکھنے کے گریہ کی اٹھ جائیگا پھر مینے دیکھا ہے کہ اور حدیث شریف کو ایک روایا مواج اسرار کا کہ اگر ایک ایک سیرۃ لیلۃ تو بہت جلد وین نہ آسکے اور مینے دیکھے ہر خیمہ اشارات قرآن شریف اور حدیث شریف میں بہت اور کمال لعل کما پیر</p> | <p>قبل غروبہا و تہی ان اللہ الی المجمل یوم القیمۃ ہو اللہ لیلۃ یون قبل وجہ المصلیٰ اذا صلیٰ وهو اللہ یقام العبد فی الصلوۃ ویجاوبہ ولکن جلیبنا البدن یمنع الناس ان یدر وہ بصیر الی وحو ان یغلب ہذا البدن بصیر الجسد فاذا کان روح القیمۃ وغشفت الجلیب اب استقل بصیر اللہ و استتب بصیر الجسد ولیست لیلۃ الاخلاص الا من بقا لیلۃ الدنیا والاخرۃ بین الرکبۃ بصر الروح المستقیم من سفھا الافراد فی صلوۃ الدنیا وین الاخرۃ لیلۃ نع المسلمین الاطراح الجلیب اب تہرابت کل آتۃ وکل حدیث مجمل اموا جافید من الامر والو لیلۃ شہرہم واحد منہا فی ہلال اما احاطتہ ورایت الامر والکفیفۃ معتدلۃ فی امارات الاقران والسنن وفضیلت الیج کل</p> |

الحجب فیقالی عقیب ذلک التذلی الاعظم
 فرایتہ غیر متناطح الارجا و رایت نفسی غلب
 متناهیة و رایت فی قابلت غلب المتناطح فی بلعدہ
 کلہ لہ انقاد من مقلار ذرق فرجعت الی نفسی
 و تحیرت من عظمہا و کبرہا سوا یعۃ تترسک
 علی فاذا انالہ من النوارین کثر علی من فوقی
 و من تحیری و عن یمینی و عن شمالی بل رایت یذبح
 من قلبہ و عن یدای و سائر جوارحی و جوارحی
 فکان ہذا الآخر ہذا المشہد **مشہد آخر**
 غاب عن الہیکل المتالی و تجلی حقیقۃ روحہ
 صلی اللہ علیہ وسلم متجسۃ عن الالبستۃ الثکالی
 لبسہا حتی بعض اجزاء النسمۃ و وجد تھا
 جیلتیک کما کانت و جلدات بعض الارواح الاولیاء
 المتقدمین جلا فیہ من روحی صوۃ متجسۃ
 علی شکلتہا و شاہدات من الافغان اب و اللہ
 و الابعد اللسان علی و صرف **مشہد**
آخر استقلت من صلی اللہ علیہ وسلم
 اتسعت نفسی حتی لحقت بورائتہ بالبنان
 المتاکلیۃ للتذلی الاعظم الی انتقلت الی الناس
 مع انتقال صلی اللہ علیہ وسلم الیہ و اتصلت
 بہا و افضلیت الیہا و خالطتہا فرایتہ فی شہادۃ
 من الشہیدین احدہما الامام الاعظم القریب الی
 حضرت الو جوج الخاریج و الثانی نسبتہ الی الہ
 و لکسبۃ فخر المذہب الی صاحب المذہب
 و ہو قریب الی حضرت الو جوج العلوی و

اسکے بعد جلوہ گر ہوئے مجسمہ تذلی اعظم و سکوینے دیکھا کہ او کی پٹی
 نہیں ہے اور میں نے اپنی نفس کو دیکھا غیر متناہی اور معلوم ہوا
 کہ ایک غیر متناہی مقابل نہ غیر متناہی کے میں وہ سب نکل گیا
 ایک ذرہ بھر بھی چھوڑا پھر میں جوج ہوا اپنے نفس کی طرف
 متوجہ ہوا او کی عظمت اور بزرگی کی وسعت سے پھر وہ تذلی اعظم
 مجسمہ پوشیدہ ہو گئے تو اس وقت میں نور سے بہرہ اور انفس
 جو میری فوق اور میری تحت اور میرے دائیں اور بائیں سے
 پیر یا تھا بلکہ میں نے اسے دیکھا کہ میرے قلب اور میرے
 آنکھوں اور میرے ہاتھوں سے بلکہ تمام اعضا سے نکل رہا تھا
 اور یہ اس شہد کے آخرین تھا مشہد **آخر غائب**
 ہو گئی کہ جسے نکل شالی اور جلوہ گر ہوئی مجھے حقیقت روح مبارک
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اور مجر و اولیٰ باسون سے
 جو پہنے تھے یہاں تک کہ پہنے اجزائے نسیم سے بھی اور میں نے سوچا یا
 اسکو جیسے کہ پایا تھا پہلے بعض ارواح اولیاء متقدمین کو پھر
 میری روح سے پیدا ہوئی ایک صورت مجر و او کی شکل کی
 اور میں نے مشاہدہ کیا انجذاب بلکہ اسقہ کہ زبان او کی
 و صف پر قادر نہیں **مشہد آخر** استفادہ کیا میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وسیع ہو گیا میرا نفس یہاں تک کہ لا حق
 ہوا میں ان کی دراشت کو واسطہ اس برزہ متالیہ تذلی اعظم کی
 جو منتقل ہوا ساتھ آپ کے منتقل ہونے کی طرف ناسوت کے اور میں
 متصل ہو گیا اور پہچا اور مخلو ہو گیا اس برزہ سے ایسا
 کہ تو دیکھے میں ایک کالبد ہون دو کالبد ہون میں کہ ایک
 ان میں کا اتم اور اتم قریب ہی حضرت وجود خارجی سے اور
 دوسری کی پہلے سے ایسی نسبت ہے جیسے تخریج کرنے والے
 مذہب کے صاحب مذاہب کہ وہ قریب حضرت وجود علی کے

سمیت جبلتان بالدری و باخر قاطعاً و عرفہ سیفین
 ان من خالطها فافضی الیها سما خالطت افضین
 ای دخلت فی جوارحہا روحہا کمثل دخول
 الباداشت فی جوارح النفس بان تلتزم حرا لیلظہ
 التجل علیہا الانسان بضم ش مع مقامہ
 المجدیۃ والوصایۃ والقطبیت واما الطریق
 ان یلوان کلیمۃ باقیۃ فی عقبہ والسر عمیق فذل
مشہد آخر قدس بنیدیہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سلمت علیہ وبلغت متضرک الدار الصمد
 روحی الیہ فبرق منہ بارق وثلقتہ روحی بالقرنی
 فی لمحۃ واحدۃ و اقرب من ذلک فتعجب من عجز
 تلقیہا والاتحاطۃ باصلہا و فرعہا و جمیع ارجاء
 ہا فی آن واحد بل اقل من آن و ذلک البارق تجل
 الجبل الممدود والذی شدت بہ العالم باسما فارایت
 ہذا الخلد دخل فی جوارحہ واصل ہذا الخلد
 الجبل الممدود والذی بین الواحد الفایض من اللیل
 الذی تغصیلہ العالم باسما و فروجہ اللذی یلذات
 التفصیل الیہ التبرہا یقوم العالم و طنت ارجاء
 الجبل ہو حقیقۃ الحقیقۃ الجبلیۃ و اما قطب
 جہات اوئی مکمل الاول نصیب منہ واللہ اعلم
مشاہد ثانی سیدنی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بنفسہ و برائی بیہ فانما و
 یسیرہ و تلمینہ بلا واسطہ یلمینہ و یلمینہ و یلمینہ
 ارا فی علیہ اللہ علیہ وسلم روحہ المکرمہ فعر فیہ
 یو اذ معرفۃ المفیض قبل الاضاۃ و عند روحہ

اور اسوقت میرا نام رکھا گیا کہ اور اسوقت عالم اور اسوقت میں
 جانا کہ جو غلو ہو اس بزرگ سے اور چھپے اسے جیسے کہ میں غلو ہو
 اور فائز ہوا یعنی داخل ہو گیا جو ہر روح میں اس کی مانند داخل
 ہوئی یا دو اشیت کے جو ہر نفس میں تو اس پر کس جات ہو وہ نقطہ ہر
 انسان مجبول ہوا ہے پس اس کے مقام کے شعبہ میں مجد و بیست
 وصایت اور قطبیت اور طریقت کی امامت اور حال ہوتی ہے
 یہ بات کہ ہو جاوے کلمہ باقیہ اپنے بعد اور سر جمیع انہی کلمہ کو
 مشہد آخر میں ہستادہ ہوا و برود الیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 اور سلام عرض کیا اور کہا اے جبرئیل کلمہ جیسے آپ کی حضور اور اپنی
 روح کو لایا آپ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نور چمکا
 کہ میری روح نے بہت اچھی طرح اس ملاقات کی ایک
 لمحہ بھر کے عرصہ میں یا اس کے قریب تو میں بہت تعجب کیا کہ کس قدر
 جلدی ملاقات کی اور اسی و فرج و تمام اطراف کو محیط ہوا ایک
 آن میں بلکہ ان سے بھی کم میں اور وہ نور ایک تجلی ہوا جس میں مدور
 کی جس سے تمام عالم بند ہوا ہے پس میں دیکھا تجلی آپ کے جو
 روح مبارک میں داخل ہے اور اس بل مدور کی تدبیر و احد
 فایض ہے اس مدور سے جس کے تفصیل تمام عالم ہے اور فرج
 اس میں مدور کی وہ تدبیرات تفصیل ہیں جس سے عالم کا قوام ہے
 اور میں دریافت کیا کہ جبل مدور حقیقت محمدیہ کی حقیقت ہر اور
 اسی سے بر قطب محدث اور نبی مکرم کو جس سے والد علم
 ہشہد آخر مجھ کو سالک بنایا خود آپ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ تربیت فرمائی میری پس میں
 اچھے ہوں اور شاگرد ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 بلا واسطہ کئی اور یہ بات ہون کہ آپ اپنی روح کو مجھ کو دکھائی اور
 اس مجھ کو بنایا کہ نور فیض کے آفاقی ہے جس سے ہر کلمہ کی روح

المشاہدۃ الساجدۃ للعقبات

المشاہدۃ الساجدۃ للعقبات

مکرر اعرف الاشیاء یہ ہے یہاں تک کہ محسوسات ہی پہ پہنچے گا
سلوک بتانا یہ تھا کہ افاضہ کی مجرہ تجلیاتی سے ایک تجلی اور وہ
ظہور ہے برزہ ثانیہ کا وجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
وہ تجلی میں نے اپنے جوہر روح میں قبول کی اور شہین
مستغرق ہو گیا اور فنا ہو گیا پہر میں تحقق ہوا اس سے
اور باقی ہو گیا پہر افاضہ فرامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دوبار ایک اور تجلی کہ وہ اصل اس برزہ مذکور کی ہے
اور وہ ایک نقطہ فرو حمل افعال حق کا ہے عالم میں اور
اصل ہے اللہ کی تدبیرات کا عالم میں اس کو بھی میں نے
قبول کیا اور اس میں فنا ہوا اور اس سے
باقی ہوا پہر افاضہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تیسری بار میں نقطہ ذات کچھ رنگ جبروت کا تھہ
اسکو قبول کیا میں نے اور فانی اور باقی ہوا میں پہر جو حق بار افاضہ
نقطہ مستقرہ روحانیات میں اس میں نہایت مندرج ہر ہر بات میں اسکو
قبول کیا اور اس سے فنا اور بقا حاصل کی پہر چھوٹا یا مجہو
پانچویں نقطہ احوال نسیم کا اور اسکی کیفیات متقابل میں اس نقطہ
روحانیہ کی گویا کہ وہ وہی ہے تو بیٹے معلوم کیا جو حاصل کی
اسکو قوی ہوتا تھیرا کی شکر و پر اور وہ پر غم اور جرات کے
میری اس سے میرا زمین کی زمین کسی شے کا یا جرات کسی شے پر
بلکہ نفس نام و نفس جرات میری مراد میں ہو گیا صغیر اور بڑا اور ایک
سلوک تھیرا کہ شہادت کے جوہریت مشابہت میں اسکی کیفیات متقابل میں اس نقطہ
مشہدہ آخر غایت کیا مجھے اللہ کا نام نہایت سلوک کا کالبدی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور شہادت کا جو اسکی روح مکرر مکرر مکرر
اس کی حقیقت پر جو مجہو غایت ہوئی اس میں پہنچا یا جس قدر حق تھا
اگر پہنچا نہ کا اور بیٹے جاننا کہ یہ کالبدی اور کمالی فی السلوک کا زمین

صلی اللہ علیہ وسلم اعرف الاشیاء حی المحسوسات
نثر کان اول تسلیم انہ افاض علی تجلیاتہ
الحق وهو الذی بنزیر مثالیہ بوجہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقبلت هذا التجلی مجھ روحی
واسم غرق فیہ وفنیت شہر تحقق بہ وبقیات
نثر افاض ثانیاً تجلی آخر هو اصل هذه البراق
المدکوثی وہی نقطۃ فردۃ جلال افعال الحق
فی العالم واصل تدبیرات فیہ فقبلت ایضاً
فنیت فیہ وبقیات بہ شرفا فی ثالثا نقطۃ
الذات معلون من الجبروت فقبلتھا وفنیت
وبقیات شرفا فی رابعا نقطۃ منعقدۃ فی
الروحانیات کاندہ انہ فی البدلیہ فقبلتھا
فنیت وبقیات شرفا فی خامسا نقطۃ من احوال
النسیم وکیفیاتھا ذیہ لکنا الذقۃ الروحانیۃ
کانھا فی فطانت ان من امن منہا حق علی اللہ
فی التلذذ وہی شہدیت بالاعزام والجرۃ لا اقول
عدم شیء او جرات علی نفسی بل نفس العنم والجرۃ
فتم الصلح والصلح وھذا هو السلوک المختصر
الذی یناسب الجذب وهو الانشباب وال
الانبیاء صلی اللہ علیہم وسلم مشہد
آخر اعطانی اللہ سبباً انہ شہدا من طریقہ
فی السلوک ابواسطرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وابتدأت اعطاء روحہ الکریمہ واطلعت
علی حقیقۃ هذا الشیء الذی اعطانی فعرفتھا
حق معرفتھا وعرفت انہ شہد منہا لا عینھا

نثر ہمارا و فوض الحزمین

وسا حذرک ببعض ما عرفت والحمد لله رب العالمین

بیان حقیقہ الطریق اعلم الله

تعالیٰ عن من یشاء من عبادہ الاولیاء فیہب کثرت

من السلوک لا وگرمین عارف قد عجز عن ہذا

الذات علی وجہہ افریدہ اطالعہ اللہ علی ذکال

وافکار یصل بہا السالک الی الفناء والبقا فیقول

اعطانی ربی طریقتہ من السلوک لا وصدق فیما

قال حسب ظنہ ولکن الخقیق ان الطریقتہ لیست

عبادۃ عن ذلک الادکار والافکار بل ہی حقیقہ

منعقدۃ فی الملاء الاعلیٰ یقضی اللہ بہا من

فوق السموات فیما قال المقضی فی الملاء الاعلیٰ

فیتقرر ہذا لک تفریق فی الامر علی حسب فی

الناسوت فللہ تعالیٰ اعیہ فی الملاء الاعلیٰ الیزال

فی الناسوت تمنا لہا وگرمین ہا ومظنتہا مادامت

موجودۃ فاذا التیخت الطریقتہ واضحت اللذات

لم تفر فی الناس لہا تمنا لا وگرمین او مظنۃ فلما جتمع

اہل الارض جمیعاً علی ان یعدوا ہذا الحیاظ الذل

اور میں جسے بیان کروں گا کچھ کچھ جو میں نے پہچانا اور محمد

رب العالمین بیان حقیقتہ الطریق جان لینا

چاہیے کہ ان الدین علی من دنیا من علموہ الاولیاء یعنی

الدنالی اپنے بندوں میں سے جسے چاہے احسان کرے اولیاء

تو عبادت کرتا ہے اسکو بطریقہ سلوک کا اور کتنے ہی عارف

یہہ نہتہ جیسا چاہیے ویسا سمجھے بسا اوقات الدنالی

مطلع کرتا ہے ذکر و فکر پر کہ اس سالک خدا اور عباد کو پہنچ جانا

ہے اور کہنے لگتا ہے کہ الدنالی نے مجھکو سلوک کا طریقہ عطا کیا

اور وہ سالک اس قول میں اپنے گمان کے موافق سمجھا ہے

مگر تحقیق یہ ہے کہ طریقت ذکر و فکر سے عبارت نہیں ہے بلکہ

وہ ایسی حقیقت ہے کہ ملا را علیٰ من منعقد ہے کہ الدنالی حکم

کرتا ہے فوق سماوات تو وہ حکم نازل ہوتا ہے ملا را علیٰ من او

وہاں ٹھہرتا ہے پھر امر نازل ہوتا ہے اسکے موافق عالم

ناسوت میں پس الدنالی کا ایک داعیہ ہے ملا را علیٰ من کہ

ہمیشہ ناسوت میں اسکی تمنا اور اشتیاء اور جہاد ہے

جب تک وہ موجود ہے اور جب منسوخ ہو جاتا ہے طریقہ او

جانا رہتا ہے داعیہ نہیں نظر آتا تو گوئیں اسکی تمنا اور اشتیاء

اور جہاد تمام ان میں جمع ہو کر بیان کریم کریم میں ان کو جو سننے

بیان کیا کہ تشریاء اور جہاد اسکی اویشیاء اور گمراہیوں سے

مقاومت کرے تو ہرگز نہیں مدد کر سکتے جب تک داعیہ موجود اور تمام

اہل زمین جمع ہو کر بیان کر کے اسکی کجی کو سیدہ کر دیں اور اس کے

بگاڑ کو سنواریں نہیں مقدور ہو سکتے اسکی کجی کو سنواریں کیا

اور مثال اسکی ایسی ہے جیسے رستہ راستہ کے پتھروں کا جس نمونہ اور

تالابوں میں پڑتا ہے کوئی منبر کی قوت ہی میں نہیں کہ پانی کو

اسکے سر کو بس وہ داعیہ الہی طریقہ ہے جب تک حکم ہو

اللہ تعالیٰ بعد فقد اقصیٰ له بالطریقۃ نہ نشتر
 ہذا الحقیقۃ المنعقدۃ ویسکان اجزاها وارکابها
 لا یمن الا لفاطین شدید الفطانۃ وہاں فافہم
 لبی یحییٰ من مد السماء الارض نقول ونو سطات
 ورئی ومن السماء الثانیۃ قلی عدم منضبطۃ فتکلیب
 وحطط وتعم ثوثر کابرا عن کابر ثوثر الصد
 وتلا بہ الصحن ومن السماء الثالث ملون
 طلیعی فتصیل طبیعتہ وتیل الیہا الطالیع
 وتھیم لھا حیمۃ منھم فیدھم یمنصر ونھا
 یباضلون د ونھا ویحبونہا لھا موال ولا
 ولاد والانفس ومن السماء الرابعۃ غلبۃ وفق
 وتخیل فیثون مسین لھا اکابر الناس وضا
 ہر علمنا یھم وامرء ہم ومن السماء الخامسۃ
 نکایۃ وشذائون تری منکمل لھا الا وقد امتح
 بالحن وابتلی بالبلایا ولعن وحواقب کات
 من الغیب ناصل لھا ومن السماء السادسۃ
 ہذا یتعظمۃ فیثون سببا لھذا یھم مندا
 للتاسلی کما لھم ومن السماء السابعۃ الثنا
 الدام الذی کاندبانی لھج لاین ول حنم
 اوصلہ وتقطع اجزایہ فھذا ارکان سبعۃ
 ثلث فی الملاء الاعلیٰ فیثون جسدا مستوفیہم
 فینفخ من التذلی الاعظم جلا فیہا بمن
 الر حرقی الجسد فمن تلبس بتلك الذکا
 والاکار وکثر یبذلک التزیی شملت الدحۃ
 الکیہ وناہ الی جنب من فوق ومن تحتہ

اللہ تعالیٰ کا واسطہ کہے بندہ کچھ شریح اس حقیقت منعقدہ کی اور یہاں
 اس حقیقت کی اجزا کا اور اس کی ارکان کا نہیں کہن مگر واسطہ
 ذہن تیر فہم کے اور وہ جو مجھ یا بڑی سیر رہے وہ یہ ہے کہ
 آتی ہے مد آسمان اول ستر نقیلین اور تو سطات اور لباس آسمان
 دوم سے قواعد منضبط ہیں اور جانی جاتی ہیں اور قلی
 ہوتی چلی آتی ہیں بزرگوں کو بزرگوں کا اور تو قریبانی ہیں
 ان سے سینہ اور سینے کے پر پھوٹتے ہیں اور آسمان سے جو حیم سیر لون طبعی کہ
 طبعیت ہو جاتا ہے اور اس کی طرف طبیعتیں یل ہوتی ہیں جو ش
 کرتے ہی حیمت کو گون کی وہ اس کی حمایت کرتے ہیں اور دگر کی ہیں
 اور اس کے سوا دفع کرتے ہیں اور اسے دوست رکھتے ہیں مانند
 جان ال اولاد کی اور آسمان پہاڑم سے علیہ قوت و تسخیر کہ
 اس سے بڑی اور چھوٹی اور علما اور امر تسخیر ہوتے ہیں اور
 آسمان سے منکمل ہے اور شدت کہ جو اس کا منکر ہو وہ
 الامین گرفتار ہو اور ملعون ہو اور عذاب میں آجائے گویا کہ
 ایک شے مددگار ہے اور آسمان شتم سے ہدایت معطر کہ وہ
 سبب ہوتی ہے لوگوں کی ہدایت اور کمال حاصل کرنا اور
 آسمان سے شرف و ایم ایسا کہ پتھر کی لکیر کہ نہیں شتی
 جبکہ وہ پتھر ٹکڑے ہو جائے تو بس یہ سکتہ کن ہیں کہ
 کہ لا را علی بین اگر مل جاتے ہیں اور ان کا ایک جسم
 مستوی نجما ہے پہر اس جسم میں تدلی اعظم سے
 ایک جذبہ پھونکا جاتا ہے کہ وہ بنسزل روح ہے
 اس جسم کے پس جو شخص کہ آراستہ ہو ان
 اذکار اور انکا رہے اور اس لباس سے
 مزین ہو شامل ہوتی ہے اس کی رحمت
 آہی اور آتا ہے اس کو جذب فوق و تحت

ومن عن یمن ومن عن شمال ومن عن یمین ومن عن شمال سے اور وہ ان سے جہاں اوسکا گمان تہو
 لا یجوز سبب تفریق فی ہذا الطفل سادات الملائکۃ
 الاعلیٰ وینزلہ الملاء السافل فلا یرال ینقر
 امری ویرداد نشانہ حقہ یا فی امر اللہ علی ذلک
 فہو ہما الطریقۃ قدس علیہا اللہ فی الفروع
 والاصول فکل من ادعی ان اللہ تعالیٰ اعطاہ
 طریقتا او ملہا ولیمیزک الذی اعطیک
 وصرفنا فقل یحییٰ عن معرفۃ الامر علی ما ہو علیہ
 شکیس کل احد یقضیہ لہ بالطریقۃ ولیس
 عند اللہ جزاؤ ولا تخیر فی شئ من الاشیاء
 بل انما یعطی معن جبل مبارک انما فیہ اہلاد
 الافلاک السبعۃ والملاء الاعلیٰ والسافل ولہ
 رحمۃ خاصۃ من التمدل الی الاعظم فلو من فک
 عظیم العرفۃ وفانی باقی شدیدا الفناء سابع
 البقاء لیس بمبارک نہی فلا یعطی اھا ولذلک
 لا یعطی حفظہا کل احد بل کل امر جل خالق
 لہ ویرت جبلت لذلک وافاصوۃ ظہو اھا
 فلنفاۃ اخر وراء الذنات المتعارفۃ تحقیقہا
 بل کفایضۃ فی الاعراض والافعال صلی علیہ
 آخر عن فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان فی المذہب الخفیہ طریقۃ انیقۃ وافق
 بالسنۃ المعرفۃ الیہ جمعت ولقیح فی زمان
 الجاری واجہابہ وذلک ان یثاخذ من اقوال
 الثلثہ قول اقربہم بہا فی المسئلۃ ثم بعد ذ
 یتبع اختیارات الفقہاء الحنفیین الذین

و یمین و شمال سے اور وہ ان سے جہاں اوسکا گمان تہو
 پیرس طفل کی تربیت کرتے ہیں سادات الارا علی اور
 اوسکی خدمت کرتے ہیں الارا سافل پیر سیدہ اوسکی شان
 بڑھتی جاتی ہے جب تک حکم الہی اوسے تو پس یہی طریقت
 اور اسی پر قیاس کر لوند سبب فروع و اصول میں پیر جو
 شخص دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ اوسے طریقت عطا کی
 یا نہ سبب عنایت کیا اور اوسے یہ باتیں جو سمنے بیان کیں
 نہ عنایت ہوئی ہوں وہ عاجز ہے طریقت کی معرفت سے
 میسے اوسکی حقیقت ہے اور شخص کے واسطے اللہ تعالیٰ کا
 حکم نہیں ہوتا طریقت کا اللہ تعالیٰ کے پاس بیکار نہیں ہو
 کوئی چیز بلکہ اوسکو عنایت ہوتا ہے جو اپنی سرشت
 اور جبلت میں مبارک اور نہ کی ہے اوسکو امداد
 افلاک سبعہ اور الارا علی اور الارا سافل ہوتی ہے اور اوسکی
 ایک رحمت خاص ہے تملیٰ فکلمتے ہی عارف عظیم العرفت
 یا فانی باقی شدیدا الفناء سابع کہ مبارک و کریم
 نہیں ان کو نہیں عطا ہوتی اور سبط نہیں عنایت
 ہوتی نگہبانی طریقت کی شخص بلکہ ہر کار و ہر کردار کے
 واسطے ایک مریہد کیا ہو اور اوسکے جبلت اور کدو طو ہوتی ہو اور وہ
 کام آسان ہو لیکن صورت ظہور کی اوس طریقت کے عالم دو برابر ہے
 سو ان جو عالم متعارفہ کے اوسکا اور ہی عالم ہی کہ حقیقت اوسکی
 برکت فایضہ ہے اعراض و افعال میں شہید آخر
 فجر کو چہنو ادیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفری مذہب میں
 ایک بہت اچھا طریقہ ہے وہ بہت موافق ہوا اس طریقہ سے تحقیق
 زمانہ بخاری اور اسکا ساتھ والوکی اور وہ یہ کہ اقوال شیعہ یعنی امام
 عظیم و جبارین قول فقیر و کبیرا ہر مذہب انہما کفر کی پیروی کیا کر

والبقاء والجذب الذاتی من صمیم النفس الناطقة
والتوحید غایب لك من المقامات الشاکھی عند
الصدقۃ بیان هذا الجمل انما طریقین طریقۃ
انقلت الی الخلق بانزالہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالوسائط وھو ترجع الی تہذیب الجوارح بالطا
والثقی النفسانی بالذکر والترکۃ وحسب اللہ
والنبی صلی اللہ علیہ وسلم والی تہذیب الناس
لذکر اللع واما بالمعروف ونہی عن المنکر و
سعی فیما یفعم الناس عامۃ واما سبب هذا
الذکر کورائت وطریقۃ بین اللہ و بین عبدہ من
حیث اوجد فی جملہ فاضلہ فیہ لیس فیہ
واسعۃ اصلا ومن سائل فی هذا فانہ انشأ
ان یقتبہ بحقیقۃ انا ویقتبہ فیہ من هذا التذکر
بالحق ویقتبہ من ذلک الفناء والبقاء و
الجذب والتوحید وغیرہا وکلامنا فی الطرریقۃ
الثانیۃ انہا لیسست عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمنہ و لا مرغی لہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
عنوان فیضان الطرریقۃ الاولی وجعلہ اللہ فی
الماوی وکذا لعلنا یتبنا منہا ومضاتہ لعلہا
والاشیاء یتفاضل فیہا بہا بوجہ دون وجہ
ان استعین تھاجھ فی ظرف الوجہ العام الذ
لا یخادس رجھۃ الا حاطا حصلت تلک الوجہ
الترقیع بہا التفاضل وکان الفضل دایما
فیہا والمساویۃ منقسمة بہا وان اعتبر تھاجھ
اللسبب واصل فیہ الفضل من وجہ وبقی

اور بقا ہن اور جذبہ جو ظہور کرے نفس ناطقہ سے اور توحید وغیرہ
مقامات ہند میں نزدیک صوفیہ کے بیان اس محل کا یہ ہے
کہ دو طریقہ ہیں ایک طریقہ تو یہ ہے کہ خلقت کی طرف منتقل ہوا
انشغال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بالوسائط اور وہ رجح کر
طرف تہذیب جوارح کی عبارت کے اور قوی نفسانیہ کے ذکر اور
ترکیہ اور حب اللہ اور حب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اولو کوئی
تہذیب کرنی نشر علم اور امر معروف نہی منکر سے اولو کوئی
نفع رسانی میں کوشش کرنے سے اور جو ان مذکورات کی بنیاد ہے
اور دوسرا طریق یہ ہے کہ اللہ اور اس کے بندے میں ہے
کہ سطح اللہ تعالیٰ نے ایجاد کیا ویسا آئینہ پایا اور جو افاضہ
کیا اسکو پہنچا اور امین اصلا واسطہ نہیں ہر جس کو کس کا کیا
اس طریقہ کا اور کمال یہ ہے کہ جو شخص متنبہ ہوا حقیقت اناسی
اور اس تذکرہ کے فہم میں حق سے اور اس منشعب ہوئی فنا
اور بقا اور جذب اور توحید وغیرہ اور ہماری گفتگو دوسرے
طریقہ میں ہے کہ یہ طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
عالی نہیں اور نہ مرغوب ہے بلکہ اسکو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم عنوان میں فیضان طرریقہ اول کے اور اللہ تعالیٰ پہنچا کرنا
ہے آئینہ اپنی غایت کا اور اس طریقہ کے افاضہ کو اور اس کے
ظہور کے واسطہ جسے مقرر کی ہے اور آئینہ پسین فیضیت کہتے
ہیں ایک وجہ سے نہ دوسری وجہ سے اگر تو اعتبار کرے
اوس شے کا کہ طرف وجود عام میں ہے ایسا کہ سب جہات کہ
محیط ہر کسی کو چھوڑیں تو محال ہوگی وہ ایسی جہات کہ
نفاس واقع ہو لہر ہوگا فضل وایران میں اور منافست
منقسم ہوگی ان میں اور اگر تو اعتبار کرے کہ معانی
ہیں سبب واحد کی طرف تو ایک وجہ نہیں جاتا ہر کسی

من وجه فكان احد الاشياء صل اليه الفضل اصلا
 نعم لما انتقل هذا النور الى الناسوت انتفع
 الله المكون بكما في الطريقين اهل الجبل بيا نفسا
 التذنب الاجم عليهم بسبب هذا النور فانتفحت
 عليهم المعارف ولما لك تداي العز لا ينقل
 معارفهم من الكتاب والسنة فاهل السلك
 باجها شههم الى هذا النور واندراجهم فيه
 به فتدبر فان المسئلة حقيقة **مشعل**
 هل تعرف لم كان الشيخان رضي الله عنهما
 افضل من علي بن ابي طالب ووجهه مع اولي
 واول مجلسا واول عارف في هذه الامة
 تداي هذه الحالات في غاية الاقليل من قبل
 التطفل على النبي صلى الله عليه وسلم تبين
 هذه المسئلة على النبي صلى الله عليه وسلم
 فاطهر الى ذلك ان الفضل الكلي عند النبي
 صلى الله عليه وسلم باين جمع الى تمام امر النبي
 كاشاعة العلم وتبيين الناس على الدين وهدايتهم
 واما الفضل الراجع الى الولاية كالجناب القنا
 فليس الا فضلا عن سائر وجوه عفيف
 الشيخان كانا من المجدين الاول جتاني ارفها
 بمنزلة فوارق يدبر منه الماء فالعبادة القبول
 بالنبي صلى الله عليه وسلم ظاهر بعينها فيها
 فهو لا يجب كماله لمن له العرض الكليل
 فهو الاقايما بالجوه ومقام الحقيقة في علم الله
 وجهه وان كان اقرب اليه بحسب التذنب

اور دوسری وجہ سے باقی رہ گیا اور احد الاشیا کو فضل
 اصلا نہ رہ گیا ان یہ بات ہے کہ جب منتقل ہوا یہ نور حضرت
 ناسوت کی تودہ نور و نور بقون سے سالکوں کو فہم ہوا اہل
 پیر نور انصار تہذیب اجمالی کا ہوا بسبب اس نور کی توان پر کل
 گئیں معرفتیں اور اسی سبب تم دیکھتے ہو عارفوں کو کہ اپنی
 معرفتیں کتاب اور سنت مطہرہ رشتہ بین اور اہل سلوک
 اس نور سے نصیح کرتے ہیں اور انہوں کو کہتے ہیں اور اس
 نور میں مندرج ہوتے ہیں اور قوام پاتے ہیں اور اس کے بغیر کہ وہ
 یہ مسئلہ دقیق ہے **مشعل** ہرگز کیا تم جانتے ہو کہ
 شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیسے افضل ہوئی حضرت علی کرم
 وجہہ سے باوجودیکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس بہت بین
 اول صوفی اور اول مجذوب اول عارف بین اور یہ سبب
 کمالات اور عین نہیں مگر قلیل فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے سینے عرض کیا یہ مسئلہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین
 تو ظاہر ہوا کہ ہرگز فضل کا انحضرت اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
 وہ ہے کہ راجع ہو طرف امر نبوت پورا پورا حبیب انسانیت علیہ السلام کی
 اور لوگوں کی تسخیر دین میں اور جو اس قسم سے ہو اور فضل
 کہ راجع ہو طرف ولایت کے جسے جذب فنا تو وہ فضل خبری ہو
 اور ایک وجہ سے ضعیف ہے اور شیخین رضی اللہ عنہما ہوتے
 مجرورین میں اول قسم کی یہاں تک کہ میں اونکو وکیتا ہوں
 بمنزلہ قوارکہ کہ وہ ہیں بالکل باہر توجہ غایت اللہ تعالیٰ کی
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی بعینہ وہ حضرت شیخین رضی اللہ عنہما
 ظاہر ہوئی بحسب کمال اور دونوں کے اس طرح جیسا عرض قائم ہوتا ہو
 جو ہر اور میں ہوتا ہو جو ہر کی تحقیق کا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اگرچہ
 انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت قریب حسین نسب میں

اعلم ان هذا النور هو نور الحق

المنشآت الثلاثة العشر

والجہلۃ والغفیرۃ من الخبوتۃ منہما واقویٰ حبلاً
 واشمل معرفۃ لکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 بحسب کمال النبوتۃ امیل الیہما ولذا لک لہ
 العلماء الجملۃ لمعارف الذبوتۃ یفصلونہما و
 لہ من العلماء الجملۃ لمعارف الولایۃ یفصلونہ
 ولذا لک کان مل فنیہما بعینہ فل فی النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم واکن الامور العادیۃ لہا مبداء
 معنوی مثل ہذا الذی اشرف الیہ مثل جعل
 الخیر المانع للوصول الی قبر صلی اللہ علیہ وسلم
 وذلك مما قوله علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہم
 لا تجعل قبری وثناً بعد ممداً وذلك
 لا یجوز لیس اللہ سبحانہ بالنسبۃ الی النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم نظراً خاصاً کانہ الذی یعزیز
 مثل اولادہ لما خلقت الافلاک فاشاقت الی
 تلك المنظر و اعجزت الشیخ فاصدقت صلی
 اللہ علیہ وسلم و طفلت علیہ فصارت کالعرض
 بالنسبۃ الی الخیر فسامت تلك المنظر و انشأت
 لہم اوصاف منظر و مرئی لہا فاذا ہی ارادۃ
 لظہور و ذلك لان الخیر اذا اراد ظہور لہا
 احب و نظر الیہ و نشانہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الیس بشان رجل واحد بل نشأت مبداء
 منبسطۃ علیہا کل البشر و البشر انشأت
 منبسطۃ علی وجہ الواجبات کانہ صلی اللہ
 علیہ وسلم غایۃ الغایات و آخر نقاط الظہور
 و کل من جہر کمال منہا و کل سبیل شوق

جہلت اور فطرت محبوبہ میں حضرت شحین رضی اللہ عنہما سے اور
 جذبہ میں بہت قوی اور معرفت میں زیادہ مگر نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم بحسب کمال نبوت کے حضرت شحین رضی اللہ عنہما
 کی طرف بہت مایل تھے اور اسی باعث جو علما واقف ہیں
 مسارف نبوت کے تفصیل کرتے ہیں اور جو علما معارف الایات
 کے آگاہ ہیں وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تفصیل کرتے ہیں
 اور اسی واسطے حضرت شحین رضی اللہ عنہما کا دفن بعینہ
 نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اکثر امور عادیہ کا
 مبداء معنوی ہے مانند اسکے جبکہ اشارہ کیا تھے سے اور اللہ
 گردانے حجرہ مبارک کے مانع قریب تک پہنچنے سے اور یہ ستر
 ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اپنے قول پاک صلی اللہ علیہ
 لا تجعل قبری وثناً بعد من دنک مشہد آخر میں دیکھا کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اللہ تعالیٰ کی ایک نظر خاص
 گویا کہ وہ مراد ہے مثل بولاک لما خلقت الافلاک سے مجھ کو
 اُس نظر کا شوق ہوا اور مجھ کو نہایت تعجب ہوا پس میں اتفاق
 ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور طشلی بن گیا اور بوگیا
 جیسے جوہر کے ساتھ عرض پس اصبر کیا تھے اُس نظر کا اور نہایت
 کیا کہ اُسکا اور ہو گیا میں اُسکا منظر اور آئینہ تو وہ ارادہ
 ظہور تھا اور یہ اسلئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا
 ظہور شان کا اوس کو دوست رکھا اور اُس کی طرف
 نظر کی پس شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ایک مرد واحد کی شان نہیں ہے بلکہ ایک عالم مبتدات
 منبسطہ اور ہر موت بشر کی اور ہر ایک عالم منبسطہ ہر وجہ
 موجودات کا تو گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مایات النایات میں
 اور ہر آخر نقاط ہیں اور ہر حرکت اویں منہا تک ہر شوق

الی صلی علیہ وسلم فیما یشیر فی حق مشاعر

لا یتفق علیہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی یصل
الیہ بعلماء الحدیث والذی یصل فی عدل دھم یصل
الحدیث وحفظ علی الناس عدوہ وثق وجہا
فلو ودا لا یقطع فعلیک ان تلو ان عدل ثا او
منطق علیہ فی حق ولا خیر فیما سوی ذہنک فیما

الریاء واللہ اعلم بالصواب مشاعر

العارف اذا حکم التصمیمت روحہ بالملاء الاعلی
وهذا اللک حضرت عالیہ مذاہنہ ارتفعت نسیم
ہمہم و لہم ترنم ترنم اجسادہم و اولک ان
یصل ہر رجل واحد راجعۃ الی تدلہا و حدانی
وان اختار فی تفاصیلہا فتدلی ہذا اللک فی اللہ

الحضرة رب العالمین فغشیہم من النواہم
غشیہم و اختفت ہمہم تحت شعشعہا
تلك الانوار حیلہا کما تدری عنہا و لا یتم ان یذہب
وانا انما ضربت الحکم تلك مثلا فلا یجوز الی کل
غوی و یجد فان الامثال لا تفسر الاشیاء الی من

جہۃ دون جہۃ ہم بمنزلة الہدی الخفیۃ
الترتیل لک الامن احکام و آثار شیعہ من ہذا
الموجوۃ من جہۃ مسام الہدی الی ام القی
بلیات والنور الغاشی لہم الماحی ایاہم بمن
الصیۃ الی تدلہا اول فایدک وھی اصل النفعیۃ

فی حق تلك الحقیقۃ احکام و آثار مقلد من علو
الملاء الاعلی و ہمہم التفصیلیۃ تلطف فیہم
وارتقت صفاتہا معہم ہم فتمت مسافات

اپنے مبلغ تک پس غور کر کہ سرور حق ہے مشہد آخر میں دیکھا کہ

حضور رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں شفاعت اور توسل ہر
او کو جو علماء حدیث ہیں اور جو انکی کئی میں داخل ہیں اور علم
حدیث شریف اور حفظ حدیث شریف ایک عروہ و ثقی اوجیل مدور
ہے ایسی کہ کبھی منقطع نہ ہو پس تو ضرور لازم کر لے اپنے پریر کہ

تو محنت ہو یا محنت کا طفیل ہو ان دونوں کے سوا بہتری
نہیں ہے جو میری راہ میں و اللہ اعلم بالصواب مشاعر
جب کمال ہو جاتا ہے تو اسکی ترجیح لاہ علی بن جاسنی ہر اور ان
ایک درگاہ عالی بلند ہے ان کی جہتیں ان بہت رفیع ہیں ان

ان کے جسم میں رفیع ہیں اور وہ ایک مرد واحد کی جہت چرکی
ہستہ تدبیر و حدانی کی طرف راجع ہو اگرچہ اس جہت کی تفصیل
میں مختلف ہیں پھر تدلی کرتا ہے اس عالی درگاہ میں اللہ
پس ڈانک لیتا او کو نو میں جہت درگاہ کی اور انکی جہتیں

چھپ جاتی ہیں اس انوار کی چمک میں بیانات کہ تیز نہیں جہتیں
وہ جہتیں نہ آپس میں متمایز ہوتی ہیں اور اگر میں ان کے
اس حال کے شل بیان کروں تو دیکھ نہیں اور خدا ہر جہت
ہر شیب و فز سے کیونکہ اشغال ہشیکی تفسیر نہیں کرتے

ایک جہت سے دوسری جہت کی وہ بمنزلہ سہولی خفیہ کی ہیں
جو دریافت نہیں ہوا مگر احکام و آثار سے جو جاری ہوتی ہیں ان کو
جہت مسام سہولی سے ایسا سہولی کہ ام القی بلیات اور جو نو کہ
او کو نو انکے ہوا ہے اور او کو نو کے ہوا ہے وہ بمنزلہ اس

صورت کے ہے وہ صورت ہر سب پہلے درک ہوتی ہے اور وہ

صورت ہر غما میں ہر جاری ہوتی ہیں اس گاہ عالی میں
احکام و آثار جو لاہ اعلیٰ کے حکم متولد ہیں انکی جہتیں تفصیل لطیف
ہوتی ہیں ان میں بلند ہو جاتی ہر جہت میں ہر جہت میں ہر جہت میں ہر جہت میں

من غلیظ هذا الوجه فليس بتمام المعرف فمعرفة تلك
 حار فتمام المعرف فان لم يكن جميع ما سوى الله تعالى
 وتعالى وما سوى اسمائه وتدلياته افعالاً فمعرفة هذا
 فيما كان احسن حالاً وانقص فوق من انشاء هذا العالم
 التي البست فوق جامعية وجعل حجاباً دون
 معانيه فذلك يعني بهيئة مختلطة بالملكوت
 بقوى اوضاعه اضعف اضعف بقوى
 فيختلف الاحكام والافعال فيكون ذلك عند العوام
 الناظرين الى اللباس دون الجامعية والواقفين
 على الصول دون المعاني واما بالنسبة وذلك
 فيما كان اقبح حالاً وانحرأ من تلك المنشأة العلوية
 والحيوانية من المناسبة انما يشاء من جزء في العالم
 يقوم مقام هذا المبدأ فينبغي ان يعرف
 منتهى ما سار بقا اصله من جهة من تلك المنشأة
 المشتركة فيها فاذا توجه العارف الى ذلك الجزء
 اشبه توجه حواسه بتلك الحيوانية المستلقة ذلك
 الى الدنيا من افعال الاسماء والتدليات فلا تكون
 مسيطرة لشمسها ان نور الربوبية تنعكس هناك
 باناء محبوبة فتلك المحبوبة وتلك المحبوبة
 التذلي والاسم الذي ان يناسب ان هذا المحب فممن
 يعرف فممن المستطیع ان في نفس فليس
 بتمام المعرفه ووظائف ان هذا المستطیع
 معني من معاني جزية الذي وجد وحده والمنشأة
 لما الصبغ بصبغ الصبغ صا لا يستطیع الذي فيه
 هذا المستطیع ومتمم ان تمام المعرفه له وجه

وهو كال معرفته من غير ان يكون عارف كالمعروف انما
 او كالمعروف من غير ان يكون عارف كالمعروف انما
 انما كالمعروف من غير ان يكون عارف كالمعروف انما
 ناقص هو ما في اس العالم كالمعروف من غير ان يكون عارف كالمعروف انما
 كالمعروف من غير ان يكون عارف كالمعروف انما
 مختلط قوی قوی سے یا ضعیف ضعیف سے یا ضعیف
 قوی سے یا ضعیف ضعیف سے یا ضعیف ضعیف سے یا ضعیف
 جو دیکھنے والے میں اس کے لیے جو جامعیت کے اوطار کے دیکھنے والے
 میں اس کے لیے اور اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 مناسبت کے لیے اور اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 قوی تاثیر ہو اس عالم الباست اور حجاب میں اور اس
 مناسبت کا بیشک ظاہر ہو تا اس کے لیے جو عارف میں اس
 کہ قائم مقام ہوتا ہے اس مراد کے لیے اس کی تسخیر کی تو
 در بیان اس عارف اور اس جزو کے لیے میں منتهی اور
 ما ساریقا اور اس کی تسخیر کی جہت سے اس کے عالم مشترک ہو
 اس میں اس کے لیے جو عارف اس جزو کے لیے
 توجہ سے توجہ کرتی ہو ان چیزوں کے لیے جو مراد واسطے
 تسخیر کے لیے اس اور ان چیزوں کے لیے جو سبب چکے ہو
 ربوبیت کے لیے ان چیزوں کے لیے مقابل محبوسیت توجہ کرتی ہو
 محبوسیت اور حرکت کرتی ہے اس کے مقابل جب اور متحرک
 ہوئی ہے تذللی اور تم وہ دونوں سبب ہیں اس کے لیے
 شخص نہیں پہچانتا اس تسخیر کو اور ان چیزوں کے لیے جو
 شخص کامل معرفت نہیں اور محکوم دریافت ہو اگر تسخیر مستطیع
 معانی میں اس جزو کی جو مقابل اس کے لیے جو عارف اس جزو کے لیے
 جو عارف اس جزو کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

مخلوق و عنایہ بیکل شے من طریقہ و طریقتہ سلسلہ و سلسلہ و قلابہ و کل ہایلیہ و یسبیلہ و عنایت
 ہذا ہ یختلط باعدایہ الحق و خلل الان نفسہ اذا
 تجردت عن کس و رات الجسد لصدقہ بالمرآۃ الا
 علی و یحیٰ ہذا لک الحق و انما یلون التی بحسب استطاعتہ
 الحقی اسل و ہذا ہ الذلک ہو الذی فی قصائد فی صفت
 المثل بالہیولی و الصلوات یقولون لک النفس بلون
 الحق و تصدیق کانہ لانی من تدلیات اللہ تعالیٰ
 خلق لک الانصباغ و الاماں جہ و الاختلاط الشا
 الیہ فعدل لک یقیم توجہ نفسہ الی ہذا الامور
 معدل لا یعطی ان جناب القدس الیہ فاذا تمکن
 ہذا التسمیٰ اصلہ النفس و شعوبہ و شعبہ و جمیع
 فنونہ اختلاط النظر الیہ کل ذلک یفصلا لک سبیل
 یسبیلہ فیہ و انما ارید بشیء النفس و شعوبہ
 ما یتوجہ الیہ النفس من غیر جمع الہیہ بعبادہ
 او ملکہ غایب مستغرق و الکامل من جہات ہذا
 السمرات و احکام کثیر و فطنت بان ہذا المعنی
 من محتاجہ الی یحی و حن و خلل مختلط بالمشا
 حایل حل بہ صبیغ الہ و منہا ان نام المعرفہ منع
 یجمع الذم الذم انعم اللہ بہا علی السمیع و الارضین
 و السواہد و کل ما فی بین ذلک من الملائکۃ و الانبیاء
 و الاولیاء و المملوک و غیرہم و ذلک ان فیہ اجزا
 کل منہا یحی و حن و شے من المویجات فہو
 لیس فیہ اجمالیہ جامعہ لجمیع المویجات و کل جزء
 منہ اذا تتبعنا تفصیلہ نفسہ بتلک النفس کما

تیز نظری اور غور و عنایت ہوتی ہر ساتھ ہر شے کے طریقہ و طریقتہ
 مذکورہ سلسلہ و نسبت اور قرابت اور جو اس کی تربیت اور اس سے
 نسبت کی شے کے ساتھ اور اس کا عمل معرفت کے عنایت کے ساتھ ہر شے
 کی عنایت مختلط ہوجاتی ہے اور یہ بات اسوئے ہے کہ اس کا نفس جب
 کہ در رات جسم سے مجرد ہوجاتا ہے اور اراہی سے مل جاتا ہے
 اور وہ ان تجلی حق کی ہوتی ہر اور وہ تجلی حق کے موافق استعداد
 اس شخص کی ہوتی ہر اور یہ وہی نکتہ ہے جسے ہم نے ضرب الشان
 ہیولی اور صورت کہا ہے تو تملک ہوجاتا ہر نفس حق سے
 اور ہوجانا ہے گو ایک تدلی حق کی تدلیات ہیں جو واسطے
 خلقت کے ہیں بسبب انصباغ و امتزاج و اختلاط مذکور کے پس
 اسوقت اس کا نفس متوجہ ہوتا ہے ان امور کی طرف اور اس کی
 توجہ متوجہ ہوجاتی ہے واسطے منعطفہ بقاب نفس کی اسکی طرف توجہ
 پذیر ہوجا یہ امر اس کے پہلو کی تدلیوں میں اور اس کے شعبوں اور
 رگوں میں اور شعبوں میں مختلط ہوجاتی ہر نظر اجمالی سبب میں
 تو وہ شخص اس کی بنیاد پر جس کو گو کشف ہوا ہر یہی مراد ہے
 رگوں اور شعبوں و شے جو کہ اس کی طرف سے قصد کی متوجہ ہوا ہر
 عادت اور ملکہ غیر متفرکہ اور واسطے اس کا کہ اس کی ملکات
 احکام و آثار بہت ہیں اور دریافت ہوا کہ یہ بات معانی بہت ہیں
 اس جزو کی جو مقابل رطل مختلط بالشری کے ہر وقت حلول
 کرنے رنگ لگی کے اور ان میں سے ایک شے کا کمال معرفت کو وہ سب
 نعمتیں ملتی ہیں جو تملک لے دین میں سب سامانوں سب مینوں اور
 موالید کو اور جو ان میں ہیں لاکہ اور انبیاء اور اولیاء اور
 بادشاہ وغیرہم اور یہ امر اسوئے ہے کہ اس کا عمل معرفت ہر شے
 موجودات کے مقابل میں ہر گو باکہ وہ ایک شے اجمالی ہر جامع
 موجودات کا اور اس کی ہر جزو کا یا کہ جو ایک تفصیلی نہیں تو سبکیہ عالم

المشاهدة السابعة والعشرون^{معلم}

فكل ما وقع من نعمة فانما محلها الجرم من الاجزاء
وهو مطلوب بشئ كل هذه النعم وليس كل
منها من قبيل المسامحة التي هي الحقيقة
التي تارة لها نفس الامر نعم اذا تغير التشفي
المنبت في جميع المواقف حضر هذا السر اذا
الحذر الى ما يلي التشخيص الجرم استقر عنه
مشهد لا خرم كنت منتظما في حالي

سَيَعْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ بِنَا
قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقًا مِثْلَ كُنْهِي عَمَّا خَرَفَ فِيضَ عَنْ هَذَا
السَّيِّئِ فَمِثْلُ نُوْرٍ عَظِيمٍ فِي عَالِي بَعْدِ هَيْوَلَانِي
فَلَا حَاطِبِيٍّ مَعَ هَذِهِ الْبَعْدِ تَدْبِيرًا بِحُطُوطِ شَعْلَانِيَّةِ
مَمْدُومَةٍ إِلَى جَمِيعِ نَبِيِّ حَيٍّ فَقِيلَ هَذَا هُوَ الْمَشَارِ
إِلَى بَقِيَّةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ فِي عَمَّا هَذِهِ الْبَعْدِ الْهَيْوَلَانِيَّةِ
هُوَ الْعَمَاءُ وَهَذِهِ الْإِحَاطَاتُ بِحُطُوطِ شَعْلَانِيَّةِ
هُوَ الْقَهْرُ الْمَشَارِ إِلَى بَقِيَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى هُوَ الْقَهْرُ
فَوْقَ عِبَادِهِ فَمِنْ ظَهَرَ هَذِهِ السَّيِّئِ ثُمَّ قِيلَ كَأَنَّهُ لَا
شَبَهَةَ وَلَا مِثْلًا سَأَلَ عَنْهَا ثَمَّ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ
الْمَخْلُوقَاتِ إِلَى حَيْثُ الْفَقْرُ فَقَضَتْ أَنَّ الْإِنْسَانَ الْأَهْلِيَّةِ
اِقْتَضَتْ وَأَسْتَلْزَمَتْ ظَهَرَ اسْتَعْلَانِ دَانِ سَكُنَتْ
مَنْدَاجَةً فِيهَا فَظَهَرَ تَهْنَأُكَ فِي صَقْعِ الْوَجُوبِ
ظَهَرَ وَاعْقِلًا وَمَثَلَتْ هَذَا الْكَوْنُ بِهَذَا الظَّهْرِ
اعْيَانِ الْمَدَانِاتِ وَشَيْئَانِ ظَهَرَ الْوَاجِبِ فِي كُلِّ
نَفْسَةٍ وَقَدْ لِي فِي كُلِّ بَنِيٍّ وَاقْتَضَتْ الدَّانِ الْآ
الْهَيْوَلَانِيَّةِ بِاتِّصَافِ هَذِهِ الظَّهْرَاتِ عَمَّا وَمَادَّةِ
وَيَنْبَغُ جَانِبًا ظَهَرَ فِيهِ مَا كَانَ مِنْهُ لَوَاقِيٍّ فِي تَوَارِثِ

تو جو نعمت واقع ہوگی اور سکا محل کوئی جزو ہوگا اجزا میں سے
اور یہی مطلوب تھا اور ہمارا کلام کچھ سرسری سماعت اور بخیر
نہیں ہے بلکہ حقیقت نفس الامری ہے ہاں یہ سرحدیں ہوگا
کہ حیثیت مجرّد ہو جائے واسطے کل متشرع جمیع مخلوقات
کی اور جب پستی میں چلا جائے شخصیات جزئیہ کی تو یہ سرحدیں
ہو جائیگا اور اسے مشہور ہمارا آخرین اس حدیث شریف کے
معنی کا منتظر تھا شمس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کان
برائیل ان سخن خلق خلقہ قال کان فی السما اخر تو مجھ پر افاضہ ہوا
یہ سرحد یاد کرتا ہوں کہ ایک نور عظیم ہے اعلیٰ بعد ہولانے میں اور
اوس نے گھبراہٹ ہے اس بعد کے مجامع کو اس کے نزدیک اور
خطوط شعاعی سے جو اوس نور سے متدین اوس کے جمیع فوجی
کی طرف اور سنائی دیا کہ یہ وہی ہے جس کا اشارہ کیا ہو رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں کان فی عمار یہ بعد
ہولانے وہ عمار ہے اور یہ احاطہ خطوط شعاعی سے وہ فہرست
جو فرقان شریف میں ہے ہوا القاب فوق عبادہ پس حیثیت یہ
ظاہر ہوا میرا کلیہ ٹھنڈا ہو گیا اور قلب مطمئن ہو گیا کچھ شہد
نہرا اور نہ کوئی مسئلہ جسکو پوچھوں بعد اسکے میں دھس گیا حیرت
فکر میں تو دریافت ہوا کہ ذات الہی مقصد اور مستلزم ہوئی ظہور کے
اولیٰ متعدد ذات کی جو او میں مندرج نہیں تو ظاہر ہوئے
ناحیت وجوب میں اور وہ عقلی کے مشعل ہو گئیں اس ظہور سے
اعیان ممکنات اور شائین ظہور واجب کے ہر عالم میں
اور اوس کی تدلی ہر زمین اور اقتضا کیا ذات اللہ نے
اس ظہورات سے منتصف ہونا ساقضہ عدم
اور مادہ اور حنا راج کے تو اوس میں
نطبصر کہ دیا جو منظوم تھا سچیدگی

الایمان والاسماء واول ما ظهر هذا لك من الله
 اخذنا مع العلم والمادة والسطح عليه وهو
 قائم مقام الذات الالهية وهو قد ير بالزمان لان
 الزمان والمكان والمادة عندنا شيء واحد وهو
 الاستعداد الذي يسمى به بالعدم والخارج وفيه
 الارادة المتحدية وهي اول شيء نطق به
 السمعة الشرائع وذلك لانها غامضة غيب
 اين ولم يكن حينئذ يصح للجواب الا ظاهر في الجواب
مشهد خرافات على من جناب المقدس
 صلى الله عليه وسلم كيفية تراقي العدد من حين
 الى حين القدس في قبيل حينئذ كل شيء كما اخبر
 عن هذا المشهد في قصة المعراج المنأه فرما
 رجع نظر قهقري الى ما جرى عليه من الوقائع
 فصرع ما كان منه الهام من الحكي وتقريرا لما كان
 من الطبع وشمس الشيطان وزعماء علم اهل
 ما يكون مايتنا وليها الدلاء الازلي من العلوم الناصية
 والاندرا والوقائع الآتية وفي احوال الناس تلت لا
 الى مدارجهم واحتيا لالفل عقدتها ما يناسب
 تلك العلوم في تلك النشأة ومن هيات الملاء
 الازلي ومقاماتهم ومقامات الملائكة ورواح
 الاولياء والانباء والملاء السافل وما يضل ذلك
 وطلو العلم كالحال والقران العظيم فرائد
 من طرح طباطب الطبع والقران الالف والفا
 والمحسوسات والانضباط بصيغ تلك الحضرة
 عظمي انقلى الى هذا حضر رؤية لاحتضن كلام

المشاهدة الناصية والعشر

ایمان میں اور اسماء میں اور جو سب سے پہلے نور الہی ظاہر ہوا اس
 مجامع عدم اور مادہ کو اخذ کیا اور اس پر سطر ہو گیا اور وہ
 قائم مقام ذات الہی اور وہ قدیم بالزمان ہے اس واسطے کہ زمانہ
 اور مکان اور مادہ ہماری نزدیک ایک شے واحد ہے وہ یہ نہ تھا
 جسے ہم عدم اور خارج کہا ہے اور اس میں اروا متحدہ
 ہیں اور وہ اول شے ہے جسکی نشان زبان شریع ناطق میں ہو
 کہ تحقیق سوال کیا گیا انطوائے سے اور اسکے جواب کی صلاحیت
 وہ ہی چیز کفایت ہے جو خارج میں ظاہر ہو شہد آخر افاضہ
 ہوئے تجرہ جناب مقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیفیت
 بندہ کی ترقی کے اپنی چیز سے چیز قدس کی طرف اور وقت او کو
 روشن ہو جاتی ہے شے بیضا خبر دی گئی ہے اس شہد کے قصہ راج
 منامی میں تو کثرت وفات آدمی کی نظر مجھے پہنچی ہو لے پاؤں اون
 وفات کی طرف جو اس پر گذری ہیں تو جان جانتا ہے جو اس میں
 الہام حق تھا اور جو تقریب حق طبیعت اور رسول شیطانی حتی
 اور اکثر اوقات او کو علم صحیح ہو جاتا ہے جو بتے ہیں ان علوم
 ناموس سے اور آنے والی واقع سے ڈرنے کا اور لوگوں کے جگر بجا
 از کثرت نزل کائن کی مارک کی طرف اور از وجہ کے واسطے
 اس کے عقدہ کھلنے کے جو مناسب اون علموں کے ہے
 اس عالم میں اور بہیت لاراطے کی اور ان کے مقامات
 ملائکہ اور ارواح اولیا و انبیاء اور ملا سفلی اور جو اسکی
 مانند ہوں اور یہ سب علم قرآن عظیم کے علم میں
 تو میں نے دیکھا طبیعت کے پروہ دور کرنے سے
 اور تجربہ سے ماوفات اور عادت اور محسوسات کے
 اور منبغ ہونے سے اس درگاہ کے رنگ سے ایک عظیم
 اور مجھے کہہ گیا کہ یہ درگاہ رویت ہے نہ درگاہ کلام

ثم اذا اراد الحق ان يبدى الى الخلق ملكا بجلاله
 البس صاحب هذا المشهد لباسا نورانيا رقيقا
 فانقلب هذا الروية بالنسبة اليه كلالا اثر رايته
 كنفية الخلد الى حين الطبع والعادة فتدقير
 عليه عين الطبع وتلغض عليه عين الملاء الا
 فصلا كان بين يديه خيالا يتجلى امر انبى لآدم
 من بعد غيبه وبما وجد من تطلب الملاؤ و
 الاسباب ما كان سلب عنه او نزع عنه وبين
 ترقية والحوار حالات كثير من شاهدته في ذلك
 المشهد انما هو ما هو في قلبه الى الاعلى ومنها ما هو في
 الى الاسفل فيقول له من تلك الحالات ما قولك
 لك يتولد اليك وتيقن لما الحاضر ويؤكد الوجود
 والحق ان الرق يا خيالات كمثل احاديث النفس
 يفرح بها لانه فيجد هاتين من ومسمع ويؤكد
 خيال حق يغلب منه دماغه ويؤكد فراسه فصادق
 الى غير ذلك وكل ذلك في حين الحجب بين الخضر
 الى لا حجب هنا لك وبين الحجاب المتكلم من كل
 ووجدت لكل من هذه الانشاء من انا ومقدار
 ووجدت لكل مضطرب يوجد هذا لك ولكن لم تفرغ
 في هذه المشاهدة الاحاطة تلك الموازين والمخازن
 واكتفيت باصولها وعسان يوافق الله للاحاطة
 في ثاقف الحال **مشهد آخر** العارف اذا كان
 في حيز راي الطبيعة لم يشاهد فعل الحق كما ينبغي
 ان يشاهد فرما شنته عند الهام بها جسدا
 من النفس وحالة الهية بامر طبعه ويكن حادثة

بهر جب اسرار او کرامت کما بهر خلقت کی طرف تالی کر جستار نزول
 کتاب تو اشهد کسی صاحب کو ایک لباس نورانی باریک پہنا تا ہے
 یہ ترواؤ کی نسبت کلام ہو جاتی ہے یہ رہنے کی سکی بخدا تفرک
 کیفیت یہ طبعیت اور عادت کی طرف تو کھل جاتی ہے اس کی
 بہتر طبعیت اور بند ہو جاتی ہے چشم لارا علی تو ہو جاتا ہے اس کے
 رہبر و ایک خیال جسے وہ دیکھ رہا تھا اور ایک امر کو کو یاد کرتا
 اس کے غایب نے کے بعد کو یہی پائے ملاؤ و سبب سے
 وہ شے جو اس سلب ہو گئی تھی یا اس کو اس منع کر دیا تھا
 اور درمیان اس کے ترقی اور انحرار کے حال اکثر ہیں جو یہ
 مشاہدہ کئے ہیں اس مشہد میں بعضے انہیں سے وہ ہیں
 جو اس کے قریب ہیں اور بعضے وہ ہیں جو اس کے قریب ہیں
 یہ رہتا ہوتی ہیں ان حالات کے وہ جو میں سے بیان کرتا ہوں
 پیدا ہوتا ہے الف اور پیدا ہوتا ہے خاطر اور پیدا ہوتا ہے خواب
 اور قریب بات کہ خواب خیالات میں بائند احادیث نفس کے
 کہ مجرد ہو جاتا ہے اس کی طرف دیکھ کر تو پائے مراد اس میں
 اور پیدا ہونا خیال حق کا جس سے اس کا مانع ہو جاتا ہے اور پیدا
 ہوتی ہے فرست صادر علی بذ القیاس بھی ایسے ہی حجاب میں
 ہیں میان اس گاہ کے جہاں حجاب نہیں درمیان حجاب متکلم من
 کل وجہ کی اور میں ہر شے کی انہیں سمیزان اور مقدار کو پایا
 اور میں پایا ہر ایک منظر جو ان پایا جاتا ہے لیکن میں نہیں فرما ہوا
 اس مشہد میں واسطے احاطہ ان میزان اور مقدار کی اور کثرت
 کرتا ہوں اسے حول پر اور قریب سے کہ اسد تالی ہو تو فیک دے
 اس کی احاطہ کی تالی اس حال میں مشہد آخر عارف جب ہوتا ہے
 اس چیز میں جو قریب طبعیت نہیں ہے کہ فرما لے تو کو حسیا چاہا
 مشاہدہ کرتا تو کو بھی مشہد ہوتا ہے نزدیک اسے الہام ساتھ منظر

لا یعمد احکمہ اللہ فیہا فانیتم د و یلکون فی ذلک برہۃ
من الزمان ثم ان یخرجہا الی حین الحق فیصدی علیہ
فیقبلہ کل شئ فینجم نظرہ فی قمری الی تلك الا
المستنبہۃ والشکوۃ فیہا لکشف ما ارادہ الحق و
قیضہ فکانہ یثرا رأی حین فان کان مکملہا کلم
کلاما سو یا وان کان مفہوما لفظا فہم ولکن ولک
عبرۃ لیسوۃ الانفال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن الانفال فایمین فاحکم الحق فیہا وکیف تقسم
وسا فی الحق الی ذات الشکوۃ لکشفہ فکشف الحق
الربک وذات الشکوۃ اختلاف الاراء فالہام الحق
یحیل ب الی بذات الشکوۃ ومیل الطباع یحیل
الی الذکر بشعہ والی الحق ونذات الامنۃ والمعل
واختلاف القلب الی الحسب الذل سے مبداء ذلک
ارادۃ الحق یعمد النصرا م امور طبعیۃ فلما انجذب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی حین الحق کلم بحقیقۃ
الامر فی ذلک فان قلت اجزا عن هذا الخبر لان
تقول انہ حین الحق ما حق قلت ہم للملاء الاستلو
عظائم الامور منین ومطہ بصیاد ہم یجمع فی قیل
من تجلیات الحق وهو حظیۃ القدس وهو الذل
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان آدم اجتمع موتی
عند ربہما وهو قد اصاب صدق عند ربہم ومن
وجع فہو علی بیتہ من ربہ وتیلوۃ شاکل منہ
ای یل اخل نفسہ لون من تلك الحضر فی دعیۃ
الحق فی قلب المؤمن فکذا برقان المسئلۃ دقیقۃ

مشہد حرمین

حدیث نفس کی اور حالت الہیہ بقا طبعی کے اور ہونا کوئی
ساو نہ نہیں جانتا ہر کہ اسمین اللہ کا حکم کر تو سرود ہو تو اسمین
ایک زمانہ کر جانا ہر وہ منجذب ہوتا ہر طرف خیر حق کے ہر جانا ہر
عبد اللہ کو روئے فی ہر او سپر شہ پہر او کی نظر جیسے ہستی ہر الی ہر
امور مستند کی طرف اور ان شکوک کی طرف تو او کو کشف ہر جانا ہر
حق کا اور اسکا حکم تو گو یار وہ اپنی انگہوت سے یکدلیتیا ہر پس ہونا ہر
کلام کیا گیا تو کلام کیا جانا ہر برابر اور اگر ہر جانا ہر جانا ہر جانا ہر
سمجھا یا جانا ہر او سمجھ کیا جانا ہر او سمجھ کیا جانا ہر او سمجھ کیا جانا ہر
کئے گئے نبی علی علیہ وسلم الفاعل تو تو دیان کیا کیا حکم کی کاہت
اسمین اور کو کو تقسیم کیا عقیقت اور ذال کیا اس حکم حق نے
طرف ذات شکوک کے تاکہ نہ مت سمجھا ہر جانا ہر جانا ہر جانا ہر جانا ہر
ہر دو لو تو مختلف ہوئے من الہام حق تو جذب کر تا تھا ذات شکوک کی طرف
اول طالع جذب کی تھی طرف سوار وں کہ ہر پڑائی گئی وہ لوگ طرف حق کا
نازل ہوئی من بطر جذب ہوئی وہ لوگ طرف جہاد نہیں معلوم ہوئے
کر اسکا سدا راند کا ارادہ ان کی مدد کا تھا یا امور طبعیۃ تھی ہر جہوت
منجذب ہوئی علی علیہ وسلم خیر حق کی طرف تو ان حقیقت امر کی
ان کی کلام کی گئی اس میں پس اگر تم پوچھو کہ جسے تم خیر حق کہتے ہو وہ
بناؤ کیا ہے تو سولہ تین ملا راہی اور عظام مومنین کے
اور او کے سطح نظر جمع ہوئے اسکی تجلیوں میں ایک تجلی من
اور وہ قطیرۃ القدس اور وہ وہ جسے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کے بحث ہوئی نزد یک اللہ کے اور وہ ہر
قسم صدق عند ربہم اور جسے آقا یا وہ ہر علی بیتہ من ربہ تیلو
شاہدینے اسکی نفس میں داخل ہوتا ہر رنگ او اس دگاہ کا
وہ دعیۃ ہر مومن کے قلب میں جس نے فکر کہ مسئلہ دقیق سے
مشہد آخر اس انما میں میں جہتہا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اذ طلع نور شامہ امتلا عیالی بہ و بقیہ
 من شعشعہ کانت فقیل لی من باطنی علی طریقة
 الفراسة والتفطن لهذا النور العرش وله من خل
 عظیم فی نوره صلی اللہ علیہ وسلم و معرفتہ
 حقیقت الیق الا معرفتہ هذا النور نظر احد رت
 الی حیز الغفر والرویت فتان گرفتار وی فی کتب
 الدلائل المنور فی قصة حرقیل من رویتہ نور
 العرش والنعقاد رسالتہ علی لسان هذا النور
مشاہد جسک بالاجمال سالت
 صلی اللہ علیہ وسلم سوا الارواح انیا کما انہما
 علیہ مرا اعدا التسلک وترکہ ایہما احسن الی
 ففتح الی نفی من منہا قلبہ عن الاسباب والا
 ولاد والذلزل ثم کشف لہ فشاهدت طبیعتہ
 ترکن الی الاسباب وتسلزل بہا وتطلہا ویشاہد
 روح ترکن الی التفویض ولینزل بہ ویطلبہ
 ویشاہدت ان بینہما ادا فوجہ والارضہ ہوا
 الی ملکہ الروح نعم للہ لطفہ فی سیطرہ منہ
 اختیارہ فی نفی تفریحہ اخیری فبین ان ملکہ الحق
 فیک ان یجمع شملہ من شمل الامۃ المرصونہ بک
 فایاک وما فیل ان الصدیق لا یلوی ان صدیقاً
 حق یقول لہ الف صدیق انہ خلدیق وایاک
 ان خالف القوم فی الفرم فانه منقضہ الملک
 الحق ثم کشف لہ انوار شہادہ الی منہ لیمنیہ و
 تطبیق السنتہ بفقہ الحنفیۃ من الاخذ بقول
 احد الثلثہ وتخصیص عمی ما تہم والوقوف

کہ ایک ایسا نور طلع ہوا بلند کہ میرا خیال پر ہو گیا اور میں اسکی
 چمک سے متحیر رہ گیا تو میری باطن سے آواز آئی بولتی فرستہ
 کے اور تھلک کہ یہ نور عرش کا ہے اور اسکو نبوت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم میں خل عظیم ہے اور اسکی حقیقت تک معرفت
 پہنچی نہیں ہوتی جب تک اس نور کی معرفت ہو یہ میں نازل ہوا
 طرف حیز غفر و رویت کے تو مجھے یاد آیا جو کتابہ منقوشہ میں
 روایت جسرقیل کے قصہ میں رویت نور عرش سے اور اسکی
 نبوت کے معقوبہ سے اور ہر زبان اس نور کے مشاہد
آخری بالاجمال میں سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے سوال روحانی جیسا میں آگاہ کہ چکا ہوں کہ کسی
 کر میرے واسطے تسبیح چھاپی یا ترکہ تسبیح تو مجھے ایک ایسی
 خوشبو ملی کہ میرا دل سرور ہو گیا اسباب اولاد اور گھر سے بہرہ
 کشف ہوا تو میں نے مشاہدہ کیا کہ میری طبیعت تو بالاسباب کی طرف
 اور اسے ڈھونڈتی ہے اور ذلیقہ چاہتی ہے اور میری روح رغبت
 طرف نفوس کے اور اسکی لذت چاہتی ہے اور او ڈھونڈتی ہے
 تو مشاہدہ کیا میں نے مدافعہ اور پیئیدہ مراد روح کو بیج ہوا کہ
 لطیف حق بے اختیار ظاہر ہو گیا میں پہر ایک اور خوشبو آئی اور
 ظاہر ہوا اگر مراد حق کی ہے کہ جو میں جمع کر لی وہ خوشبو امت کو متہ
 چھٹ گئی ہے تو خبردار اسکو چھو کہہ گیا ہو کہ صدیق نہیں تیری
 صدیق جب تک اسے ہزار صدیق زندیق نہ کہیں اور
 خبردار کہی قوم کا مخالف فروغ میں نہوتا اسلئے کہ
 یہ مناقضہ ہے حق کی مراد کا پہر کہ ایک نمونہ اول سے
 ظاہر ہوئی کیفیت و تطبیق سنت کے ساتھ فقہ حنفیہ کے
 اندر کرنے سے ایک قول کے قول ثانیہ میں امام عظیم اور صاحبین اور
 کشف ہوئی تخصیص عمی نبوت کی اور اسکی مقاصد کا وقوف

المشاہدۃ الحاکمۃ والظنون ۳

علی مقاصدہم والاقتصاد علی ما یفہم من لفظ
 السنۃ ویس فیہ تاویل بعید ولا ضرر بحدیث
 الاحادیث بعضہا ولا رخصۃ لحدیث صحیح بقول
 احمد من الامۃ وہذہ الطرق انما ہا لدیہ والحدیث
 فیہ الذکر بیت الاحمر والاسدیر الاعظم بتوفیقہ
 اخری فطنت فیہا وصاۃ منہ باخذ طریقۃ تلتا
 والتسل لا باعتبارہم والنصل لحدیثہم الشفقتہ
 علی الناس تعلیا وارشادا ودعاء رفاہیہم و
 طلب ما یون فیہ صلاحہم ظاہرا ومعنیہ وفتنا
 اللہ سبحانہ لا یخذل بسنۃ تنبئ علی الصراط والصلو
مشہدات توجہت الی قبور اہل
 البیت رضوان اللہ علیہم اجمعین فوجدت
 لہم طریقۃ خاصۃ فی اصل طریقی الاولیاء وانا
 ابین لک تلک الطریقۃ وابدین لک ما را انہم معہا
 صحۃ صار طریقۃ الاولیاء فاقول طریقۃ ہرالا
 التفات الی الیاد اشد اعنی التیقظ الی الی
 المبدأ ولو من وراء الحجب ولکن مع الذہول
 عن الحجب ومع الذہول عن ان هذا التیقظ
 من جوہر النفس او من العلم الحاصل فی الخلق
 تیقظ بسیط والتفات الی هذا التیقظ اذ
 ما فہو انہ یطہر نفسہم ویکافئ جوہر النفس من اللہ
 فی ہذہ النقطۃ صار لہم ہیتۃ اخری وہ
 الالتفات لہم وسیلۃ لہم تدریج الی الفناء
 فظہر الی آیات بطریقہ وضرر ضارہا
احسن استفادت من جہا طلبیہ علیہ

اور اقتصاد اور سہولت سے سمجھا جاتا ہے اور
 اوسین نہیں تاویل بعید اور نہ ضرب بعضہ حدیث کے بعضہ
 اور نہ ترک کرنا ہر حدیث صحیح کا ساتھ قول ایک ہی امت میں
 اور یہ طریقہ اگر چہ رکوسے اور کامل اللہ تعالیٰ تو کہہ رہا ہے
 اور اکثر اعظم پیہر ایک خوشبو والی اور اس میں بیہ دریافت کیا
 وصیت کو اوس سے واسطہ اختیار کرنے طریقہ انبیا کا اور تحمل کرنا
 ان کی طرح سختیوں کا اور مقصدی ہونا ان کی خلافی کا اور
 لوگوں پر شفقت کرنا ان کے تعلیم وارشاد کے اولیٰ وظاہر
 کرنے اور صلاح ان کی واسطہ طلب کرنے ظاہر اور باطن اللہ
 سبحانہ کے توفیق بخشی سنت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 مشہدات آخر متوجہ ہوا میں طرف قبور ائمہ اہل بیت کے
 رضوان اللہ علیہم اجمعین تو میں پایا انکا ایک طریقہ خاص
 کہ وہی ہے اصل طریقہ اولیاء کا سو میں سے بیان کرتا ہوں
 وہ طریقہ اوتے سے بیان کرتا ہوں جو اوس طریقہ سے منظم ہو گیا
 یہاں تک کہ وہ ہو گیا ہر طریقہ اولیاء کا سو میں سے وہ انکا طریقہ
 یادداشت ہی کے طرف التفات یعنی ایک تیقظ اجمالی مبدی کی
 طرف اگرچہ پردوں کے پیچھے ہو لیکن ذہول ہو پر دوسرے اور ذہول
 اس امر سے کہ یہ تیقظ جو ہر نفس سے ہے با علم حصولی ہو غرض تیقظ
 بسیط ہے اور التفات اس تیقظ کے کسی نوع سے ہے
 پس یہ طریقہ ہے ان کا اور جب کہ فانی ہو گیا جو ہر نفس
 اولیاء سے اس نقطہ میں تو ان کی فنا کی اور رہے
 صورت ہو گئی سوائے التفات کے ہر ان کو ایسے
 رہنے الہام ہوئی جسے ہر ایت پائین طرف فنا کے
 پس ظاہر ہو میں ولایتین معہ طول اور عرض کے تمام
 مشاہدہ اخری مستفید ہو میں گاہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

ان کل من حصل منه قصص فی نقض العلاقا
 الحبیۃ من قلبہ واثبات محبتہ الخی سبحانہ و فی
 علو و العز و السمو کما قال سیدنا ابوالہدی
 علیہ السلام انہم عرفوا الارب العالمین والا
 کتاب علی اللہ ان بہ تحقیقا لا معرۃ فقط فان
 مغرور کا غما من کان سواء منہ عن ہذا
 الحاکمۃ العلاقا الطبیعیۃ والاستغناء فی منشا
 سیران الوحش فی التفرع بحیث یصل الی کل شئ
 لہافیہ من سائر محالہ او غین ذلک من الموانع
 واستغناء منہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا امور
 خلاف ما کان عندہ کما کانت طبیعۃ تقبل الیہ
 انشا میل فصارت ہذا الاستغناء من برہد
 الحق تھا علی حاکم الوصافۃ ہذا الانفاک الی
 التنبی فانی کما انما رکن الطبیعۃ غلب
 علی العقل للعاشی فصارت احب التنبی
 و یجوز فکری فی تمہید الاسباب الخ یحصل منہا
 الاولاد والاموال و کما الحق بالنبی صلی اللہ
 علیہ وسلم و بالملاء الاصل جودت عن ہذا الذکر
 اخذ من العہد والمواثیق ان لا تسلیم حد
 صارت مناقضۃ ہذا الذکر المحسوس ہذا الذکر
 والفرق و انسیم الطیب و الحمر و اکثر ما فی من
 الامور لا مناقضۃ فیہا بل ہی غلبۃ من الصنفا
 یجوز للہ یقول الطبیعۃ مستسلما للالہام و لکن
 یبقی علی شئ من مناقضۃ ہذا الامر لہ عجیب
 و ثانی الوصافۃ بالمتقید بہذا المذاہب الابعدۃ

کہ جس شخص سے قصص ہوا اسکے دل سے نقض علاقہ جتنیہ اور
 اسباب محبت حق تعالیٰ میں اور اسکے غیر و سوا کی عداوت میں
 جیسا کہ ہر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہم عدو علی الارب
 العالمین اور منہ کے بل کرے میں اس کی سرشت کی عشق میں
 آرزو تحقق کے نہ فقط معرفت کے تو شوق غرور پرستین کو بھی
 برابر ہے کہ اسے منع کیا ہو اس حالت سے علاقہ طبعیت سے
 یا استغناء نے شاہد مرمان حدیث اکثر کے کہ نہایت کہ ہر شے کو
 دوست رکھے اسلئے کہ اسکے محبوب کا میں مرمان ہو
 یا سوار اسکے اور کوئی موانع میں سے اور استفادہ
 کئے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
 میں امور اپنے غم کیے کے خلاف اور اس کے خلاف
 بعد ہر میری طبیعت بہت ہل تھی تو یہ تنفا دی ہو گئی ہے
 واسطے بران حق تعالیٰ کی ایک تو وصیت ترک التفات کی
 طرف تہیب کیوں کہ جب میں نزول کرنا تھا طبیعت کی طرف
 تو مجھ پر عقل معاش غلبہ کوئی تھی میں دوست رکھتا تھا
 تہیب کو اور دوڑانا تھا فکر کو تمہید اسباب میں جس سے
 حاصل ہوا مال اور اولاد اور حب میں لاق ہو انہی صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اور لا علی سے اس ذلیت مجرور اور اوڑھ گیا
 اور مجھے عہد و پیمان لے لیا گیا کہ چھوڑ دو تہیب کو پیمان تک
 کہ تناقض ہوا ان دونوں امر و من محمول منہ فطرت اور
 یا جی ہوا اور گرم ہوا کی اور اکثر میں جو امر تھے ان میں
 مناقض نہ تھا بلکہ وہ بطریق صواب کے تھا اس کے بعد
 و طبیعت سلا متی طلب حق و الہام کے لیکن باقی تھی ایک شے
 مناقض سے واسطے ایک سرحد کے اور دوسرا امر ہے
 وہ وہیت تقید ان مذاہب اربعہ کے

لاخرہ منک والوقوف واستطاعت وجہیۃ تالی التقلید
 وناعت منہ راسا ولكن شہ طلب منہ التعلد بہ جلالہ
 نفسہ وھذا لکثر طوبیہ دعوہا وفس مفسطہ من جہل اللہ
 بصر حادہ الجہل وھذا الوصاۃ وتاکتھا الوصاۃ بمفصلہ
 الشہید رحمہ اللہ عنہ ما کان طبیعۃ فکرت اذ انزلنا
 وانفسہا فاضلنا علیا کرم اللہ وجہہ واحبناہ اللہ
 محبۃ ولکن شہ طلب منہ التعلد بہ خلاف المشتق
 وھما حادہ ہذا المناقضات منہ لولان شدۃ الجماعیۃ
 ہی اللہ اذفعنی فی ذالک **مشہد آخر**
 وانا اطوف بالبيت العتیق لنفسی من رطل عظیم یغشی
 الارحام و یبھل حلقہا فی قطعت ان القطبیۃ اعینہ اللہ
 انما یصح بمنزل ہذا النور الذی بیہر ولا یبھر یغلب
 ولا یغلب فان من فیہ الاشیاء علیہ لایون لہ قدامہ
مشہد آخر ہذا الذیب العتیق البناء
 السامع رايت فیہ ہم الملاء الاعلی والملاء السافل
 ملصقة بہ متعلقۃ تعلقا یشبہ تعلق النفس
 بالبدن ورايت محشواۃ انھم مھم وادواھم
 كالورد یلکون محشواۃ بجماء الورد والمقطن یخللہ
 الھولہ ورايت انہم عاقدہ داعی الناس الی ہذا
 البیت لانہا طریقہم بحضرۃ فیہ الملاء الاعلی والشفا
مشہد آخر طلعہ اللہ سبحانہ علی ماھو
 فاعلہ فی ماھو فی من الذہم الظاہر والباطن واھما
 العصمۃ من المواقفۃ ثوبا واخوۃ فکل ما یجری
 علی من الشدائد فاعلہ من مقتضیات الطبیعۃ
 لان من باب المواقفۃ من علی بھنا واخبرہ

المشاہدۃ الرابعۃ والثلاثون

المشاہدۃ الخامسۃ والثلاثون

المشاہدۃ السادسۃ والثلاثون

کریم ونگھون اللہ اور موافقت کردن انہند را در میری بر شہادت
 انکار کرتی ہی تھیلہ کا اور اس کا کرکتی ہی لیکن ایک شی ٹکٹ ہو
 مجھے اسطے ہا شک وافی اسکے بخلاف میری نفس اور بیان ایک کتہ سے
 کہنے اسکا ذکر موقوف کیا اور الجہد کر لیا وقت ہو گیا اس جہت اور بیان
 میرا درمیل امر کوت اس کے کہ تفضیل شیخین سے اندک عہدہ کے کیونکہ
 میری طبیعت اور فکر تہربہ چوڑی جانی ہی تو تفضیل کرتے ہی
 حضرت علی کرم اللہ کے اور اسے بہت محبت کتے ہو لیکن ہمیں ہی
 ایک ہی جیسے بعد کراتی ہی کا خلاف خواہش کے افسوس یہہ نہا ہے
 جیسے اگر نہوتے شدت جامعیت کے جسے محکومین ڈا المسہد
 آخر میں دیکھا جیسو میں ان کر ہا تھا کبیر شریف کا ایک نے رطل عظیم کہ
 اسے ڈا نک لیا شہر دنگو اور روشن کر دیا ہے اونکے اہل کوینے
 وراحت کیا کہ قطبیت لیخہ ارشادیت صحیح ہوتی ہے ہی نور سے کہ
 سربہ فالسب کیس کا مغلوب ہمیں و سکو روشن کرنا ہے اوکر روشن
 نہیں کیا جاتا اور ہر شوائس کی ہی ویرہ ہمیں نہیں تاپس غور کر
 مشہد آخر اس برہنہ میں لیخہ کبیر شریف کو اور اس کے لئے لہ کر
 لینے دیکھا کہ ہمیں تھمتیں لا اعلی کے اور لا سافل کے ملحق ہیں اس
 اور اس لئے متعلق ہیں جیسے نفس و سوا میں نے دیکھا اسکو بہرہ ہا
 اعلیٰ تہنہ اور اوکی ارواح سے جیسے ہول میں گلاب کے عرق گلاب
 سکو میں ہوا دینے دیکھا بر لکھتے ہونا کو گونکے وافی کا اس بہت تھمت
 کیطون بسبب تہہ ہونے اعلیٰ تہنہ کے ساتھ اس کا کے جیسے ہا اعلیٰ
 لا باطل مشہد آخر اطلالہ عدی مجکوا سد سجا نہ نے اوپر
 اس سے کے جو دہ جیسے کرنے والا ہے اور دینے والا ہے مجکوا
 نقبتین ظاہر اور باطن کی اور عطا کی مجکوا عصمت دینا آخرت کی
 مواظفہ کرس جو تھمتان کہ ہمیں گزرن و تھمتینا طبیعت
 تھمتین مواظفہ کی وجہ سے ہمیں احسان کیا اور خبر دی مجکوا

بأنه شيء من ماسح به لا وليا به وقاطن من حاله
 وجعل في من كل سعادة نصيباً معتداً به كسافي
 خلعة الخلافة الباطنة فظهر هذا السر ففة وهو
 عقله ثم انفسه على بعد مهمته الامر على ما هو عليه
تحقيق شريف وكشف على العارف
 ما سبقت من نعم الله سبحانه واجل الله على طبعه
 في كشف هذه الامور فاصحاب الكشف الكمل يرون
 تلك الواقعة في مراة الحق لا يرون تلك الواقعة
 بهذا العبد ويعرفون ان تلك الواقعة في الملاء
 الاعلى لا يجادلون او تريب لذن او لذن او لذن
 نظرهم ينصبون الى نفس تلك الواقعة فلذلك
 لا يستطيعون ان يجزوا عن تفاصيل تلك الواقعة
 كما يجزوا عن صاحب الكشف الكمل وربما انكشف
 لهم خزان تلك الافاضات من الملاء الاعلى ومنها
 كما قال عن من قابل وان من شئ لا عندنا خزانة
 وما نزل الا بقدر معلوم فسيهر الخواص الظاهرة
 والباطنة التي هي اخلاصهم في بعض الاحيان
 ما يشعرون طبعه من انوار الخواص والمناجيم والذرات
 وهذا المقدار الذي بان له وهذا حضرة عجيبة
 ينبغي ان يحاط فيها لا يخلط بذلك الحجة الشرعية
 ونفكس ومعد بيت نفس من الصغائر والذرات
 عظماء المعنى في المارة فيخبر بغير هذا المقدار النازل
 وعظمه في كذب وهذا الصاعظان قوله تبارك
 وتعالى وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبي
 الا اذا اتى به الشيطان في امنيته واصحاب

کہ وہ ایک ایسی شے ہے کہ کم ملی ہے اور یا کو اور عطا کی مجھ کو خوش
 زندگانی اور بر سعادت سے مجھ کو اچھا حصہ دیا اور مجھ کو خلافت
 باطن کا خلعت پہنا یا پس ظاہر ہو یا ہر ایک فہم ہے اور سچ
 ہو گیا میں پہن ظاہر ہو اچھپا اسکے بعد تو سمجھ گیا میں جو حق
تحقیق شریف کہیں عارف پر کشف ہوتی ہیں وہ امور
 جو آنے والے ہیں خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے اور الہیہ کے
 دو گر وہ ہیں ان امور کے کشف میں تو صاحب کشف انہی کو نہیں
 اوس واقعہ کو مراتب حق میں فیض دیکھتے ہیں حق کی نظر اس سبب
 پر اور پھر ان میں اس سے منع ہوتا ہے کہ ارادہ لا اعلیٰ میں
 ساتھ اچھا و کذا و کذا اور تفریب کذا و کذا کی اور ان کی نظر میں
 پھرتی اس واقعہ کی نفس کی طرف تو اسی واسطے وہ جہ نہیں دیکھتے
 تفصیلات کے اس واقعہ کے جس طرح جو دیکھتے ہیں صاحب
 کشف کوئی اور کہیں ان کو نہ کشف ہوتی ہیں خزانہ افاضات
 لا اعلیٰ کے اور ان کے جیسے جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے
 وان من شئ الا عندنا خزائنه یبصر انما بقدر معلوم پس سچ
 ہو جاتے ہیں خواص ظاہری اور باطنی ایسے وہ خواص جو
 ہرگز بہم نہیں بعضی اوقات جب کہتے ہیں انوار خزان اور
 چشموں کے اور نہیں دریافت ہوتا کہ کس قدر ہے جو نزول کا
 اور یہ درگاہ عجیب چاہیے کہ احتیاط کرے اس میں مخلوط
 نہ ہو جائے یہ درگاہ روت و فکر اور حدیث نفس کر دیکھ
 صغیر کو کبیر اور حقیر کو عظیم بسبب معنی مراتب کے تو خبر دی
 بڑائی اوس مقدار نازل کی اور عظمت اوسکی تو نہیں سمجھتا ہے
 اور یہ ایک مظہر ہے مظان سے قول تبارک وتعالیٰ کے
 وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبي الا
 اذا اتى به الشيطان في امنيته اور اصحاب

الکشف القوری بطرحی علی ثلاث الوقایع بمنزل
 رد یا وهان من غیر معرفت اخراش والمباہی
 فانک انما من لا یجہل لایحسب لولا فقه تصویب
 خباہم منصور الطبع الکلیۃ لمعنی مثالی وحسب
 ارض حسم او جسمانی کان الامر علی یار وامن غیا
 تفاوت والا احنا جلی الی التعبدیا وکان الوقوف علی
 حقیقۃ الامر اہم من خطر القناد **ایضاً**
تحقیق شریعت الامام الحسینی علیہ السلام
 حسنة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لا یحکم
 الخلافة الظاہی عن المعتنن باقافہ الحداد واعلا
 اد وادنا الجہاد وسد الشغور و اجازۃ الوقوف و
 جباۃ الصدقات والخراج وتفریغہ علی مستحقین
 وفصل الاقضية والنظر فی البتلة و اوقات
 السبل و خطبہم و مساجدہم و اشباہہن و الا
 فمن کان شذلاً یبہدہ الامور فلیست بالحلیفۃ
 الظاہیۃ لہم استحقاق حسنة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
 فیما سن من هذا الباب بالبعصیل المذکور فکذب
 الحدیث ولا یجوز الخلافۃ الباطنیۃ عن المعتنن
 بتعلیلہ الشرایع والقرآن والسنن والاکرام بالاعتقاد
 والناہین عن المنکر والذین یحصل سکامہہم نصی
 الذین یألف الجادۃ کاملہ کمالین او یا کو عظة خطباء
 الاسلام و یجہدہم فہم شایع النص وبتہ والذین
 یقیمون الصلوات والحج والذین یلون علی طریق
 الکسار لاحسان والمغفون فی التتمہات والنہد
 والقاہون بہذا الامر ہم الذین یسمیہم

کشف کوئے مطلع ہوتے ہیں اس واقعہ پر مانند خواب یا
 بات کے بے جا نہ خیزن اور مبادی کے تو اگر ہوتے ہیں ان سے
 جو تعبیر کے حاجت نہ رکھیں اسباب موافق ہونے اور نکلے خیال کے
 تصویر کے ساتھ تصویر طبعیہ تیکہ کے واسطے سنے شمالی کے
 جسد ارضی بن جم ہو یا جسمانی تو ہوتا ہے وہ امر ویسا جیسا
 اور ہونے دیکھا ملاقات اور نہیں تو حاجت ہوتی ہے
 تعبیر کے اور واقعہ ہونا حقیقت امر پر اسوقت بہت شوا
 ہوتا ہے اتہم پھیرنے سے اوپر درخت خار دار کے پھوٹتے
شریعت امت موعود کے واسطے رسول الصلی علیہ وسلم
 کی پیروی بہت خوب ہے صحابہ خلافت ظاہری کو حدین جاری
 کرنے اور کسباب جہاد طیار کرنا اور حدود ولایت نگہہ کہتے اور
 ایچون کو اجازت دینی اور فراہم کرنا صدقات کا اور خراج کا
 اور اسکوا اسکے مستحقون پر تفریق کرنا اور قضا یا فیصلہ کرنے
 اور قیوم کا عہد کرنا اور مسلمانوں کی اوقات اور مقون کی
 حفاظت اور جہاد کی خبر گیری اور علی بن القیاس جو ان سے
 مشتقل ہوا سکون خلیفہ ظاہری کہتے ہیں اسکے واسطے
 پیروی رسول الصلی علیہ وسلم کی بہت اچھی ہے جو طریقہ رسول
 صلی علیہ وسلم کا ہے اس باب میں اور اولی تفصیل کتب
 حدیث میں مذکور ہے اور جو صحابہ خلافت باطنی ہیں ان سے
 کہتے ہیں اور قرآن شریف اور حدیث شریفہ اور امر معروف نہی
 عن المنکر کرنے ہیں اور جبکہ کلام سے دین میں نصرت حاصل کی
 ہو یا تو ساتھ محاورہ کے جیسے تھکین یا ساتھ نصیحت کے جیسے
 غلین یا ساتھ مہجرت کے جیسے مشائخ صوفیہ اور جو قائم کر ہیں
 نماز اور حج اور کرتے ہیں اور جو لوگ نہانی کرتے ہیں اس کے طریقہ حاصل
 کر لیں اور غیبیئے ہیں عباد اور ہر کے ان لوگوں کو ہم کہتے ہیں

۱۔ ہونا بالخلفاء الباطنین لہم اسواء حسنة بوسو
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما سن من ہذا الباب
 بالتفصیل الذی توفی لکتاب الحدیث فیہ ذلک
 بکلیتہا بجمع علیہا وذلک تری الفقہاء یا حدیث
 حسنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اشباہ ہذا
 المظان ویستغنون بہا فی ذلک ولما اصلنا ہذا
 الاصل فلما ان نفع علیہ الاخذ بالبیعة وقد ذلک
 لہذا المستقل فی البقیل الجلیل فیما سن اسواء السبیل
 ولما ان یفرع علیہ بعق الدعاۃ والرسول فان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبعث فی الاقطار
 والقبائل من یدعوہم الی الایمان باللہ ورسولہ
 ویبلغہم الشرائع کما بعث ابا موسی رضی اللہ عنہ
 الی الاشعریین وآتاذ رضی اللہ عنہ الی غفار
 واسلم ویمقر من مرق رضی اللہ عنہ المجہینہ ویمقر
 الحضرمی رضی اللہ عنہ الی بنی عبد القیس وصحب
 بن جمیل رضی اللہ عنہ الی اہل المدائن ثم یفوز
 الیہم شتائم امور الخلاقۃ الظاہیۃ انما کان شائع
 مدعی الناس الی الاسلام وتعلیم القرآن والسنن
 فترقی بین الخلیفۃ الظاہیۃ والخلیفۃ الباطنیۃ من
 حیث ان تعدل اہل الباطن لا یفرض الی غاصم
 نزاعہ ون الخلاقۃ الظاہیۃ وتفرق بین الخلیفۃ
 وبنی الداء والرسول فان الخلیفۃ یتبع ان یلحق
 عالمہا وسیع المعول وسیع الکلام والاعی یتبع
 ان یلحق لہ عہد کا یعمل علیہ لیس لہ وراء ذلک و
 یرجع فیما اشکل الی الخلیفۃ وانکنت ساندہ الدعاۃ

خلیفہ باطنی انکد واسطی پیر دی اپہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو فرما دیا ہے اپنے اس باب میں جسکی تفصیل
 مذکور ہے کتب حدیث میں پس اس مقدمہ کل پر اس کے
 اور اسی واسطی تم دیکھتے ہو کہ فقہاء اخذ کرتے ہیں سنت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثواب ہمارے واسطی ہے
 کہ تم تفریع کریں اس پر ہیچا داعیوں اور نابو نکا کیونکہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیچے تھے لطائف میں اور قبائل
 میں ایسے لوگ جو داعی ہوں ایمان کے اللہ اور
 اس کے رسول پر اور ان کو احکام شرع ہیچا پائیں
 چنانچہ اپنے ہیچا ابو موسی رضی اللہ عنہ کو قبیلہ اشعر
 میں اور ابو ذر رضی اللہ عنہ کو غفار اور اسلم میں
 اور عمر و ابن مرہ رضی اللہ عنہ کو طرفہ جہینہ کے
 اور عامر حفص رضی اللہ عنہ کو طرفہ بنی عبد القیس
 کے اور مصعب ابن عمیر رضی اللہ عنہ کو طرفہ اہل مدینہ کے
 اور ان کو کچھ تفویض لکھا امور خلاف ظاہر
 میں سے پس انکا یہ کام تھا کہ لوگوں کو اسلام
 کی طرف داعی ہوں اور تعلیم کریں قرآن شریف
 اور سنت اور فرق خلیفہ ظاہری اور خلیفہ باطنی میں
 یہ ہے قدر اہل باطن کا مفسد الی المنازعہ
 نہیں ہوتا انکی آپس میں خصومت نہیں ہوتی مضاف
 اہل ظاہر کے اور فرق درمیان خلیفہ اور داعی
 کے اور داعی کے یہ ہے کہ خلیفہ تو چاہئے عالم
 وسیع العلم وسیع الکلام اور داعی کو لکھ دیا جائے
 ایک دستور العمل او سپر عمل کرے اس کے سوا
 اشکال سو تو خلیفہ سے رجوع کرے اور اکثر طریقہ معلوم

م اشباہ الامور ان در سنت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

والرسل توفى من بعث النبي صلى الله عليه وسلم

اباھوالی قلم مہم قبل الحجۃ قتلہ بمشہل

آخر وجہات روحی تضاعفت وعظمت

وسبغت وانشعت فنامت فی هذا الوجہان

فقطنت بانثیض یحی العارف وسما حلول السکرات

المحضرات الالہیۃ المنعقدۃ فی الملاء الاعلیٰ بوحی

ونزول بركات الاسماء الالہیۃ المنعقدۃ فی اللہات

الجللیۃ اولاً والمنقتریات متعلقہ منزلات علی قلم

رسول مجتبیٰ واسماء مشہورۃ صمد القعبان

عن الحق لیسب صدقہ من تلك الآثار من جلیۃ تجو

وطبیعة وحید نافی للناس تالیفاً لحلول تلك الحضر

والبرکات بروحہ بیروت فی اسعة وفق فلن تو

احل یصدق فی مثل هذا الرجل الاملاء منه

رعبا وتعظیما وظهر من سمات وجهہ گام

خاتمہ وظهرت البرکات فی فراستہ وجمیۃ فہذا

سر هذا الوجہان واصلہ مشہل آخر

رایت حضرۃ نسبتاً من الطبیعة الکلیۃ فنسبت

فوق الارادة والعزم المخرجنین بالغریب عن طبیعة

فرد من افراد الانسان فلما بان خیال الانسان

یمثل فیہ لذلک تجلی نفع او دفعه من یصطفی

الخیال خلاصۃ هذا الصورۃ فیلقیہ فی تلك

الغرق فتنبعث العرق فیحصل احد من فیحصل تحریک

العضلات الی الفعل المطلوب فلذلک التفسیر

القیمیۃ المتجددۃ یتمثل عند ہاھمۃ ظہور

واقعة فی الناس من فتصطفی خلاصۃ الان

اور ایچو کے اخذ کئے جاتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے داعی اور ایچی پیچھے سے طرف تو مونکے ہجرت کی پہلے پس غور کرو

مشہد آخر میں اپنی روح کو پایا کرد و چند ہو گئی اور عظیم

اور فراخ اور وسیع ہو گئے تو میں نے تامل کیا اس جدان میں

تو دریافت ہوا کہ عارف اس شے کو پاتا ہے اور تشریح ہے کہ

اسرار حضرت اسیکے جو منعقد ملا علیہ میں ہیں عارف کی روح

میں حلول کرتے ہیں اور نزول ہوتا ہے برکات الہی کا جو خفیہ

مدارک جلیہ میں اولاً اور منقہ میں ساتھ آیات متلوہ منزل اور

قلب رسول مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان شہوہ جو تفسیر کرتے ہیں

حق سے موافق مدبران آثار کے اوس سے اور سرشت جلیت

اور طبیعت اور دیدن فی انکس تائیا پس حلول ان حضرات کا

اور برکات کا عارف کی روح میں پیدا کرتا ہے وسعت فراخی

اور قوت پس یہ یکہ کو کسب کو کہ ایسے شخص کو سے یکہ اور اس کے

روبین آبادی اور اس کی عظمت اور عظیم سے پیش آخری ظاہر

ہوتا ہے اس کے جلال و کبریا کی ذات کا کم اور اس کی ذہنیت ہوتی ہے

برکتیں پس یہ سرچس جلان کا اور اس کی اصل مشہد آخر

میں وہی پس یہی درگاہ کہ اس کی نسبت طبیعت کلیہ سے ایچی جلیہ

نسبت قوت ارادہ غم کو دہا لیکہ مقرون ہون حرکت طبیعت

کسی کے افراد انسان میں تو صبط انسان کے خیال میں لذت نفس

حاصل کر نیکی یا ضرر دفع کر نیکی تمثیل ہوتی ہے پس خیال خلاصہ

اوس صورت کا چھانٹ لیتا ہے اور اُس قوت میں اس کو الیقا

ہے تو وہ قوت برا لیکھ ہوتی ہے تو غم حاصل ہوتا ہے

ہر عضلات کو حرکت حاصل ہوتی ہے طرف مطلوب کے اسی طرح

نفس قوی مجروح کے نزدیک تمثیل ہوتی ہے ہمت ظہور قوم کے

بیچ عالم ناسوت کے اور کمال لیتے ہیں خلاصہ اُس صورت

المطلوبۃ فقیلہا مع معرفتہا بن بھالی نکل الحصر
 مدیبت القضاء من قلب الطبیعة الکلیۃ و
 تمحصل صورۃ الواقعة فی المثال ثم اخذ احاء وقت
 حد وقت الواقعة فی الناسوت احد تھا اللہ
 کما خلق فی المثال و قطن ان تابدل لہ بالوجہ
 الذی ذکرنا ہو کمال الانسان و انہ معد الصبار
 النفس جارجۃ من جلی رح الحق فی البراء
تحقیق شریف قد یستشع علی العا
 ان القضاء علی حقا باجالات الواقعة الفلامیۃ علی
 ان لوکذا وان القدر فی ذلک لا یسم یقرین علی اللہ
 علی العارف بحمدہ و یلم فی الدعا علیہ یقل
 القضاء قضاء یا یجاد علی علی آخر فیو جلا
 المسمی و ذلک کما روی عن سید علی عبد القادر
 الجیلانی رحمہ اللہ عنہ فی قصۃ تاجہ من اصحاب
 جاد الدیاس و کما وقع لسید الوالد رحمہ اللہ
 فی قصۃ من اطلبت اللہ و خلیاھا و قیہ من ال
 والحق و الحق عند انہ یکن علی وجہین احد
 ان بعض الاسباب العالیۃ فیضہا من الامر
 اقتضاء امتاکذا و کل اقتضاء فاما فیضہ و احد
 و لیس فیہ احتمال نقیضہ و اغافیہ صورۃ
 الواقعۃ کاطلۃ و افرة من خلیا نقیضہ علیہا
 بسبب آخر فاستشع علیہا من الاقتضاء المتکالی
 بصرہ و طہیۃ و راعی منہم القدر الماہم من
 کما ہذا الاقتضاء و لم یبرہ حد حافظانہ
 القدر الماہم من ان ہمدہ ضا و سیدیا من التبتا

مطلوبہ کا اور اٹھا لیا جاتی ہے ساتھ معرفت اپنے رب کے
 اوس درگاہ میں پھر برانگیختہ ہوتا ہے حکم طبیعت کیلئے کہ قسبت
 اور عالم مثال میں صورت واقعہ آتی ہے پھر حقیقت ہوتا ہے
 موقع اوس واقعہ کا عالم ناسوت میں اندر او سکون پیدا کر دیتا ہے
 جیسے پیدا کیا تھا عالم مثال میں تو پینے دریافت کیا کہ ہمت کی
 تاثیر سوچہ سے جو پینے بیان کی جی کمال ہے انسان کا
 اور وہ مدیہ ہی اس بات کی کہ نفس چارہ ہو چکا حق کی جوارح
 برزخ میں تحقیق شریف کہی منکشف ہوتا ہے عارف کو
 کہ قضایہ متعلق ہے ایک واقعہ کے ایجاد کرنے میں اس طرح
 اور اس طرح اور ہمیں تقدیر بہرہم ہے پھر وہ عارف عاکرنا
 کوشش ہمت اور عا میں ہمت اسحاق کرتا ہے یہاں تک کہ
 قضا منقلب ہوجاتی ہے ایجاد میں دوسری طرح پر اور پانا جی
 او سکون ہمت چنانچہ روایت حضرت سیدی عبد القادر
 جیلانی رضی اللہ عنہ سے بیان میں ایک سوداگر کی حضرت
 حامد و یاس کی صحابہ میں سے اور حیدر واقع ہوا جناب اللہ رضی
 عنہ سے بیچ قصہ زراہیت وغیرہ کے اور اس میں جو مشکل ہے
 و خفی نہیں آتی اور حق میرے نزدیک یوں ہے کہ یہ امر دو وجہوں
 پر ہے ایک تو یہ کہ بعض اسباب بالیقین ہوتے ہیں اس امر کے
 از رو اقتضائی مناکد کے اور بیشک قضا میں ایک واحد
 اوکی نقیض کا احتمال تو نہیں ہے اور بیشک ہمیں صورت
 واقعہ کی کمال اور افرہ بغیر کسی اقتباس کے جواو پر اور
 ہو کسی اور سبب تو منکشف ہوتا ہے عارف پر یہ اقتضائی
 مناکد اپنی صورت اور ہیئت پر اور دیکھتا ہے منہج قدر بہرہم کا
 روزن سے اس اقتضاء کے اور او سکون نہیں دیکھتا پس ان کی
 قدر بہرہم ہے پھر اوکی ہمت ہمت ہوجاتی ہے اسباب

المحمدة لنزول القضاء فعدل فما اجتمعت تلك
 الاستعداد كانت حكمة الله ان يقبض امرها كان
 عليه ويبدلها امرها كان عليه فيظهر الملاح
 والثاني ان الله سبحانه يخلق صورة تلك الواقعة
 في عالم المثال من اجزاء القوى الخفية قبل
 ان يخلقها من الاجزاء الجسمانية ثم ينزلها
 الى الدنيا فتصير صورة بالواقعة الناسوتية
 وهذا اصعب انزال الانعام وانزال الميزان والميزان
 وانزال البلاء فيعالجها الله تعالى فلهذا الصلوة
 الخلوقة في عالم المثال على الحقيقة الخفية
 من قائل بخلق الله ما يشاء ويدبت وعنده ام الكتاب
 والهي هو الذي يخلق فضا في قوله صلى الله عليه
 لا يشاء القضاء الا الله تعالى فليست في العار
 وجمع تلك الواقعة ويعبر عن ذلك بالقضاء
 اللبام ثم تصاد به المنة فتعبر عن مانا طبعها
 والله تعالى سبحانه لا يواحد من اهل الله عز وجل
 ان لا يظهر الامر على ما وعد الله تعالى لا يواحد
 حقا فيشكل هذا على اثنين من الناس وتكامل المشا
 في دفع الاشكال فقالوا ربما يكون اللطف بهما
 العبدان بوعده بوعده غير غيب فيه فيستطاع
 ثم لا يوفى بالوعد فينتفي من حب النعمة الى
 حب المنعم ومن حب الافعال الى حب الذات
 والصفات يدينون ان ترك الوفاء بالوعد
 نقيضه يجب تنزيه الله سبحانه عنه بالاطلاق

مصدقين من واسطه نزول قضاء کے پیش قوت مزاحم ہونے
 ان اسباب کے اوس بہتے اس کی حکمت ایک طرف سے کہتی ہے
 اور دوسرا امر بسط کر دیتی ہے تو مراد ظاہر ہوجاتی ہے اور
 دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ سبحانہ پیدا کرتا ہے صورت اوس
 واقعہ کے عالم مثال میں اجزاء جسمانیہ سے پہر اوس دنیا کی طرف
 نازل کرتا ہے تو متحد ہوجاتی ہے وہ صورت واقعہ ناسوتیہ سے
 اور یہ معنی ہیں نازل کرنے انعام اور میزان اور حدید کے
 اور نازل کرنے بلا کے پس حالہ کرتی ہے اسکا دعا پھر یہ
 صورت مخلوق نے عالم مثال میں مجب ہوجاتی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ
 یجوہر اندر انشاء وینبت وعنده ام الكتاب اور جوہر ہے
 جسکا نام روح قضائے قول آنحضرت علیہ السلام میں کہ لا یر
 القضاء والا لادعائ پس کشف ہوتا ہے عارف پر وجود اوس
 واقعہ کا اور تعبیر کرتا ہے اسکو قضائے مہم پر ہمدام ہوتی ہے
 اسکو بہت تو بہر دیتی ہے اسکی طبیعت میں والہا علم
 تحقیق شریف کہی وعدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ سبحانہ
 کسی اہل اللہ سے پہر نہیں ظاہر کرتا اوس امر کو اوس عارف
 باوجودیکہ الہام حق ہے تو شکل ہوتی ہے یہ بات اکثر لوگوں پر
 اس اشکال کے دفع کرنے میں مشیخ نے کلام کیا ہے تو کہا ہے
 مشیخ نے کہ اکثر اوقات لطف الہی اس بندہ پر ہوتا ہے کہ ایک
 اچھا وعدہ کرتا ہے جس سے اسے رغبت اور اسکا انتظار کرتا ہے
 پھر وہ وعدہ وفا نہیں ہوتا تو یہ بندہ محبت نسبت
 سے ترقی کر کے منعم کے محبت کرتا ہے
 اور انصاف کی حب سے حب ذات صفات
 کرتا ہے مشیخ نے ارادہ کیا اس امر سے یہ وعدہ وفا کرنا
 نقص نہیں ہے واجب ہے امد تامل کے تمیزیہ مطبق

اجزاء کے قائل اور حجاب سے پہلے اس سے اس صورت واقعہ کو پیدا کرے

بلکہ یہاں اذقان و شرفا ذکرنا محل وغور اور تدلیس ہوتا ہے تو یہ
 نقص ہوا اور نقدی نقصان سے پاک ہے اور کبھی ہوتا ہے نیز
 لطف اور اسکے ترقی کا سبب اور ترقی کے تقریب توصیف
 ہونے کمال کے اور اسکے واسطے نظیرین ہیں اور نظیرین
 سے ہے تقدیم کا کہ یا تاخیر اسکے اسکے محل سے واسطے ضرورت
 رعایت فاصلہ کے اور اسطر محکم کرنا حجاز سے بسبب و
 تہور کا کہ مثل اسکے حقیقت میں غروریت میں یا ناند اسکے تو اگر
 اضطراب اور عدم قدرت جانیں تو نقصان ہے اور اگر ہم سمجھیں
 کہ آتش بے غت تشریش میں نازل ہو ہے اور ان کے لغت میں
 تقدیم و تاخیر ہوتی ہے واسطے رعایت فاصلہ کے اور تجوید غروریت
 کے یہ ان کے لغت میں نازل ہو ہے اضطراب کے سبب نہیں بلکہ
 اون پر لطف کے کہ کتاب کے لغت میں ہے جسے جانتے
 ہیں تو وہ السین تدبر کرین جعفر تدبر چاہے تو صفات کمال
 ہے بس ہے یہ قول اٹکا اور یہ ہے توجیہ اور تحریر اسکی
 لیکن ہم کہتے ہیں یہ وجدان حق ہے منکشف ہوا اور کچھ جو
 سو وہ بعد کے طرف ویت کے تو درود آئے ان کے وہ علم
 خیال خوار سینه میں ان کے اہل گئے اون سے تاویل اون کے وجدان کے
 اور ان کے قلوب کو الطمینان حاصل ہوگی الطمینان سے اس
 تاویل ترقی ہوئی ہی اور جائے ہی کہ انکو خبر نہیں اور اس
 انظر القضاۃ ہو ہے اور یہ معنی ہمارے اس مسئلہ کی نظیر ہے بس
 جیسا کہ وعدہ حق ہے اور موجود کبھی نہیں ظاہر ہوتا اسطر محکم
 حق ہے اور اس میں تاویل ترمیدہ ہے تدبر اور حق صبر پر ہے
 کہ اہام الیقین ہے تجلی حقایق کی واسطے بندہ کے علی باج علیہ
 جیسا کہ چوڑا جاتا ہے دریاں بندہ کے اور دریاں تجلی صبر پر
 از نگاہ ہوتا ہے دریاں بندہ اور حالت تجلی کے جو مگر قدر

بل رہا یگون ضہاناً وغیراً وراوند لیساً ذیل من
 باب النقیصۃ واللہ منزہ عن هذا النقص لیس
 یكون لطفاً بالعبد وسبباً لثقیبہ وتقریباً لکفرہ
 من صفات الجمال ولهذا الظاہر منہا نقدیہ
 و تاخیر من محل الضد و رعایت فاصلہ و
 لذلك التکلیف بالجماع و ضرورتاً نقدیہ کلیمہ منہا من
 الحقیقۃ فی العین و بیا و مثل ذلك فان اخذنا
 بعین الضبط اراء عدم القدره کان نقیصۃ و
 ان اخذنا بعین فیدل القرآن علی لغۃ قریش
 و کان من لغتہم التقدید و التاخیر لرعایۃ الفا
 والیقین لعدوۃ کانزل و قولہم من غیب
 له الی ذلك ولكن لطفاً به لیسوا انما یلغوا
 الیہ یعرفون فاحیند بروہ حق ند بردہ کان من صفات
 الجمال فهذا اقوالهم وهذا اتوجیههم و هو کما
 نقول هذا و جلان حق انکشف لهم فارجعوا
 بعد ذلك الی رؤیتهم فاستقبلهم علومهم الی
 خورشید صدم و صفت منہا تاویل وجدانہم
 و نزول الطمینان قلوبہم بالوجدان الطمینان
 التاویل المفیہات من حیث لا یشرعون و نگنہا
 ما یفوق ذلك و هذا البعیدہ نظیر صفتنا هذه
 فکان الوجدان حق و الموعود فکان لطفہم کما
 الشعلہ حق و فیه تاویل معنی مستند برحق الحق
 الصراح ان الالهام صدم من فحیہ الحقایق
 للعبد علی طہ علیہ فاستمال بینہ و بین حالۃ
 القیام الصراح حجاب وضاق بینہ و بینہا الجمال

حلقۃ بین الایہام والمسببۃ انقلب القلب خطا با
والیہام وخطا اوہا قطعاً اختلاص استعلاء
القوی الدارکۃ والاسباب الحاکمۃ فی الوقت
واذا کان ذلک لذلک فسبب عدم وقوع الموعود
امران احل ہما ینکشف لہ اقتضاء سبب من
سادات الملاء الاعلیٰ مالم یخلی الامر مع هذا
الاقتضاء فقط لوجوب فی حتمۃ اللہ ان یجب
دعائہ ویوفر لہ اقتضائہ لکن هذا لک اقتضاء
آخر مثلاً والذی من یجب فی حتمۃ اللہ عند اجابہ
واصرطک الیہما فی القویۃ الیہی فی قلب الطبیعة
الکلیۃ بمنزلۃ فی الارادة والعزم المقرنین
ببغیرک العضلات ان یقصر یخی آخر ویوجد
فی المثال صوری فہذا العبد علی الاصل
الی صیم القویۃ العارضة الیہی فی قلب الطبیعة
الکلیۃ وانما اتخیل انہا فی مرآۃ العرش وان الذی
لذلک صاراً وی العناصیر والموا لید حق فیہ
الیہا بل واسطۃ ویاخذ عنہا شفاہا بل یصل
الی خلاصۃ سبب وصدقاۃ ہمت وینظر من
تلك الامور الی القویۃ العارضة فیخلف لہا
المآلة بالمرئی فی الحدیث وبعصر علم عن احاطۃ
الاسباب والوصول الی حجم ہذا الحقیقۃ فلا
یعرف الاھن الاقتضاء وھل اذھمۃ هذا
السید جامعۃ لھذا الاحکام مانعۃ للاحکام
المصادقۃ لھا فیسما الجمع والمنع فیہ منہ
لا یدری شری قلب ہذا الاکتشاف بالاسباب

حلقۃ کشت ایہام وسمجہ کہ تو ہو جاتا ہے تجلی خطاب الیہام اور
خاطر وہا کہ جب خلاف استعداد قوت دراکر کے اور اسباب
فی الوقت کے اوجیب ہوا وہ امر اس طرح تو سبب عدم وقوع
موعود کا رد تین بن ایک توبہ ہے کہ ان دونوں میں سے
کہ نکشف ہو نہ کو اقتضا کسی سبب کا سادات الاعلیٰ سے اس
حیثیت سے کہ اگر جمع ہو امر ساتھ اس اقتضا کے فقط تضرر
اس کی حکمت میں یہ کہ قبول ہو دعا اس کی اور زیادہ کیا جائے
اوسکے واسطے اس کا اقتضا لیکن وہاں ایک اور اقتضا ہے دوسرا
اسکے اند اور اس سے موکہ کہ وجب ہے اس کی حکمت میں جب
دو قوت اقتضا جمع ہوں اور ایک دوسرے مقابلہ کریں تو تین قوت
کہ طبیعت کلیہ کے قلب میں ہے بمنزلۃ قوت ارادہ وعزم مقرنین کے
عضلات کے تحریک کو تو حکم ہو دوسری طرح اور باقی جائے مثال میں
دوسری صورت تو پسند نہ لیا اوقات نہیں پہنچا اوس صیم
قوت عازمہ کو جو قلب میں ہے طبیعت کلیہ کے اور سبب کی مثال
کرتا ہوں کہ وہ مرکز عرش میں ہے اور تحقیق مرکز اس کے
ہو گیا ہے ٹھکانا عارضہ صوم الیہ کا تاکہ قاضی ہو اس کی طرف بلا واسطہ
اور رخص کرے اس سے طرف اس کے بلکہ بھی طرف خلاصہ سید اور
صفائیت کو اگر اس وزن سے قوت عازمہ کو تا غلط ہو جا
رنگات اور مرئی کا آنکھ میں اور قاضی ہو اس کا علم علم حاط
اسباب سے اور پہنچنے سے تھک کو اس حقیقت کے توبہ پہنچانی
وہ نذرہ مگر یہ اقتضا اور اس کا حکم اس واسطے کہ نہت
اس سبب کی جامعۃ ان احکام مانع ہے اوسکے حکام
مضادہ کو پس سرایت کرتی ہے جمع اور منع اوس میں
اس حیثیت سے کہ نہیں دریافت کرتا بھسہ منکشف
ہو جاتا ہے بھسہ منکشف خطاب سادات ان سبب کے

ماذ گزنا و ما طوینا ذلک کہ وہ دلیس ہوا اخباراً
شفافاً ہیاجتے بلون صداقاً والبتہ وانیہما ان یثقف
لہ امر محل و یثقی لہذا الاکتشاف الاجالی الہاماً
یجوز فی تبادر الیدیع العلوم الخزنونہ فی صدقہ فکشف
شہ حامن حیث لایں دے دیکھا انہا تشریح الاکتفا
الاجالی فی المناہم فیصدیہا و یاجتاج الی التعبیر
فلن الذلک المختلط من الہام اجالی و شریح
و نفسہ صغی صغی العلوم الخزنونہ یحتاج الی
التعبیر لا یحکم جہلہ بالظہر والاطمینان لہ
فی الحقیقۃ تلج بالامرا الاجالی من حیث ہو محفوظ
فی ہذا الشرح و رہنما تبادر الیدیع ہا جس نفس
و استعجال طبیعہ و شمول شیطان فقہیں
نظر عن التمزیز فی الامراء علی صیبا و یاکمل
فمن رأی ہذا الصورۃ المختلطہ قال و علو
لم یوجہا الموعود و من رأی کل شئ مہین
من غیرہ قال المرعد اجالی و قد و فی بہ و لو فی
لنفاذ و نمناف و یثبہ و ن شہم و الصورۃ
صغی تہ اما ہوا تفسیر لہ محتاج الی التعبیر
و لو یجوز حق التعبیر اما یخلط تلویث الصدق
و لو یبق علی صلا فہ قبالجملہ فالوجہان جمیعاً
انما یعلیٰ ان المتوسطین اما اهل الکمال فہم
یعزل من ذلک الہام الاجالی محتاج الی التعبیر
و انکام لہم فی احکام النشأت لایج علیہم
الامر والہا علم تحقیق و تمیز
اعلم ان الارادۃ فیہم فی علل صدق الخلاق

جو چہ ذکر کئے او چکا ذکر نہیں کیا اور زمین ہوتی بہرہ دیتی
سامنے اور رو بہ رو کے تاکہ سچی ہو ضرور اور دوسری یہ ہے
ان دو باتوں سے کہ اس شخص کو ایک اور کشف ہو محل و محل
ہو جائے یہ اکتشاف اجالی الہام محکم پس سبادت کریں سکی
سینہ کی علوم مخزنونہ اور او کی شرح کریں اس حیثیت کہ فرشتہ
جیسا کہ او کی علوم شرح کرتے ہیں اکتشاف اجالی کے سوا ہیں اور
وہ ہو جاتا ہے ایسا خواب کہ محتاج تعبیر کا ہو اسی طرح یہ
مختلط الہام اجالی اور شرح او تفسیر ترشیدہ معلوم
فخر و نہ سے محتاج تعبیر کا ہوتا ہے اور اس وقت کہ اعتبار زمین
تھوڑا کچھ اطمینان کا اس واسطے کہ فی الحقیقت یہ دلی تملی ہی
ایک امر اجالی سے اس حیثیت کہ وہ محفوظ ہے اس شرح میں
اور یہی او کی طرف متبادر ہوتی ہیں خطرات نفس و استعجال
طبیعت اور شمول شیطان تو آدمی کی نظر قاصر ہوتی ہے
تمیز سے تو وہ امر اس کے نزدیک نہیں رہتا ہی الغرض جو
دیکھے اس صورت مختلط کو وہ کہیگا وعدہ کیا اور موعود دیکھا
اور جو شخص دیکھے ہر شے کو متمیز دوسری سے وہ کہیگا وعدہ
اجالی ہے اور وہ وفا ہوا اگر کسی عالم میں ہوا کسی قابل میں
ہوا اور صورت ترشیدہ یا ساقد اس شے کے کہ وہ او کی تفسیر
محتاج تعبیر کے تھی اور تعبیر نہائی جیسے چاہیے تھی اور یا مخلوط
ہوگی اور جس جس سے آلودہ ہوا صدق اور اپنی صرفت
پر نہ رہے خلاصہ یہ کہ یہ دو تو وجہیں عاری
رکھتی ہیں متوسطین کو مگر اہل کمال اس سے
علیحدہ ہیں مگر یوں کہا جائے کہ محتاج تعبیر و تمیز اپنی
بحر میں حکام عالم میں امر و جہا نہیں تو اس علم تحقیق و تمیز
سنانا چاہیے کہ تحقیق ارادہ ہر زبان ہر علم و ہر علم کا

فی انفسہا محصوراً یا لاضافة الى الواحد فانها
 يشق منه دون غير متميز بعض المراتب من
 بعض من جهة نحو الاشتقاق كاذن حلة ظهور
 هذه الصور العددية المتكثرة تعلق الارادة
 بظهور كمال الحاسب ومشتقاته تلك المراتب
 بالتزويج والاختصاص بالانضباط بحيث لا يزيدوا
 (انقص هي الطبيعة العددية المحفوظة قبل الارادة
 كان الارادة حكاية لطبيعتها ومنصبة لظهور
 احكامها لتسبب الجعل والايجاد الى الماهيات
 كمناسبة تأثير الحاسب في الاعداد من جهة
 ظهورها في الوجود عالمي كنسبة الماهيات
 واولاها الى مفيضها قبل الجعل كنسبة مراتب
 الاعداد الى الواحد وتقدم بعضها على بعض
 ولوزوم خواص تلك المراتب لها من قبل الطبيعة
 العددية فقط فحين اعجز قولهم الماهيات
 غير محمولة ولا الجعل والايجاد هو الظهور والفيض
 المقدس وارتباط الماهيات بمفيضها كارتباط
 المراتب العددية بالواحد وتعينها لخواصها
 لتعين تلك المراتب بخواصها فرضا قبل ان تتغير
 وحيث اوهى الغيظ الاقداس فكما ان للعدد
 سلسلة مرتبة بعضها بعد بعض ممتدة من
 الواحد الى ما لا يتناهى كما منة في الواحد من جهة
 الفرض والمقتضى من جهة التقدير بالاجل
 ولكن لا للطبيعة الكلية بما في حيزها من اركان
 ومواد سلسلة مرتبة بعضها بعد بعض

بذات خود محصور نسبت کرنے طرف واحد کے کیونکہ مشتق
 ہوئی ہیں اس سے نہ اس کے مولک اور متمیز ہیں بعض مراتب
 بعض سے جہت طریق اشتقاق سے تو اس وقت ہوگی علت ظهور
 ان صورتوں کی متکثرہ کے تعلق ارادہ کا ساتھ ظہور کمال الحاسب
 اور مشتقات ان مراتب کا ساتھ ترتیب انضباط وخصایط کا
 اس حیثیت سے کہ نہ زیادہ ہو نہ کم وہ طبیعت عددیہ ہے
 جو محفوظ ہے ارادہ سے پہلے گویا کہ ارادہ حکایت پر واسطے
 اس کے طبیعت کے اور منصوبہ اس کے ظہور احکام کا تو پس نسبت
 جعلی اور ایجاد کی طرف مہیات کے ایسی ہے جیسے نسبت تأثیر
 محاسب کے بیچ اعداد کے جہت ظہور اون کے صورتوں کی
 بعد اس کے کہ نہ ہے اور نسبت مہیات اور اون کے لوازم کے
 طرف اون کے مفيض کے جعل سے پہلے ایسے ہی جیسے نسبت
 اعداد کے طرف اور بے اور تقدم اون کے بعض کا بعض سے
 اور لزوم خواص ان مراتب کا طبیعت عددیہ کے قبل سے
 ہے فقط پس معنی ہیں ان کے قول کے الماهيات غير محمولة
 اور جعل ایجاد وہ ظہور ہے کہ اور فیض مقدس اور ارتباط
 مہیات کا اپنے مفيض سے ایسا ہے جیسے ارتباط مراتب
 عددیہ کا ساتھ واحد کے اور تعین مہیات کا ساتھ خواص
 اپنے کے ایسا ہے جیسے تعین اون مراتب کا اپنے خواص سے
 فرضاً پہلے اس کے متعین ہو جو اور وہ فیض اقدس ہے تو
 پس جیسے واسطے عدہ کے ہر سلسلہ ترتیباً بعض بعد بعض کے کہ
 متدیو واحد سے طریقاً بتباہی کے کامن بیچ واحد کے جہت نقص
 نہ جہت تقریر بالفعل ہے اس طرح ہے واسطے طبیعت کی کے ساتھ
 اور اس قسم کے جو اس کے حیز میں ہے اركان
 ومواد سلسلہ مرتبہ بعض بعد بعض کے

معلوم الخواص المراتب بنحو فرما تا ہے اللہ تعالیٰ اور حکایت
ان حقائق کے واما الا مقام معلوم کہ منصفیہ طرف
الواع کے انصاف حاصل کیا کہ زیادہ ہونہ کم اور نہ ممکن ہو
ایک ایک پہر منصف ہو تی ہیں وہ نوعین طرف افراد کے جب ان کو
ضرب کریں القصابات فکلیہ ارضیہ میں اور ملاحظہ کریں
وضع سابق کا واسطے وضع لاحق کے تا غیر نہایت متدہ ہے یہ
سلسلہ ماہیات سے حقیقت الحقائق سے طرف
لانہایت کے کہ کامین ہے حقیقت الحقائق میں اور بسط
اشیا میں جہت فرض و امکان سے نہ بہت تفرق ہوا
پہر مرتب ہوا ساتھ حقیقت الحقایق خارج کے اور ممکن
ظاہر ہوا صورت حقیقت الحقایق کے اور ارتباط خارج کا
حقیقت الحقایق سے ایسا ہے جیسے ارتباط لازم کا ساتھ
ماہیات کے پس صادر ہوئی اس محلی بالارادہ والا اختیار
سے طبیعت کلیہ اعداد کہ وہ مانند ایک شخص اعداد کے ہے کہ
جس سے صادر ہوا اس واسطے سے ارکان و عناصر ہر
حاصل ہوا امتزاج عناصر و ارکان سے موالید اور وادارک
کیا اس شخص اعداد اپنے رب کو فروصہ اپنے خیال میں فیصل
ہوئی صورت علیہ کردہ کیفیت علیہ ہے ایک اعتبار سے اور
فرض معلوم ہے ایک اعتبار سے اور نفس علم ہے ایک اعتبار سے
اور پہلے تجلی ہے طبیعت کلیہ میں پہر نازل ہوئی مدارک
مفیدہ تو ہو گئے حضرات ادنیٰ ہی سے پہر خیرہ قدس وغیرہ
مشہد آخر اخلاق انسان میں سے ایک خلق ہے
اس کا نام سمت صالح ہے اور سکی حقیقت یہ ہے کہ وہ
تقطعات طہقہ کا اپنے اعمال اور اخلاق کا جو اس میں
اور اس سے تعالیٰ میں ہیں یا وہ :

معلومة الخواص المراتب كما قال عن من قال
عن تلك الحقائق واما الا مقام معلوم منصف
الى الانواع انفسا حاصل لا ينقص ولا
لا يمكن ذلك ابا ان تنفس تلك الانواع الى الاعراض
بصرفها في التصالات العقلية والارضية ولا
حظات الوضع السابق المعدل للوضع اللاحق
الى غير النهاية منتهى هذه السلسلة من ماهية
الماهيات وحقيقة الحقائق الى الابد كانه
في حقيقة الحقائق والبسط الاستثناء من جهة
الفرض والامكان من جهة التقرير بالفعل
ثم ارتباط بحقيقة الحقائق الخارج وظهور في
حقيقة الحقائق وارتباط الخارج بحقيقة الحقائق
ثم ارتباط اللوان بالماهيات فصدا من هذا
التعلق بالارادة والاختيار طبيعة كلية واحدا
في شخص واحد من بسطها الاركان
والعناصر من امتزاج القيلتين المواليد
واحد من الشخص الواحد رب الفرض الصمد
في خيال فخصلة صفة كلية هي كيفية عملية
باعتبار نفس المعلوم باعتبار نفس العلم
باعتبار رتبة اول تجلي في الطبيعة الكلية ثم
نزول في المراتب المقلدة فصارت حضرات
منها حضرة القدوس وغيرها مشهور
ان من اخلاق الانسان خلق يسمى بالسمت
لصالح حقيقته يتفطر النفس الناطقة بافعالها
واخلاقياته هي فيها بين وبين الله اوبية

و بین سائر الناس و احدث الله انظام صالحم فیها
 برضاہ الله من عبده فاذا شاء الله بعبد حبرا
 فقہم بتلك الاعمال والاخلاق وهذا لنظام حکما
 فیها تفقیحا مفاضاً من حصرة الرحمة من غیر فکر
 و ریتة منه و هذا الافاضة انما تكون برکتة منقولة
 فی خلق السموات والارض و هذا هو معنی قوله
 قال الله و اوحینا الیهم فعل الخیرات و اقام الصلوة
 و هذا بصورة ایجاد الفعل و ینتج عن هذا ایجاد
 ایجاد علم بتلك الاعمال والاخلاق و نظامها
 المحبوب و لا ینکمل احد من عباد الله الا بها
 تبین الهدایتین لکن لثانی من افراد الانساب
 لا یتوجبون ایجاد الشفاعة من حضرة الله
 بغير واسطة فكان الخیر حیث ان تتوجه الی
 الی کامل من البشر یتفقون بحیث ان ینسلم من
 احکام الفرع الخاص و یقیم بامه من الناس بحسب
 امر جنتهم و ما یلیق بها من الاعمال والاخلاق
 و یتفقیه ترقیح من الطبیعة الی ما قدر لهم من
 القرینة و یتوجب ایضا بفضلة ان یجذب
 من حیث الطبیعة الی حیث القدس من تنصیب
 هذا لك نفس بل ان ایجادین و محیط بهما متحققا
 و یتبنا فاذا توجهت الی کامل هذا انت حضرت
 الیها و غطت فانطبع قلب المراد و یتبنا
 هذا السر الاجالی بصورت بقائه باحکام تلك
 الامه فیتسم عنه و قد دعی علماء اشد الی حین
 الفکر و الرویه فی تکلم حکما و هذا حقیقة

اعمال اخلاق و میان اوکی اور لوگون کی بین اور انکا ہر
 پاتا ہے واسطے نظام صالح کے کہ اللہ تعالیٰ رہی ہوا پندہ سے
 توجب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے بہتری چاہتا ہے تو اوکو سمجھ
 دیتا ہے ان اعمال اخلاق کی اور ہدایت کرتا ہے اوکو ان نظام
 صالح کی وہ سمجھ فاضل ہوتی ہے درگاہ رحمت ہے فکر و رویہ
 اوس سے اور یہ افاضہ تحقیق ایک برکت ہوتی ہے نسخ کی خلق
 سمیتہ صالحین اور یہی بین اللہ تعالیٰ کے اوس قول کے
 و اوحینا الیهم فعل الخیرات و اقام الصلوة اور یہ صورت ہے
 ایجاد فعل کی اور نتائج ہوتا ہے اس ایجاد کے ایجاد علم ان اعمال
 و اخلاق اور ان کے نظام محبوب کا اور اللہ کے بندوں میں کوئی
 کامل نہیں ہوتا مگر ساتھ ان دو ہدایتوں کے ایک ہی ہر ایک افسر اور
 انسان میں کہ متوجہ ایجاد و شاف کی نہیں درگاہ رحمت ہے و
 کے تو او سوقت بہتری یوں ہوتی ہے کہ رحمت متوجہ ہوتی ہے
 کسی کامل بشر کی طرف جو تحقیق رکھتا ہو اپنی جبلت سبب
 اس امر کا نکال کے احکام فرما دے اور ہر جائے گروہ مردم
 میں او کو مزاج کے موافق اور او کو مزاج کے موافق اعمال اخلاق کے
 اور او کی ترقی کے طبیعت کے لائق ہوا او کو واسطہ تقدیر کیا گیا ہو
 اللہ تعالیٰ کی قربت میں اور نیز مستوجب اس امر کا اپنی فطرت سبب
 جذب کرے نیز طبیعت طرف جبر قدس اور وہاں منبج ہوا او کمال
 ساتھ لون و حیاتی و کمال اور احاطہ کر لی ان دونوں ہدایتوں کا اور کو
 تحقیق اور میں کی پس جو سوقت جبر متوجہ طرف اس کمال کی جبکی حقیقت ہو
 وہ حجت اس کمال جائے اور او کو واسطہ تقدیر کیا گیا ہو
 اور غالب ہو جائے پس اعمال اپنی ہدایت کی مشورین تمام احکام ان لوگوں کے
 پس سرایت کری او سے و حالیکہ وہ طرف علم پر وارد ہو و فکر
 یوں برکت میں ہر کام کرے جیسا کہ او کو حاصل ہوا اور یہی حقیقت

نزل الشرایع علی الانبیاء وحیاً ونزل المطرق
 علی الاولیاء کشفاً والوفا فیدمع من هذا الخلق
 الی المواسطہ کلاماً والاعلیٰ النظام المراح فتبادر
 الیہ فطرۃ فیما خلد منها خلق السمیۃ الصالح خلق
 الحکمۃ بنو فنیق اللہ ما ینا کسب خویرہ نفسہ
 ویدۃ امر العامۃ فیقتل بین عینہ النظام المراح
 ویكون حکماً فصلان فی جمیع امورہ فیفوق بالسعۃ
 ویكون منہن ہدی الی صراط مستقیم ویکان
 سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ من استوجب
 عقلہ بعد معرفتہ انما سبب بہ خویرہ نفسہ
 ان یعرف انشیاء من حالۃ الایۃ فقال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم منہا الہ علیہ ہذا الخالۃ
 لہا کان فینہا کثر خول شون الحدیث وقال لو
 کان بعدی بنی لکان علی ہذا او قد تانی ربی
 من ہذا الباب نصیباً ففیہ منہا رب الناس
 فی قرینہم من ربہم ہذا الخالۃ الخضرۃ ان
 الانسان لا یجد بقرینہ حتی یعرف نور الطہرۃ
 ویرفت فقد ویرفت الخالۃ المسدال بنی
 وین ہذا اللور من الطبیعۃ ویرفت کیفیۃ
 قہرہ الطبیعۃ والا لقا الی صاشر امورہ
 وحیات نفسانیۃ تعیل الیہ ما فقد فیہ کل
 ذلک من نفسہ ویحیط بنفسہ من طہرۃ
 الکہۃ علما وحتی یعرف لذت المناجات فی
 السجود ویرفت کیف رقت روحہ صفت
 فی تلك الخالۃ وارتفع بیہا وین اللہ الخ

نزل شرایع کی نیون پرانہ وحی کی اور نزل طریق کی اور اولیاء
 ارز رکشت اور الہام کی توجہ واسطہ کا شفا ہوا اس سے
 نظام جود لالت کرتا ہے اور نظام سراو کی پس تبادرتی جو اس
 کامل کی طرف اس کی فطرت اس سے اخذ کرتی ہے خلق سمیۃ
 متعلق حکمت اللہ تعالیٰ توفیق سے جس قدر کہ اس کے خواص نفس کے
 مناسب ہے اور چھوڑ دیتا ہے امر عامہ کو پس مثل ہو جاتا ہے
 اس کی انکسوں کے سامنے نظام سراو اور ہو جاتا ہے حکم فیصل سب
 امور میں تو وہ فایز ہوتا ہے سعاد کو اور ہو جاتا ہے ان میں سے
 جنہوں نے صراط مستقیم کی ہدایت پائی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ ان میں سے تھی جنکی عقل مستوجب فی البدیہ معرفت کے
 اس سے کہ جو مناسبت ان کے خواص نفس کو کہ پہچانیں اکثر
 چیزیں اس کے حال کے پس فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اس حالت کی آگاہی کے واسطے او کو نقد کان فین قبلکم
 محمد ثون الخ اور فرمایا ہے لو کان بعدی بنی لکان علی ہذا
 اور بیشک چکو دیا اللہ تعالیٰ نے اس میں حصہ پس سمجھائے لوگوں کو
 مشرب اللہ کے قرب میں ان کے تواضع و گاہ سے یہ بات ہی جو
 کہ انسان نہیں قابل ہوتا اس کی قربت جب تک نہ پہچانے نور
 طہارت کو اور اس کے فقدان کو اور جب تک نہ پہچانے طبیعت
 پر دے پڑے ہوئے کو درمیان اپنے اور اس نور کے اور پہچانے
 طبیعت کے ظہر کو اور اس کے اصلاح کو اور ہیئت نفسانیہ کو
 جو عادی کرتی ہے اس کی طرف شے جو کم ہوگی و تخیر کرے کہ اگر
 نفس اور احاطہ کرے اپنی نفس کا اس ہیئت از سر علم کے اور یہاں تک
 کہ پہچانے لذت مناجات کے سجد میں اور پہچانے کہ کیونکر
 اس کی روح کو رقت ہوئے اور صاف ہوئی اس حالت میں
 اور اٹھ گیا حجاب جو اس روح کے اور اللہ کے درمیان تھا

فصارت مشافہة بالمناجاة کانه راعی عذرا
 ویرف کیف یعان علی قلب بعد ذلک وکیف
 یدفع ذلک بالانجاء الی کلمات تمشعیه وھی
 بدنیه ونفسانیة تعید الیه ما فقدہ وھی
 یعرف الیقین ای انجاء الخاطر الی اللہ والرحمة
 علیہ ویرف ما یتمنع علی هذه الحلة من الایمان
 فی الدعا الخیر الدنیا والآخرة والتعود من
 الفتن من جهة المعرفة ان اعماله واخلقه
 اعمال غیره واخلقه ومصائب الزمان کما
 لیست بیدة انما هی بید اللہ یفعل ما یشاء ویجری
 ما یرید الیہ هذه الحلة من الاستخارة فی
 کل ما یرد علیہ والفرج الی اللہ عاه والتعود
 اضطر ان من جهة معرفة ویرف ان ما احدث
 اللہ فی الدنیا والآخرة فیمایجع الی القرابة و
 الجنة خیر من الدنات الفانیة الجسمانیة فیه
 یعلم حجاب الطبیعة وکیف یغلب علیہ هذا
 الحجاب بکیف یفسد علیہ نوره واطمینانه
 فیرکف یعالج بقهر الطبیعة ویرف حجاب
 الرسم وسوء المعرفة فمن عرف هذه الاحوال
 من نفسه ولو بقدر خایصة نفس فیه ان
 یعتقد بقربته وهو الذی دخل فی قلبه بشنا
 الایمان فعلیک ان تلون طلیب نفسک وایاک
 ان تأخذ هذه العلوم طهر مشی
 اطلع الحق سبحانه علی حقيقة الروح انما هی
 بیوت الانسان بانفکاکه عن البدن وما به الحس

تو ہو گیا مشافہ مناجات کے جیسا آنکھوں سے دیکھا اور
 پہچانے اس کو کہ کیونکر پردہ پر تاسے اس کے قلب پر
 اس کے اور کیونکر دفع ہو جاتا ہے ساتھ انجاء کے مشورے سے اور
 بدنی اور نفسانی پر پہن لاتی ہے اس نے کوجو گم ہو گئی تھی
 اور یہاں تک پہنچانے یقین کر لینے جمع خاطر کی اور کس طرف
 اور تمام اس پر اور پہنچانے کہ متفرع ہوتا ہے اس خلعت پر
 تفرع بیچ دعا کے واسطے بہتری دینا اور آخرت کے اور دنیا
 لگنے فنون سے اس کے معرفت سے کہ اعمال و خلائق کے
 اور اعمال و خلائق اس کے مواکے اور صحابہ مانی کے اس کے
 ساتھ میں نہیں سب اس کے ساتھ ہیں جو خدا اہل تہا ہے ہو کر تہا
 اور پہچانے کہ یہ جلت اس سے کیا ہدایت کرتی ہے اتنا رہ سے
 ہر شے سے جو اس پر وارد ہو اور بقدر اسی سے طرف دعا کے اور
 پناہ مانگے مضطر ہو کر جہت معرفت کی اور پہچانے کہ کیا اس نے
 اس کے واسطے کیا ہے دنیا اور آخرت میں اس چیز میں جس سے
 رجوع ہو طرف تربت کے اور جہت بہتر ہے ذات فانیہ جانیہ
 اور یہاں تک جان لے حجاب طبیعت کا اور وہ کیونکر اس کے
 آجاتا ہے اور کیونکر اس کے نور کو فاسد کر دیتا ہے اور طہینا کو
 پہر کیونکر علاج کیا جاوے غلبہ طبیعت کا اور پہچانے حجاب
 رسم و سوء معرفت کا پس جس شخص نے ان امور کو اپنے نفس سے
 پہچان لیا اگرچہ بقدر حوصلا اپنے نفس کے تو وہ شخص مقرب
 اور اس کے قلب میں ایسا نیک بنا شدت داخل ہوئی پس پر
 لازم سمجھ لے کہ تو اپنے نفس کا طلیب ہو اور تہرار ان
 علوم کو پس پشت کیجو مشہد آخر اطلعا عدی مجھے
 اسد سبحانے روح کی حقیقت پر کہ بیشک روح وہ ہے کہ
 کہ اس کے بدن سے جدا ہونے سے انسان مر جاتا ہے اور کسی شخص

والحرکة والحیوة ولها طیفان ولطیفان اقربهما الى
 البدن جسمکم هو الخ یثبوت فی القلب ثم یلتئم
 فی البدن ویصل القیام الی الراجحة والطبیعیة ثم
 حقیقة مثالیة وهما الی انفعالات قبل ظهورها تكون
 فی الناسوت ومنتها اذن الميثاق ثم حقیقة روضة
 وهي حصصة من الصورة الانسانية مكنة نفا بعوارض
 مشخصة من قوى الاندلال والعناصر مقتضیة
 لاحكام خاصة ثم صورة الانسانية مع قطع النظر
 عن المشخصات ثم صورة حیوانیة ثم صورة نباتیة
 ثم صورة جسمیة ثم حصصة من الطبیعة الكلية ثم
 ابنساط حاکم باطن الوجوه علی لوح الخارج فمن
 قال ان الروح جسم لطیف حل فی البدن کقول
 النار فی الفهم فهو صادق ومن قال انها مجرد
 فهو صادق ومن قال انها قدیمة فهو صادق
 ومن قال انها حادثه فهو صادق بل وجهه
 هو مولیها لکن لا یخفى ان الاقتصاد فی صور ^{حقیق}
 النبی صلی الله علیه وسلم لکل نبی دعوی مستجاب
 فتعجل کل نبی دعوی وان احتبأت دعوی شفاعه
 لا یمنه ان قلت کل نبی له دعوی من مصیبة ولكن لا
 البینا صلی الله علیه وسلم دعوات ثلث مستجاب بها
 وقیم فی الاستسقاء فی مواضع لا یجزم قال ای
 دعوی انشأ فی هذا الحین اذ یعلم من السبق
 انها دعوی واحدة لکل نبی قلت هذا الدعوی
 لیست دعوی رغبه خاصه فی شیء من المطالب بل
 کلام الله تعالی رسولا لطفا بعباده ورحمته

وحركت وحيات ہے اور اس کے طبقے اور لطایف ہیں
 اقرب بدن میں اس کا جسم ہوا ہے کہ تکون اس جسم
 ہوائی کا قلب میں ہے پر وہ منتشر ہوتا ہے بدن میں
 اور حل کرتا ہے توت در اگر اور طبیعت کو پہر ایک حقیقت
 مثالیہ ہے اور وہ ہے کہ معتقد ہوتی ہے پہلے اس کے
 تکون کے پہلے سے عالم ناسوت میں اور اسی سے لیا گیا ہے
 ميثاق پہر ایک حقیقت روضہ ہے وہ ایک حصہ ہے صورت انسانیت
 ایسی صورت انسانیت کہ کثیف ہر عوارض مشخصہ سے جو تو انفرادی
 وغنا سے تقضی میں واسطے احکام خاص کے پہر صورت انسانیت
 ہے قطع نظر مشخصات سے پہر صورت حیوانیہ ہے پہر صورت نباتیہ
 ہے پہر صورت جسمیہ ہے پہر حصہ ہے طبیعت کلیہ ہے پہر ابنساط
 ہے حکم باطن الوجود کا لوح خارج پر تو جو شخص کہے کہ روح
 جسم لطیف ہے حل کئے ہوئے بدن میں جیسا حل آل کا
 کوئلے میں تو وہ سچ کہتا ہے اور جو کہے کہ روح مجرد ہے وہ بھی
 سچا ہے اور جو شخص کہے کہ روح قدیم ہے وہ بھی صادق ہے
 اور جو شخص کہے کہ روح حادثہ ہے وہ بھی صادق ہے کل دعوی
 ہر مولیہا لیکن پہر امر پوشہ نہ ہے کہ اقتصاد قصور ہے
 شخصیت قال النبی صلی الله علیه وسلم کل نبی دعوی مستجابہ
 تعجل کل نبی دعوی والی اہتبات دعوی شفاعتہ لانی اگر کہ
 کہو کہ ہر نبی کے واسطے بہت دعائیں مقبول ہیں اور سطر ہر نبی
 نبی صلی الله علیه وسلم کی واسطے بہت دعائیں مقبول ہیں جیسا کہ واقعہ
 ہو میں تمنا اور بشیہ دعوتوں میں تو کوئی دعا کی طرف غماز کرے
 حدیث شریف میں کیونکہ اس کی سابق سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک دعا سطر
 ہر نبی کے تو میں تادین ملو کہ وہ ایک عاقلین کے ایک غبت خاص کی
 بلکہ یہ سچا اللہ تعالیٰ کو ہی نبی اپنی بند و پیر لطفا اور رحمت کی واسطے

فلا یفلو حال العباد من عین ایمان لیطیعوا فی صلیح
 فی حقہم افاضتہ برکات علیہم او بعضا فینقلب
 ذلک اللطف مغنا و سخطا و غضبا و فی کل من الحاکم
 یلہم الخیر الہام نعمت فی الروع ان یدعو الہم او
 علیہم فذلک حدیث واحد لکل نفع ناشیہ من اللطف
 الذی منہ کانت بعد شرا و آفات یتصلہ اللہ علیہ وسلم
 فذلک استثنای من نفسہ ان اللہ تعالیٰ لم یقدر بعثتہ
 اللطف بہم فی الدنیا فخطا بل اراد معذللہ ان یكون
 معذرا للرحمة بما تہوم المعاد وقد ذکرنا انہ صلی اللہ
 وسلم شہید فی الآخرۃ والشہادۃ من خواصہ فنفذ
 فی روعہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان ینفیہ ملک اللہ
 الخیر انما تنشأ من اللطف ان یشہد منشاء النبوة یوم
 المعاد فذلک یدفع عن الہم حق الذل **مشہد**
آخر و تحقیقات فاضل علی قلبہ علوم
 الخلق والایجاد عموما والخاص فی النشاء الخیر الہیہ
 وانہ یملک اجتماع المفیضین والضاہین فی نفس الہم
 لکن بان یکون احل لتفیضین فی حقدہ و لیس فیہا
 الاجزہم بان ہذا ہلک ان یتلون الآخر فی حقدہ و لیس
 فیہا الا الجزم ان ہذا الیس ہلک و عن نبین اللہ من
 ہذا العاوم فانیس بیانہ انما یتلک جمع اجزاء مختلفہ
 و افاضتہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا العجز اعجز من
 شتی واحد و الخلق یكون تارة لما ھو من العناجز
 اجزاء العناجز ویناض علیھا صورۃ تناسب الصور
 العنصریہ فی کیفیات و کمیات و سائر الاعمال
 فیہا من المخلوق انسانا و غیرہ سائر تارة لما ھو من الصور

نوبتوں کا حال و امر سے خالی نہیں یا اس نبی کے مطیع ہو
 تو یہ ان کے حق میں افاضتہ برکات کا ہوا یا نہ ایمان لائے ہو
 تو وہ مہربانی و رحمت قہر و عذاب ہو گیا ان پر اور دونوں صورتوں
 الہام کیا جاتا ہے میں الہام لغث فی الروح یعنی الہام قلب میں
 اس امر کا کہ ان کے واسطے دعا خیر کسے یا بد دعا کسے تو وہ دعا
 واحد ہے واسطے برائی کے کہ اللہ کے اس لطف کا ناشی ہے جس کے
 واسطے آیت بھیجتا تھا لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لیا
 اپنے نفس اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں ارادہ کیا ان کے
 بھیجے ہیں فقط دنیا میں رحمت بلکہ ارادہ کیا ہے باوجود
 اس کے رحمت عام قیامت کے دن واسطے اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ
 ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہیں آخرت میں اور شہادت
 آپ کے خواص سے ہے پس ان کے قلب میں الہام کیا گیا کہ وہ اس کو
 رکھ چھوڑیں واسطے قیامت کو خوب بخور کر اس سر کو جو فخر
 کر نکاح ہے شہد آخر و تحقیقات افاضتہ ہوا میرے
 دل پر خلق و ایجاد کا علم ہوا و بخلق کا علم عالم خیال میں مخصوصا
 اور میرے اجتماع لتفیضین اور اجتماع ضدین نفس الامر میں لیکن
 اس طرح سے کہ احدا التفصیل ایک درگاہ میں ہوا اور دین نبوگر
 پر نہیں کہ ہر امر پر ہیں اور دوسرے تفتیش دوسرے درگاہ میں اور
 او میں نبوگر یہ کہ ہر امر میں نہیں ہے اور ہم بیان کرتے ہیں
 شے یہ علوم جہدرا و نکایان آسان خلق جمیع اجزاء مختلفہ کا
 ہے اور افاضتہ ہے صورت مناسبتہ کا ہے ان اجزاء پر
 یہاں تک کہ وہ اجزاء جو جائیں ایک شے واحد و خلق کبھی ہوتی ہے
 مناصرتہ توجع ہوا ہاں میں اجزاء عناصر اور افاضتہ ہوتی ہے ان کو
 وہ صورت جو مناسبتہ مناسبتہ کہ بعض کمیت میں سبب ضرورت تو وہ
 مخلوق انسان ہو جائے یا فرس او خلق کبھی ہوتی ہے صورت یا ہے

المتشاكلات الحادیۃ والاربعون

الحیالہ فی جمیع خیالات کا متشتمل ہونا فی الحیاں اور
فیہ من الخیال الصور الواقعة فی الخیال من خارج
فیہا من علیہا صورۃ تناسب الصور الخیالیہ فی
الکلیۃ من وجہ التلخیص بالماذی من وجہ کل خلق فی
ای ذنۃ کان فائدہ لا بد حل فی ذلک الذنۃ فی نفسہ من
خارج تلك المشاء لان ذلك محال لا یقبل العمل
ضروریۃ نعم نشأۃ فی نفس الذنۃ فی آخری و موجبی فی نشأۃ
یعنی موجبی فی نشأۃ آخری و ذلک لا یستطاعہا جمیعاً
فی الطبیعۃ الکلیۃ و سیراۃ فی الذنۃ علی السواء
فیذہن ان فیہ منظر الی النشأۃ الخیالیۃ فہذا الذنۃ
بناء و عدم و احیاء و امانہ و تقریباً و اللہ ہذا الذنۃ
کل یوم فی شأن فیہا علی الارادۃ الالہیۃ یتوکل
شخص خیالی فیہ منظر بہ و یجزم لہ اجزاء خیالیۃ
و من عجیب الاسرار خلق اللہ سبب بعد ما یکن فیہ
الرجل شریفاً فی نفس الامر ویكون لبسہ بفس فی
نفس الامر فی زمان واحد و ذلک انہ رعیل الیہ
شریفاً فی الاصل و لہ فی زمان تفضیل الاختیار
العلیۃ یومئذ نہایت نسبہ واری ان ذلک بنوعہا
دخل مع الشمس و المشتاری بحیث یكون الرجل طروق
و نور الشمس و المشتاری منعکسا فیہ فحیث یكون
واللہ اعلم فی ہذا الموضع بواقع النسب و المناہضۃ
من اجلہ ویكون ذلک الاتصال بحیث یحفظ فی صورۃ
للفاضۃ حکم ہذا الاتصال کما یحفظ فی الموعودات
اشکال الوالدین و یحاط بہا و ہذا الرجل لیس لہ
شأن و مرد و فیہ فیہ اولاً فی الملاعلا علی بصیرۃ

تو جمیع موجباتی بین خیالات کہ تھے پراگندہ و متشتت خیال میں تانگ
تھے خیال میں حلول کرنے سے صورت واقعہ کی پچ خیال کے
خارج سے تو فاضلہ ہوتی ہے ان پر وہ صورت جو مناسب ہو
خیالیہ کو پچ بجز کے ایک وجہ اور اولوہ پچ سے مادہ کے ساتھ
ایک وجہ اور خلق کسی عالم میں ہو اس عالم کے خارج سے اس
عالم میں داخل نہیں ہوتی اس واسطے کہ یہ امر محال ہے اس کو عقل
قبول نہیں کرتی ضرورتاً یہ بات کہ ایک عالم متحد ہے واسطے دوسرے
عالم کے اور موجود ہے ایک عالم میں کہ متحد ہو واسطے موجود دوسرے
عالم کے اور یہ امر ہے سبب اس کے نظام کے طبیعت کلیہ میں
اور اس پرستی کرنی طبیعت کلیہ کی سبب ہو عالم میں برائے چاہیے کہ
پہری نظر بجز ہو عالم خیالیہ میں کہ وہ ان ہما ہے اور بگاڑا ہوا
اور زندہ کرنا ہے اور بار و النما و تقریباً ہے و اللہ کہ وہ ان
کل یوم فی شأن ہے تو سب اوقات ارادہ الہیۃ متعلق ہوتا ہو واسطے
تکوین ایک شخص خیالی کے تو بگاڑتے ہوتی ہے واسطے اس کے
تقریباً اس کے واسطے اس و خیالیہ جمع ہوتی ہیں اور عجائب
اسرار سے ایک خلق نسبہ بعد اسکے کہ نہ تقابیس ہوتا ہے ایک
اصل میں اور شریف نہیں ہوتا نفس امر میں ایک زمانہ میں اور یہ امر
اس لئے ہے کہ اکثر اوقات ایک مرد اصل میں شریف نہیں ہوتا لیکن
وہ پیدا ہوا ایسے زمانہ میں کہ اتنا شرف لکھتے ہیں اس کی بزرگی
نسب اور میری رائے یہ ایک نوع متشعب ہے جس کا شمس اور
مشتاری سے اس حیثیت کہ رجل مرآت ہوا نور و شمس و مشتاری کا
ان میں شمس تو سوت ہوگی اور خدا و جانا ہر اس مولود میں بزرگی
نسب نہایت اس کے سبب اس کے وہ اتصال ایسی نسبت کہ ہوا
ہو اس کی صورتاً و صفات میں اس اتصال کا محض ہوتی مولودین و والدین کی او
نشان ہیں اور اس میں سرور و نہایت قوم کیا جانا ہوا علیہ اس کے

ترجمہ اردو فیوضِ بحرین

شریفاً ولا يزال فیہم جموع من الملعون كما يرى الانسان
 فلو انهم لم يمتوا لكانوا في النار الى الابد والساقل
 ومنهم من لا يقرب من النار الا في يوم القيامة
 اشداً وجا انزال يستند على ظهره وشبهه بياضه امر
 فينزل ينزل هذه الشمس الارض فيخرج من حفظ الناس
 او من بين بطون الاراق وجديد على كل من شربها
 وان كان في القلما في نفس الامر ولكن يقدر الله شدة
 فتتقاد لها خالات بني آدم فيجمعون على شربها
 وتعظم من جهة الشمس فذو اذا كان هذا الانسان من
 احل الصلاح فربما يرى في بعض مناماته انه شرب
 فطمأن نفسه بن الله وكل من حفظ الامر الاول وقد
 انه ليس بشرب لم يقبل منه قول الله احاط به الكفار
 للملاء الساقل وكان كالذي يسبب الشرب بان الله ليس
 بشرب وهذا كله في الخارج شرب وتمثل لتلوث نفسه
 بلون التلويح الشبيهة ولكن بياضه شبيهة في الخاتمة
 نسب لتمثيل ليداد الى ايام في الدين او ذلك في الدنيا
 فيتعلمون هذا الاستعداد في الوقت ويصدق الامر كأنه
 غير مؤثف وقد علمه امانة الشرف فيبعث الله
 نوره بياض جموعهم يسبب لها شرف هذا الانسان ويقفل
 من نفسه لون النباهة الفسيفساء ويجمع الناس على انه
 ليس بشرب فيكون بذلك في الملاء الساقل وكل
 من قال انه شرب انك عليه كالماء في نسب غيلا للشرب
 الى الشرف وليس مقصودنا انه اجتمع التقيضان
 من قبل انه شرب من وجه ليس بشرب من وجه
 ان ليس من امن التناقض في شرب بل هذا كله حشر

پہر اس میں پیشہ یہ معنی پڑھتے جاتے ہیں جیسا تربیت کرتا ہے انسان
 اپنے بچہ کو پہر وہ بڑا ہو جاتا ہے ایسا کہ اس سے ترشح ہوتی ہیں ایسا
 طرف ماساقل کے اور انہیں مجاہد سرسوی ہے تو باغی آدم کے سوا
 کا لیک تو جس وقت پچھتا ہے انسان اپنی جوانی کو اور آہو دھوا
 جو سندھی ہر اس کے ظہور سبب بنا ہوتی کہ تو نزل کرتا ہے یہ
 زمین میں تو نکلے ہی حفاظت سے لوگوں کے یا بطون اور راق سوسوی
 کوئی دہر کہ دلالت کرے اس کے شرب ہوتی پر اگرچہ وہ مخالف النفس الامر
 لیکن دافع ہوتی ہے وہاں شہادت کی خالات بنی آدم کے نقاد سے
 ہیں اور کبر جمع ہو جاتے ہیں کہ اس کو شرب کہیں اور جہت شرب
 اس کی تعلیم کریں اور جہت ہوتا ہے یہ انسان اہل صلاح میں سے ہے
 اکثر اوقات دیکھتا ہے خواب میں کہ وہ شرب ہے تو اس کو اطمینان ہو جاتا
 ہے اس اور جس کے حفاظت کے امر اول نے اور ذکر کیا گیا کہ وہ شرب
 نہیں اس کے قول کا اعتبار نہیں ہوتا اور اس کو ملاحظہ کرنا ہی انکار
 ماساقل کا اور پڑتا ہے ایسا جیسے شرب نہیں ہے اور یہ باتیں خارج
 میں ایک ایک بدین و مثال ہیں درمطربوں اس کے نفس کے سکھ کوں
 لبیک اور وسط ہر بنا ہوتی لبیک کے خارج میں نسبت کہ سند ہوتا ہے
 اس کی طرف یا یہ کہ امام بودین میں یا باوتہا ہوتا میں میں تسعین
 ہوتی ہے یہنا و مقتدا و دوت اور ہو جاتا ہے امر کو یا سرسوی ہوتا ہے
 نہیں اور قیاس کے لیے شرب جاتے رہتے کہ امر ایچہ کو دینا ہے
 تھوڑا عجیبہ کہ اس کے سبب کہ ہوں جاتے ہیں اس کا شرف اور اگر چاہتا
 ہے اس کے نفس ہو لون بنا ہوتی لبیک اور سبب لگ اس پر جمع ہوتے ہیں
 کہ وہ شرب نہیں اور کچھ جاتے ہیں ماساقل میں اور جو کوئی اس کو
 شرب کہتا ہے منکر ہوتے ہیں اس کو یا اسے غیر شرب کو شرب کی طرف
 منسوب کیا اور مقصود اس کے نہیں کہ تمام نقضین اس فعل سے کہ ایک
 و شرب شرب اور ایک جو شرب نہیں اس کے کہ ناقص نفس نہیں بلکہ

درگاهین چن کاپک من ہر دو سے شریف ہر اردو سرین ہر دو سے
 شریف نہیں واسطے دو انہوں کے مطابق ہر اردو سرین ہر دو سے
 ہے خلافت خلیفہ ظالم کی کہ ایک نگاہ میں خلافت ہر اردو سرین ہر دو سے
 نہیں ہے ہر اسی باب سے ہے تقاریر بان کہ حکومت قیامت قریب کی کہ
 ایک بریں نذا ایک چینی کے اور ہوگا ایک جینا ماندا ایک جمع کے
 اور ہوگا ایک جمع ماندا ایک کے اور ہر ہوگا ہر ہوگا ہر ہوگا ہر
 صورت فنا اور عدم کے مالا میں ترافض ہوگا ہوگا ہوگا ہوگا
 ناسوت میں پس ان کے خیال میں ایک کہ امتداد ہے اور ان امتداد
 ہوگا اور تیسوں میں خلل آ جائیگا کوئی انسان قادر نہیں ہوگا
 کہ ایک ن میں نہ کام کرے جو پہلے ایک زمین کر لیا تھا اور
 یہ امر ہوگا بسبب تاثیر اس کے جو فاضل ہوئے مالا علی ہی ہر ہوگا
 و ہم اس کے لغزش میں اسکے باؤ کی اس دشت سے جو دیوان
 و دیوار کے ہو اگر ہی تند دشت میں پر کہا ہوتا تو ہر ہوگا
 ہوتی اس کے باؤ کو اور واسطے تامل نقیض کے بہت میں ہیں کہ
 کلام اد کو احاطہ نہیں کر سکتا اس وقت واسطہ علم مشہد آخر
 افاض ہوئے چہرہ مرید اور معاد کے معاد کے امر میں ہے
 ہونا اہل جہنم کو مراد اہل جہنم کے اور اہل جہنم کو ہونا اس
 سریر کا اور اس کے سوا اور اس فخر کا اور اس کے اہل جہنم کے نہ یہاں
 ہونے اور اہل جہنم کے تر تازہ ہوا اور اس کے ایسی ہی تشکیل جو ہے
 بیان کین اور اس کا بیان و مقدمہ ہر موقوف ہے ایک ن میں ہے
 یہ ہے کہ نفس کے دریاں سخن میں اودہ سے ہے جس شخص حیات
 انسان میں اور جسکے نکلنے سے مر جانا ہے اور بد کے دریاں بڑا
 مضبوط متنازع ہے خصوصاً آدم میں جنک میں ہونا و ہر ہوگا
 ایک صفت بد نکا اور وہی حیات ہر ہوگا آدم میں ایسی ہی جسکے
 میں آگ سوا اس متنازع کے ہر ہوگا متنازع ہونے میں اس صفت نفس کے

حضرت فیہ انہ شریف من کل وجہ و حضرت فیہ انہ
 لیس بشر یف من کل وجہ قالہ برین مطابق فی تلك
 الحضرات ومن هن الباب ان خلافة الخليفة الشا
 خلافة فی حضرت و لیس خلافة فی حضرت ومن هن
 الباب تقارب الزمان اخاتبت القیامة فیکون
 السنة كالشمس والشمس كالجمعة والجمعة كالیوم وخلا
 لا تحق کھ صورۃ الغذاء والعدل من فی الملاء الاعلیٰ فی
 لون ذلک فی التاسوع فیض الیوم انہ امتداد ہے
 لیس هن ذلک امتداد و یختل المقایس فلا یقد انفسا
 ان بصیر فی یوم ما کان یصنع من قبل فی یوم
 و ذلک لتأیید من السرا لمفاض من الملاء الاعلیٰ فی
 تأیید و هم الانسان فی خلق جملہ من جن عین جملہ
 و لم یکن لای خلق لو کان هن الجن ع موضوع فی الارض
 و لاجتماع النفیضین صور لیس لا یحیط بها کلام
 فی هن الساعۃ واللہ اعلم **مشہد اخ**
 اس امر من المبدأ والمعاد من اسر والمعاد من الباس
 اهل الجہنم سر اسر من نظرات والباس اهل الجنة
 السند من والحریز و غیر ما من الالبسة الفاخر و کذا
 سر سواد وجہ اهل النار بضارۃ اهل الجنة و انفس
 کل ما ذکرنا و بیان ذلک یتوقف علی مفہم متاب آدم کا
 ان بین النفس اعطى الله بها الحسن والحدیث فی الا
 و یخبر و جہا یوح و بین البدن و متاجا الابد لا سیم
 فی اکثر من آدم من یتاخر الی فہم ان الروح و
 للبدن و انہا حیوۃ و انہا فی البدن کا لثا فی الفہم
 و لہن الا ما تراج الا لیس یتماثل و صفت النفس

بصورتہ اوصاف البدن فی المناجات و تائید ہما ان
 بعض الحضرات فی عالم الناسوت یقتل ہذا لک
 معین بصورتہ کثرتہ بھائی عالم الخبال المقید کفصہ
 سیدنا واد علیہ السلام و فاعلمت لہ الملائکہ
 متحاضمین فی المعاجز حد و معاملتہ مع بعض الناس
 فی الارواح و بعد تمہید المقدماتین نقول صہبہم انھ
 علی نفوسہم ہوالذی یصدی سہیل من قطن ان و شو
 فی الوجہ بسبب ثابث اللغۃ الالہیہ و صہبہ الامان
 علی نفوسہم ہوالذی یصدی سہیل سا و صنادی فی
 الوجہ بسبب عنایۃ اللہ بہم راہت ذلک رؤیہ
 روحانیۃ و من سہیل اللہ ان راہت الوضوح المنبسط
 متلاشیاً فی الحق من جہتین جہت حد و من الذات
 الالہیۃ وجہ ظہور فیہ جہت احاطہ بجماعہ
 و من نطق بان الوجہ حد المنبسط ہی اللہ فہل اصغر
 انک النظر اللہ فہو جہت ان الذات الواجہ حد
 منہا الشہون ہما ہی فی المبدأ الاول ثم صمد الوجود
 المنبسط و ہوالفعلیۃ الخارجیہ ثم ظہر ہذا لک فی
 الخارج نشان بعد نشان علی الترتیب للکون ثم
 احسن فاض علی اسرار عجیبۃ فی طریق ظہور الاکرام
 اعلم ان الکرامات لا تنبعث الا من توفی فی النفس
 المناطقۃ فاذا عدلت من الملاء الا علی طریقت ہما
 بالقوۃ العارمۃ من الشخص الا کبر صارت بمنزلۃ
 الاسفوسان بالکسبۃ الی تلك العارمۃ فتقلد الشہ
 المطلوبۃ ہذا لک عز ما حاتم اللہ علیہ ہذا لک حاتم
 احد ہما حد یكون ہذا لک اذ فی خطرتہ واحد فی ذہ

بصورتہ اوصاف بدن بیچ سونے کے اور دوسرا ان دونوں
 مقایسوں سے یہ ہے کہ بعض حضرات عالم ناسوت میں متحمل
 ہوتی ہیں یعنی بصورت ایک شے کے مانند متحمل ہونے عالم خیال
 نفید میں جیسا قصہ سیدنا داؤد علیہ السلام کا اور متحمل ہونا ملائکہ
 متحاضمین کا بیچ بھڑون کے مقابلہ ہونے کے لئے دیکھو دیو
 ارواح میں اور بعد تمہید و فو مقدمات کے ہم کہتے ہیں کہ کفر
 رنگ کافروں کے نفوس پر وہی سراویں نظر آتی ہو جائیگی
 اور سراویں بسبب لغت الہی کے اور ایمان کے رنگ ان حضرات
 وہی سندس ہیں اور تروتازگی انکے چہروں کی بسبب بیت
 الہی کے ہوگی مینے یہ دیکھا کہ سید روحانیہ میں اور اسرار سیدنا
 یہ ہے کہ مینے دیکھا جو منبسط کو تلاش ہی میں جہت
 ایک جہت اوکی صادر ہوئی ذات الہی سے اور ایک جہت
 او میں ظہور ہوئی الہی کی جہت کسب جماعہ کا احاطہ کر لیا ہے
 تو جو ناطق ہوا اس بات کہ جو منبسط وہ الہیہ فیہ الہی اوکی
 غفلت کا ہے لیکن نظر و قیاس حکم کرتی ہے کہ ذات واجبہ صادر
 ہوئے شہون ساتھ اوس کے صمد اول میں پھر صادر ہوا
 وہ منبسط وہ فعلیت او خارج ہر پہ نظر ہوئی خارج میں
 ایک نشان کے بعد نشان او پر اوس ترتیب کے جو کمون تھی
 مشہور آخر مجہر اسرار عجیب افانہ ہوئی ظہور کرامات کے
 طریق میں جانا چاہیے کہ کرامات نہیں برائیجئے ہوتی مگر اوس
 سے جو نفس ناطقہ میں پس جہت سازگار ہوتی ہے لا الہ علی
 او کہ کہتے تھے کہ اس قوت عازر کے شخص اگر ہے تو چاہتی
 ہے بہنہ کہ آسمان کے نسبت کرنے طرف او را کہ تو قلب
 ہوتی ہے جہت مطلوبہ بان غم مضبوط علی اولیایک ایمان حدین
 میں ان دو میں سے ایک حد اوسے خطہ اور ادنیٰ

[illegible]

لنشا قاتلہ والایعون کم

من کل هذه المقالات التي اشتمت اليها **مشهد**
آخر لا يتغير في المذاهم قايمة الزمان اعني ذلك والله
 اخذ الله شتيان من دنائهم الخبيث **مجلس** كالحاجه لا تمام
 ما ذكره ومايت انما ملك الكفار قد استولى على بلاد المسلمين
 ونهب اموالهم وسبوا رياتهم واظهر في بلادهم
 شعائير الكفر واصلح شعائير الاسلام وبعث باله
 فغضب الله تعالى على اهل الارض غضبا شديدا **ابن**
 صورة هذا الحديث **مجلس** في الملاء الاعلى ثم تفرغ الغضب
 الى فرايقه غضبا مان جبهة نمت من تلك الحضرة ففقد
 لامن جبهة نمت من هذا العالم واناس اعين في جم
 عيا من الناس منهم الروم ومنهم الاندلس ومنهم
 العرب وبعضهم من اهل ابل وبعضهم من سان و
 بعضهم من مشاة اهل ملهم واقرب ما دلت شها
 بجوا لا الحجاج يوم عرفه وما بينهم غضبا يغضب
 وسالوا فاذ احكم الله في هذه المسألة قلت فك
 كل نظام قالوا الحق قلت الى ان تروى قد سمكت
 غضبه فقلوا انما نالون بينهم وبض بون ونحو اللهم
 فقتل منهم كثير واكثر من راس الهم وشفاها
 غرا في نقل من اهل بلق دخن بها وادخل اهلها فقتل
 في ذلك وكن ذلك غضبا بلقاء بعد بلقاء وصلنا الى
 وقتنا هذا لك الكذابة استخلصنا هاهنا وسبينا هلك
 الكفار ثم ربيت ذلك الكفار يا شمع طلك الاسلام في
 نعي من المسلمين فامر طلك الاسلام في اثناء ذلك
 بن جبه فطش به القمام وصرع وخذ بجي بسكين
 فلما رأيت ان لم يخرج من اوجه صمد فقا قلت

مشهد آخر خشيتم ديكما خواب من كقايمة الزمان هون اس
 ميرى اويدهو كاسد نعل في جبل اوده كيا كشي كقايمة خيسته
 تو بكو كيا مانده غصه كسلو اتمام ابي اوكي اور يني ديكما ككافو كيا
 بادشاه غالب كيا مسلمانو كيه مهر و پير اور انكا مال لو ليا اودا كيه
 قزيات كو نعل بناليا اور تره اچير من شعائر كقايمة كيه اور شعائر
 كيه كيا اودا مانده خدا كيا غضب اهل من پراويني ديكي
 اس غضب كيو متشمل اهل من پير شرح بو غضب سب طرف
 من تره غضبناك هو اسبب نفث بونيك اس كاه ميرى نفس
 مين ناس جيت كجو رجوع كطرف اس عالم كيه اور مين اوس
 راعت لو كونه كم غيبر من بون كراين دم اور اذ بك اور
 سب مين بعض اوتو خبر سوا مين اور بعض كيو نون پرا
 بعض ياد مين اور تره سب كيه جويي ديكما مشابكه مين
 غضبناك بونيه س اور جيس كيه مين كيا حكم هه اسدا
 اسوقت يني كيا هه نظام كيه دور كر كيا انون في كيا
 كنيك يني كيا كجيب نيك كتم ديكيو مير غضبناك كيه كيا
 توده آيسين قبال كرنه لگي اينه اوتو كيه مونيه قتل كيه
 اوين سبهت اور اويك بهت اوتو كيه سر نو كيه
 مين بركا كيه ايك شهر كيه طرف جوا اسكيجي نهيا اور كيه
 لوگو قتل كيا اور اونهون پير دي اور نا بعد اركي
 ميرى اس امر من اور اسبطر خراب كيا مين ايك شهر
 بعد ايك شهر بهانك كيه هم پير اچير اودان كفا كيو قتل كيا اور كيه
 چير اچير اسكو اور غلام بناليا مين كفا كيه بادشاه كيو پير نوي ديكما كيه
 بادشاه كفا جاري بادشاه اسلام كيه سلا نو كيه اودين پير حاكم بادشاه
 اسلام مي نايين كيه ديج كيه نو كيه اسكو لوگو كيه اور كرايا اسكو
 اور فرم كرا اچير ميرى هه جيب كيه مين اهل باج اسكي كوني شيه كيا

مجلس آخر كيه دن و نون كيه اور يني كيه تار كيه غضبناك مين

الآن نزلت الرحمة فلهذا بيت الدوحة والسكينة شملت
من بآثر الفعّال من المسلمين وصدار امرجوا حين فقم
الى رجل وسالته عن المسلمين اذ قتلوا في ايديهم فتوافقت
عن الجواب ولم اصبر تحريم ذلك ليلة الجمعة
الحادية والعشرين من شهر القعدة سنة ١٢٨٤ هـ
اشبهت في حقيقة الحقائق وحادث اكثر
فيها وانه لا بد لها من تنزلات لتظهر الاكوار وتتغير
الملا بآثارها ومواضعها وان حركتها من فروعها
الى آخرها لتبين حقيقة وان لا غاية لها الا انفس ظهروا
كحال ذلك الواحد في وان لها عند حركتها انفسها الى
من اتب الاكوار من حب من من اعلم من الارادة
الاختيارية التي يقول بها قوم والاحباب الطبيعي
الذي يقول بها آخرون وانه هذا الحب بسيط في اول
امره ثم انه يتسع دايرتها شيئا فشيئا بانواعها العنق
اذ كل مرتبة خاصة بحب خاص كان سببا لبرورها
وانه في بساطة الاولى لم يكن خاليا عن جميع الهمم
التي ظهرت من بعد لكنها كانت من جهة فظهر
وكامنت وتبرزت فهذه اصول لا ينبغي ان يشك
فيها من واحد في بال ولنا بعد هذا فسرنا
فشاره فاننا نرى جميع الملتب في تلك البسطة
ليس على حد واحد بل هناك حب خاص من
في ذلك الحب البسيط هو منزلة الظاهر البارز
الموجع بالفعل وحجب الآخر هو كالقبة بالحق الزكية
او البعيدة وهذا الحب الظاهر منه حجب يتعلق
بظهور نشأة كلية واولاد وان ات وليس هناك

ابہ محنت نازل ہوئی اور بیٹے رحمت و سکینہ کو دیکھا کہ شامل ہو کر ان مسلمانوں سے جنہوں نے جہاد کیا اور وہ ہو گئے محنت کئے گئے پہر بکھرا ہوا ایک مرد اور مجھے سوال کیا ان مسلمانوں کے جنہوں نے آپہن قتال کیا تو میں نے تو فہم کیا جو ابن عربین نے فرمایا کیا یہ میں نے دیکھا شب جو کہ اکسیوں نے فیقہہ ^{۱۲۷} کہ مشہد اکشر امین کچھ شک نہیں کہ حقیقت الحقائق یہ ہے کہ امین کثرت نہیں کر اور اسکے واسطے تنزلات ضرور ہیں کہ کثرت ظاہر اور اسکے حکام و خواص کے موافق متعین ہوں اور اس وقت کے حرکت اور اسکے حرکت میں آخر مراتب تک تدریج ہے اور اس کی نہایت نہیں مگر نفس ظہور کمال اس وقت کا اور اس وقت کے واسطے وقت اور اسکے حرکت نے فہم کیا طیف متب کثرت کے حسب عقل علی چہ ارادہ اختیار یہ کہتے ہیں ایک قوم اور ایجاب طبعی کہتے ہیں اسے اور یہ کہ جب بیٹا ہی اپنی اول زمین پر اسکا وارہ و بیع ہوا گیا تیا نشاء مقام بلوغت کثرت کے واسطے کہ ہر تہ کی واسطے ایک خاصہ جو خاص کا کردہ سبب اسکے روز کا ان حقیقی سباط الہی میں نہیں جانی الجمع عبادت ہو جو بعد میں ہوں لیکن وہ ایمان مندج نہیں پہر ظاہر ہو گئیں اور اسکا نہیں بار ہو گئیں پس ایسی ہول میں کہ ایمان کچھ نہ کرنا نہ چاہئے جس شخص کو اسطے ہی سچہ ہوا اور ہائے واسطہ بعد اسکے ایک مرتبہ کہ کشا ہر کیا ہے کہ نہ انجاء جمع مراتب اس سبب میں حد واحد نہیں ہو بلکہ یہاں جہاں سندج اس حسب بیان وہ ہنر لظاہر ہا زہر موجود بالفعل کے ہے اور ایک حسب ہر کی و مانند نوت غریب یا بعدہ کے ہے اور یہ حسب ظاہر اس سے ایسی حسب ہے کہ متعلق ظہور نشاء کلیہ کے اولاد بالانثا اور یان افراد کا اس نشاء کے کچھ ذکر نہیں

للمسألة الخاضعة للاعتراض

ذلك لافتراد تلك النشأة فتراد اجزاء وقت ظهور افراد
 تلك النشأة صا ربح ظهور الافراد تنفصا صا ربح لانها
 ظاهر ومنه حب يتعلق بظهور فرد من نشأة يكون
 فردا مقصودا في المثال وفردا من نشأة يصدر على
 كثيرين على سبيل البدل في الناسوت بان يكون القاهر
 في ذلك المركز شخص شرمين بعد شخص آخر وظهر اثر
 الحب المتعلق بظهور فرد بعد المعنى وان بقصد
 به ظهور فرد يربطه متعلق بتلك النشأة اولاد اولاد
 ان انعاق الحب بظهور نشأة كلية ثم انفس ذلك
 الحب عند ظهور حاله افراد وانما صا ربح فان ان نفس
 بقصد ظهور فرد يربطه اولاد يكون المقصود الانفس
 وحق هذا النوع من الكمال شاهد ناذك وشاهدنا
 ان النشأة الانسانية ليست تابعة للنشأة الحيوانية
 فقط بل بارادها حب خاص ظهور اول الامر وكن لك
 النشأة الحيوانية ليست تابعة للنشأة النامية
 وشاهدنا ان الحب المتعلق بظهور فرد اذا كان في
 اول الامر يكون هذا المبدأ فردا جامعاً لجميع النشآت
 الالهية والكونية فان كان قصداً به تدبير نشأة فهو
 الفرد الصمد كالحقيقة النبوية التي كانت متمثلة في
 علم المثال وهو المنهج بالانصال وما زال في عالم
 الناسوت بظهور لها مثال بعد مثال حتى وجد
 سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم فحدث به احكام تلك
 المرتبة وانما بقصد به تدبير نشأة بل انما قصدت
 تحقيق هذه الوجهة من الكمال فهو الفرد الذي ليس
 ببعيد وادخل الحب بظهور نشأة كلية فتراد اجزاء

ہر فرد یا وقت ظهور افراد اس نشا کا ہر حب نامہ افراد اپنی
 تفصیل میں سمیت بارز ظاہر اور اس سے حب نامہ افراد اپنی
 فرد کو اس نشا کو کہہ کر تو شخص نے مثال اور ایک فرد منتشر کر دیا
 اسی تشرین پر علی سبیل البدل عالم ناسوت میں ساتھ اس طرح کے
 کہ ہو کر قائم اس زمین ایک شخص پہر بعد اس کے دوسرے شخص
 اس طرح اور پہر حب متعلق ظهور فرد کے ساتھ اس معنی کے
 یا یہ کہ قصد کیا جاوے اس کو تدبیر الہی کا جو متعلق نہایت اس
 نشا کے اولاد اور مانند ایک حب متعلق ہو جو حب نامہ ظهور فی کلیہ
 ہر نفس ہر حب اپنے ظهور کے وقت طرف افراد اور انفراد کے
 پہر یا یہ کہ منقسم ہو کر ساتھ نفس نامہ تدبیر الہی کے یا ہو مقصود
 مگر نفس جو اس نوع کمال سے پہر نہیں شہد کیا اور جہنم
 شہد کیا کہ نشا انسانی تابع نہیں نشا حیوانیہ کے فقط بلکہ اس کے
 مقابلہ میں خاص ہو کہ اول امر میں ظاہر ہوئی اور اس طرح نشا
 حیوانیہ تابع نہیں نامہ نفس کے اور نہ شہد کیا کہ حب متعلق ظهور
 فرد کے حب ہو اول امر میں ہوگی پہر اور فرد جامع میں نشا
 الہیہ کے اور کوئیہ کے پس اگر ہے اس سے قصد
 تدبیر نشا کا تو وہ فرد ہی ہے مانند حقیقت نبویہ کے
 جو متمثل تھے عالم مثال میں اور وہ ہی نبی بالاصلاح
 ہے اور ہمیشہ عالم ناسوت میں اس کے مثال ظاہر
 ہوتی ہے ایک بعد دوسرے کے یہاں تک پائی
 گئے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس پورے ہو گئے
 ان سے احکام اس مرتبہ کے اور اگر قصد فی
 جاوے تدبیر نشا کی بلکہ قصد کیا جاوے نفس
 تحقیق اسوجہ کمال سے تو وہ فرد ایسی ہی کی نبی نہیں
 اور جو وقت متعلق ہوئی حب نامہ نشا کلیہ کے پہر حب آیا

وقت ظهور افراد طالععلق الحب ثانیاً بظہور فرد
 فان كان قصد به حيلتان تدبر لثبته فهو نبي من
 الانبياء وليس بالفرد الجامع وان لم يقصد به حيلتان
 ذلك بل محض ظهور كالات تغلب فيها القوى الهلوية
 على القوى الكونية فهو الولي الفاضل الباقي وبها التبع
 الحب في اول الامر ولا عند ظهور افراد النشأة
 الكلية بظهور فرد بل انما يتعلق عند ظهور افراد
 في الاسباط وحيلتان ان كان قصدت تدبر مله فهو
 وارث الانبياء او غير ذلك فهو وارث الملائكة الا
 ولم يقصد الاكونه بل شغل فقط فهو وارث الاولياء
 فهذه معرفة غامضة عضو عليها بواجب لا يتغير
 اعلم ان الفرد احكاماً لا توجد الخلق منها انه ليس له
 مستقل مناول فاسأله عن النقطة المحببة الى ان
 تعود لما منه سألته عن انما لثبته مستودع ومعلم
 فيها اسر عن سبل السهم اذ انقل من القوس حجة
 يبلغ الى منتهاه فلينقل بين يديه مشقة والاشكالات
 خلاص غير اللهم الا كان في حكمة اللسان النشأة
 المتأخرة تستعمل من النشأة المتقدمة ورقة ومثلاً
 انه يبرهن في الحجة الذاتية وحقيقتها النقطة المحببة
 عائدة الى وامن هذا السبب علماً وحوالاً ونشأة
 اما غيابة فليس له في هذا القسم نصيب ومنتهاه
 لا يكون السبب الحقيقي لثبته الفرد من نشأة الى
 نشأة الا المحبة التي اتية تفصيل ذلك ان الفرد
 اذا ورد في مصدق دء فلا بد ان يثبت زماماً الى احكام
 تلك النشأة في حجة الى ذروة سماءها ويقتضه

وقت ظهور اسك افرا كاستعلق بوسيلة تاني ظهور فرد كس
 اگر قصد کیا جاوے اس سے تدبیر نشاء کا تودہ ایک نبی ہو یا
 میں سے اور نہیں فرد جامع اور جو یہ قصد کیا جاوے اس وقت
 بلکہ محض ظهور کالات کا کہ نہیں غالب ہوں تو ایسے
 کو نبی پر تودہ ولی فاضل باقی ہے اور لسا اوقات حب تعلق
 امر میں نہیں ہوتے اور نہ وقت ظهور افراد نشاء کیلئے
 ظهور فرد کے بلکہ وہ حب تعلق ہوتی ہے وقت ظهور افراد کے
 بیخ ناسوت کے اور اس وقت اگر اس نے تدبیر ملت کے تو
 وارث الانبیاء ہے یا اس کے سوا پس وہ وارث ملائکہ کا ہے یا
 نہ تصدیق کیا جاوے مگر اس کا ارشاد ہونا فقط تودہ وارث اولیاء
 پس معرفت بہت غامض ہے اس کو خوب ضبط بخود ہار کر
 پہر یہ جان کر دے واسطے احکام میں ایسے کہ اس کے غیر کے معلوم
 نہیں ہیں بعض نہیں سے یہ ہے کہ اس کے واسطے کوئی مستغنی
 اول سے جب سفر کیا نقطہ حبیب نے جنک کر دے وعود کرے اس کو
 اس شے کے جس کے واسطے سفر کیا تھا بیشک ہر نشاء کے مستودع
 ہے اور اس کے سبب اس کے تیز تر ہو کر تیرے جیسے تودہ کے کما ہے یہاں تک
 پہنچے اور نشاء کو پس اس کو دین میں کوئی شے نہیں تعلق ہوتی
 تودہ کی نشاء کی تخلیقات کے غیر کے الگ بات ہے کہ اس کی حکمت
 ہو کہ نشاء تاخر نہ جاوے نشاء تقدم ہو از دھر و کے بعض
 سے یہ ہو کہ اس کو نصیب کی ہر حجت ذاتیہ اور اس کی حقیقت کے فقط
 حبیبہ کی نوا لاطرف اس شے کے جس سے یہ سیر علیاً یا حلاً یا نشاء
 اور اس کے غیر کے واسطے اس میں نصیب نہیں ہے اور بعض میں یہ کہ اس
 ہر حقیقت واسطے انفرادی فرد کے ایک نشاء ہو دوسرے نشاء کی
 مگر حجت ذاتیہ کی تفصیل ہے تحقیق فرد واجب دہو ہاؤ سنویم
 تضرر ہو اس کو کہ التفتان کر و ایک نام اس نشاء کے حکام کی طرہ پر نہیں

کونین

غایب ہوا و یظهر منه فالایظہن من غیرہ شرعاً
 خالصاً بل ان یفقد تلك الشئان نفعسکالجنین
 یخرج من بطن امه و ینقض عند النشأة الجنینیة
 فاذا احان النقص تنزلک النقطة المحیة فیہ مقراً
 الغر و حزن البساطة و تشتاق الیہ اللہ الاشتیاق
 فیہما انہا لنفسہا لک المحیة الذاتیة و من خاصیتہا
 ان ینقطع عنہ عروق تلك النشأة فیموت و ینفک
 لسمتہ عن جسم الکلیف الاریض و اخوان انفکال
 روحہ عن سمته المہویاتہ عاد الیہ ذالک المہیمان
 و النقص و اذا احان انقضاء روحہ عالمیہ ایضاً و
 علم جراحہ فصل النقطة الی حاین ہا و موضعہ بظاہر
 و مقرر عن ہا ما اقلعاد غارب النشأة الجسمانیة
 الانبیاء ظاہر و ان فی غیب ہم فمناصب وراثتہ
 الانبیاء کا بھرجہ و القطبیت و ظہور آثار و احکا
 و البہو غی الخ حقیقۃ کل علم و حال و الجمیع بین صفہ
 کل مقام حصیل لکل انسان من خلق الخلق و ظہور
 قایق منہ و تعین کل رقیقہ بآیناسیہا و فو آثار
 کل رقیقہ بحیث لا یشغل مشان عن شان و اما انقضاء
 غارب النشأة و التسمیة فذبان یكون معلماً
 الوصول علوم النسمہ المقیدۃ بأجسامہا الی
 التذلل الی الاعظم الخلیفۃ من الطبیعة الکلیمة فان
 یكون جار حقیقۃ فاضۃ الصوفی الخاجیۃ و الوقائم
 الکوئیۃ وان شئت الخ فیلاب للفرح حال و لتمام
 ولا منصب انما کل یقے علہ بلسان رقیقہ و علی حال
 الدلی لک العالم بامیر لا یغشاه حال ولا منصب

اور پھر زبان اور اس کو وہ باتیں ظاہر ہوں جو ہوں
 اسکے سوا سے پہلے اسکے ضرور ہے کہ بہہ نشاہ کو اپنی میں سے
 نکال دے جسے بچانے کے شکم میں سے نکلتا ہے اور دروہو جا کر اس سے
 نشاہ بچ کر توجہ وقت ہو دروہو جائیگا تو یاد کا نقطہ جہت
 غرت و غیر بساطت و درشتانی اسکا نہایت شوق ہے پس گنج
 اسکے نفس کیو اسطو وہ ہی جہت اتیس ہے اور اسکی خاطر ہو کر
 کہ اس کو منقطع ہو جائیں عروق اس نشاہ کے پس وہ مر جاوے
 رہا ہو جائے نہ ہر اسکا جسم کثیف ارضی ہو اور جہت ہو اسکی روح
 انفکال نہ ہو ایہ کیو کہ اسکی طرف وہ سرکشگی محبت کو
 بے تعلقی اور جہت ہو نہ ہونے اسکی نوج کا تو ہی اسکی
 طرف ہو کر اسطو اور اسطو عود ہوتی چلی جائیں جسکا جسے
 اپنے خیر کو اور اپنی جان بساطت کو اور اپنی قرار گاہ غرت کو لیکن
 نہیں نہایت میں نشاہ جس کے پس نبیونین تو ظاہر ہے اور ان کے
 سوا میں پس نصب اثباتیہ کے ہیں جسے جہت و طبیعت
 اور ان کے آثار و احکام کا ظہور اور چھینا حقیقت کو ہر علم حال
 اور جمع دریاں صفات ہر مقام کے حاصل ہر واسطے ہر نہان کے
 جسے پیدا ہوئی ہے خلقت اور ظاہر ہونا اس کے قابل کا اور
 مستعین ہونا ہر رقیقہ کے اس شے کی جو اس کے مناسبت ہے اور اپنی
 آثار ہر رقیقہ کی اس حیثیت سے کہ نہ روئے اسکو ایک حال و سرے
 حال سے اور لیکن نہیں نہایت پر نشاہ نسیمہ کی اس سے ہے کہ
 وسطی جہل علوم نسیمہ قیہ باجمام کی طرف ندی علم کے جس سے
 پڑے طبیعت کلیہ اور یہ کہ جا رچہ ہو جاوے افان میں صورت خاجہ
 اور قایق کو نہ کہ اور اگر تو چاہی حتی بات تو نہیں اور اسطو فرد کے
 حال و مقام اور مستحقیق ہر شے وسطی کے ہی ساتھ نہایت
 اور اوپر حال ندی کے لیکن عالم تمام نہیں باکمال اسکو حال اور نہ

اذا الاحوال والمناصب فيه فعله من ايتبعه ان يجل
كل كلام من الفرق ما يشترط بقاءه بالتدبيرات
العالية والمناصب الشكفية وقد يمتد الى على جاع
كلامه ولامر ان كذبت لقنا وفيه عشر ثقا
ظاهرة بالتركة ولكن رقيقة حكمة وانرا خاص لا بد ان
يظهر تلك الآثار منه وليس له ان يغير نفسه عنها الا
جللة جبلت عليها رقيقة قمرية لحن وحن وهامن
العلوم الكسبية علم الحدايت وبركات الطرق المشيئة
الى مشا الخالص فية ورقيقة عطارية يحن وحن و
من العلوم الكسبية التصانيف ورائى خاص في كل
علم يبلغ اليه مظهر ايا كان سواء كان متحققا او متوقفا
ورقيقة نظرية يحن وحن وهما الجمال والمحبة الحب
كل احد ويحب كل احد من حيث لا يدري ان ورقيقة
شمسية يحن وحن وهما الغلبة والظهور على الكل معني
واستحقاقا وحفظا الخ لئلا يخلق الله تحت الحكم الوحد
ورقيقة سمرية يحن وحن وهامن كل كمال الناطل
والشدّة والسعوخ ولو لاها لكان كل شيء مهلهلا
ضعيف السعير ورقيقة مشترية يحن وحن وهما
قطبية ولامنة وهما يتركونه متابة للناس فيثقلوا
الى ربحهم ورقيقة فخرية يحن وحن وهامن كل
رقيقة نفاة وناصل ونفخ مدى الارضنة وايضا
تجر الى الطبيعة الكلية ورقيقة من الملاء الاعلى
يحن وحن وهما طرية محيطية بجميع ما يلصق به
شجر ينظر الله وعصمته له ورقيقة من الملاء السافل
يحن وحن وهما نور يدخل في يدية ورجلية وعينية

جزاين فيست ك احوال اور مناصب ج اسكے ميں پس تبارين
چاہئے يہ کہ چل کيا جا ہر کلام نو کا اوس شے سے جو خبر دی اسکے
قرا کے تدبيرات عايدہ منا صلب بندہ اور ہم آگاہ کر چکے ميں شک
جامع کلام اور ملا کہ اسکے اسکے اگر تو کچھ دار ہے اور ميں
وئس قايقي ظاہر بارزہ ميں اور رقيقہ کا اثر و حکم خاص سے
ضروری کہ وہ آثار اس کو ظاہر ہوں اور ميں و اسکو اگر
اپنے نفس کو اندیشہ ہو اسکے کہ وہ جبلت ہر سہرت ہوئی ہر اوپر
اسکے ایک رقيقہ قمریہ کو مقابل ہے علوم کہ جسکے علم حدیث کو
اور برکات طریقون نسوہ شاخ صوفیہ کو اور ایک رقيقہ
عطار دیہہ کو مقابل ہے علوم کہ جسکے تصانیف کو خاص سے
ہر علم ميں کہ اسکی نظر ہوگی۔ اس ميں کوئی علم ہو مقبول ہو نظر
ہو اور ایک رقيقہ زہریہ کو مقابل ہے جمال و محبت کے کہ
وہ ہر ایک کو دوست کہتا ہے اور ہر ایک اسکو دوست کہتا ہے
اس حیثیت سے کہ دروگو مشتاد ہتھا قاف و حفظا ساتھ علم غفلت
اسکے تحت ميں اسکے حکم وحدانی کی اور ایک رقيقہ سرخ ہے
کہ اسکے مقابل ہے ہر کمال حاصل و بخشنی در سخن کا اور اگر وہ نہ ہوتا
تو ہر شے ہوتی خوفناک اور ضعیف یافتہ اور ایک رقيقہ مشتر
مقابل ہے اسکے قطبہ پچا مامت اور ہدایت اور ہونا اسکا
مشابہ لئس جس ميں لوگ اسکا قرب ہو نہ ميں اور
ہر ایک رقيقہ ہے رجلیہ اسکے مقابل ہے ہر رقيقہ کی
اور تا وصل اور نافذ ہونا در اسی لامتناہک اور
تیز خیر و طرف طبیعت کلیہ کے اور ایک رقيقہ ہر طالع سے
اسکے مقابل ہے ہمت محیط بجمع ما یلصق بکے وہ قابل ہے اسکے
نظر اور اسکے عصمت کا اسکے واسطے اور ایک رقيقہ ہر کمال
وہ ظاہر ہے نور دہل ہونا ہا تون اور ہا تون اور ہا تون

۱۲ علوم انوار اور ایک رقيقہ سرخ ہے ہر علم مقبول ہو نظر

وجميع اعضائه و رقيقه من اللذی الالهی المتدلی
 الی عباد الله یشعب منه شعبتان شعبۃ نور اللہ
 و شعبۃ الولاية و بعد ذلك کلمہ جبلت نفسہ نفسا
 قد سبیه تریشغلی شان عن شان و لا یاتی علیہ
 من الاحوال الی التجر الی النقطة الکلیۃ الا و هو
 خیر بہ الآن و انما الآتی تقدیل الاحوال و من حرم
 نقطة تد و رقة و لیس صد و الکلامات من الفرد
 قصد و کما عن غیری فان غیری یصل منه الآثار
 الخ ارق بغلیۃ حالۃ فیہ حیث تمکنت علی طبقات
 و جوت و تقسما طمت و لم یکن العنۃ الاله اما الفرد
 فکل جزء منه مستقل علی شاکلۃ و ذلک انک
 قد علمت ان فیہ رقائق کلیۃ جملیۃ جاءت من
 قبل الاسماء الالهیۃ و رقائق جاءت من قبل
 نفوس الانفال و طبایعها و رقائق جاءت من
 قبل العناصر و رقائق جاءت من قبل تصنیف
 الکمال الحاصل لہ اصنافا فلا یسلط احد علی
 جزء آخر فقل تنعزل البهیۃ عن مقتضایہا
 ابدی تسلط الملکیۃ علیہا و لا تنعزل الملکیۃ عن
 مقتضایہا ابدی تسلط البهیۃ علیہا و لا یکن
 مقتضی لفظہ من الکمال یحیت لفظہ اشکال آخری کل
 عندہ بمقدار فاذا اظهر منه خارق عادیۃ فیلد
 وجهین احدهما ان یكون المدی بل الخی راہ بعبادہ
 ایصال نفع من نوعی و اخروی و دفع ضرر لذلک
 و اراد تعدیلہم علی انفعالہم فیہ علی یدیه
 و یضرب الخرق الیہ و هو فی الحقیقۃ کالمیۃ

اور تمام اعضائیں و رقیقہ سے تدلی الہی کا جو تدلی ہوتا
 اس کے بندگی کی طرف اوس درویشے نکلتے ہیں ایک شعبہ نور اللہ
 کا اور ایک شعبہ نور الایمان کا اور بعد اسکے اوس کا نفس ہر ایک نفس
 فیہ سرشت ہوا ہے کہ نہیں کہتے اوس کو کوئی شان کسی
 شان سے اور اوس کو کوئی حال نہیں آتا احوال سے وقت تجربہ
 نقطہ کلیہ کے گردہ گاہ ہوتا ہر اوس سے اوس کی ان
 تحقیق آتا لا تفصیل ہر اجمال کے یا خبر ہر نقطہ کے ساتھ و در
 اور دوسری کسی کرانین نہیں صادر ہوتی جیسے اسکے سوا کیونکہ
 اوس اسے آثار اور کرانین صادر ہوتی ہیں غیبیۃ اوس
 حالت کچھ اوس میں کچھ حکم کرتی ہے وہ حالت اوس کے طبقات
 وجود پر اوس ملط ہوتی ہر اور نہیں ہوتی عموماً گردہ ہر یک کی
 ہر جزائی روحیہ رت پر مستقل ہوتا ہر اوریہ بات معلوم ہے کہ تم
 جان چکے ہو کہ ہم قاتی کلیہ میں کہ کسی میں اراکلیہ طرف
 اور رقائق میں کہ میں نفوس نکال کر ارباب عالم انک
 اور رقائق میں کہ میں جانب عناصر اور رقائق میں کہ
 آری ہر طرح طرک کے کماؤ سے جو اسے حاصل ہیں تو نہیں تسلط ہوتا
 ایک جز و دوسرے جز پر کچھ تو نہیں مجزول ہوتی ہیبت بھی ایسی
 مقتضی ہو ملکیت تسلط سوا ہر اور ملکیت اپنی مقتضی اسفرد
 ہوتی ہو کچھ ہیبت کے تسلط سوا ہر اور کچھ ہیبت نہیں ہوتا
 کمال کی سوا کچھ ہیبت سے کہ دوسری کمال کا اثر کہ ہو جائے
 بلکہ اوس کو نزدیک کشتہ اپنی مقدار کی تو اوس جو خارق عادت
 ظاہر ہو تو وہ ہمیں ہیں ایک ان کو دیکھتے کہ بدیہی انہ کو
 نفع بھی آچکا دینا کا یا آخرت کا یا ضرر دفع کرنا چاہی و دنیا یا آخرت کا
 یا انکو انفعال پر بخدا دینا چاہی تو اوس کے ہاتھ پر جاری ہوتا ہر
 وہ اس کی طرف خرق عادت منسوب ہوتا ہے و حالیکہ وہ فرماندہ کر رہی

فی هذه الغسل الاختبار في ذلك وتأنيهما ان يترج
 هذا الفرج الى عقله وحلمته فمن استمر فاذا اراد
 ان ينفذ فيه فليعمله او لغرضه بسطه بيقظة من رفاقة
 الى ما يفسد هذه الشهوة فظهر خارقا في
 الناس مثلا اراد ان ينجي الناس بما سبب من الولا
 فبسطة بيقظة من رفاقة وهي القربة فتلقت
 حلا والقاء اليهم اوارا اختيار قوم فبسطة بيقظة
 من رفاقة وهو الشمسية فسخرت وهلم جرا
 من خواص الغرض في الحيوه الدنيا نيتاني
 لان يعبد من به جميع اخلاقه وجميع طبائعه و
 ذلك ان الانسان في هجرى العادة يفعل افعال
 الشهوة لداعية تنجس ابي جلب نعم اودفع
 ضحك يبولن فاذا كان العبد فمردا انعقد في الملك
 الاعلى حكم من احكام الحق فترجع منه انشائي
 النفس وانبعثت الداعية وخدمها خلق من اخلاق
 فترجع الى افعال وهو في كل ذلك فان عن مراد
 باقي بملد الحق فهذه بعض عبادته باخلاص والاشارة
 له طبائع وبلد طبيعة فنا وبقا وسمال نوعا من
 ربه وافعال تجرى منها بفناء هاني الحق وتخليد
 معنوية حاصلة من تركيب الكمال بالطبيعة
 البشريه يتجسس ذلك الكون كمال ان الطبيعة
 الزمير يتجسس النفسانية تفصيل ان يلف كل حسن
 بالجمال الذي خصه الله تعالى به ويرى في كل
 الدة بغيره نقيا الى الله واخبارا له فيكون
 الجسد بلذاتها والاشياء التي يلدن بها كل السنة

غسل کے بہترین کسی آئینہ کی اختیار نہیں اور دوسری وجہ
 یہ کہ سزا جو ہے اپنی عقل اور حکمت فرست کے طرف پر جس کے
 کہ کسی شی میں سکون نفع یا اور دوسرے کو اس کے بقای میں سے
 کوئی قید بسط کر کے جو سبب اس کے ہو تو ظاہر ہو خارقا و
 کوئی نہیں ملادہ ارادہ کر کے جو قایل آئینہ میں انکی لوگوں کو
 خبر کری تو بسط کر کے اس کا قید جو قریب ہے تو علم سے ملاتی ہو اور
 لوگوں کو وہ علم پہنچا یا ارادہ کر کے وہ فرد کسی قوم کے تسخیر کا
 تو بسط کر کے ایک قید بقای میں کر کے دوسرے میں تسخیر کر کے اور
 اس طرح اور ہر خیال کر کے اور فرد کے خواص سے کر کے انکی
 دنیا میں بزرگی عبادت کر کے اپنی سبب لائق اور جس طبائع سے اور
 یہ اس کے کہ عبادت میں کر کے انسان انحال شجاعت کر کے
 واسطے ایسے امور کے کہ حصول نفع ہو یا دفع ضرر ہو دنیا کا تو
 بندہ جب ہوتا ہے تو اس میں جو حکم منعقد ہوتا ہے حق کے
 احکاموں کی اس کا اثر ترشح ہوتا ہے نفس کی طرف تو اٹھتا ہے
 و بعد اس کے خدمت کر کے کوئی خلق اس کے اعتقاد میں سے
 تو جاری ہوتے ہیں اور وہ فرد بالکل فانی ہے اپنی مراد سے
 اس کی مراد میں باقی ہے تو یہ معنی ہیں اس کی عبادت کے مجموعہ خلاصہ
 اور نہ اس کے واسطے طبائع ہیں اور ہر طبیعت کو اس کے فناء و بقا سے
 اور ہر طبیعت کو ایک کمال سے کی طرف سے ویلگیا کر کے انحال
 ہیں جو اس طبیعت سے جاری ہوتے ہیں جب سکون کر کے فی حق
 اور تجلیات معنوی ہیں جو ترکیب کمال سے ماہی طبعہ بشریہ
 حاصل ہوتی ہیں مرافق اس کو کہ جسے طبیعت ہر طبیعت سے
 متصف ہے کہ لذت اور ہائی حسن و انوار کی جس سے اس کے اور حواس
 کیلئے اور بھی ہر لذت اور ہر خوشی اور ہر سکون اور ہر سکون کے
 میں جائیں جس سے اس کے لذت و ہر شے جس لذت اور ہوتا ہے

تذکرہ اللہ تعالیٰ فیحصل لہ حالہ عجیبہ یستغفر فی
 ولسو جینا من اللہ ہر وقس علیہ الذی کل طبیعہ
 وان شئت الحق فعبادہ لہ فی حق جویانہ
 علی مقتضی طبیعتہ واللہ حافظہ واذا اتاہ رجب
 علی قول فسببہ فی الفتنہ فی ذلک للباسین البسہ
 اللہ تعالیٰ ومن خواصہ فی البرزخ انہ اذا انتقل
 عن بدن البدن ہام الی طبیعۃ العالمۃ الی تعم
 کل موجود ہیما ان النفس الناطقۃ الی بدنہ الا ان
 ہیما ہیما ہیما تدبیر ہیما نہ ہیما نہ عشق فحیدث
 یسیر فی جزاء العالم ہمتہ فی البحر فی الشجر فی
 وفی الفلک فذلک وفی المملک لذلک لا یجدہ طلی عن
 طلی گھیبۃ طبیعۃ اللطائفہ حیث یکن ہما کان
 من ہذا الفکر حد اتا عجیبہ واحکام غریبہ نہ ہا نہ
 یعلم بالعلم المحصور کرانہ الفہم بالطبیعۃ الاولی کا
 ان النفس یعلم انہ قائم ویس بقائم الالجسد
 ولا یعلم بہن العلم انہ فلان بن فلان بل ہما علم
 یعلم حصولی ہما علم ان فلانا الجسد ابن فلان و
 متہا ان ہذا الحقیقۃ ہما حاصلات معدۃ
 لبعض التذہب الی کل فیہ بن ونا فی بعض
 الموطن ویکن سببا لافاضۃ الذکات
 ومن بعد ہذا ما تدق مقارنہ ما لک حظ لک واجل
الحقیق فی بیان قول السید عبد الصمد
 بنہش قد بن سق علی مشرب القوم اللہم اجعل
 الجاہب الاعظم حیۃ روحی وروحہ سر حقیقہ
 وحقیقۃ جامع عن الی بتحقیق الحق الاول

سبب زبائن واطو بادو لک اندیشہ کے تو حاصل ہوا کہ ایک
 عجیب حالت کہ اس میں تنفر ہو جائے اور سکین آج کل وقت
 سے اور سی پرفیاس کے طبیعت کو درجہ تو سچ ہو چکا ہو
 جاری ہو یا ہو اور اس کا حافظ ہو اور جوت کی فعل پر ہو
 زجر لے تو اس کا سبب اس کی مخالفت میں اس امر میں
 سبب اس لباس کو جسے اندے پہنا یا ہو اور اس فرد
 کے جو جسے عالم برزخ میں کہ وہ جلیہ تقال کے اس بدن
 ہیما کرنا ہے طرف طبیعت عامہ کے جو عام ہر موجود کو ہسیا
 ہیما نفس ناطقہ کو بدن ہر کسی نفس ناطقہ کا ہیما ہیما ہیما ہیما
 اور اس فرد کا ہیما ہیما ہیما ہیما ہیما ہیما ہیما ہیما ہیما
 ہیما ہیما ہیما ہیما ہیما ہیما ہیما ہیما ہیما ہیما ہیما
 اور اس وقت اکثر اوقات اس فرد کے آثار عجیبہ اور احکام
 غریبہ ہوتے ہیں اس میں سے یہ کہ جانتا ہی علم حضوری
 سے کہ وہ قیام بالطبیعۃ الاولی ہی جیسا کہ نفس جانتا کہ قائم ہے
 اور وہ قائم نہیں مگر حسیہ قائم سے اور اس علم ہی نہیں
 جانتا کہ وہ فلان ابن فلان ہی بلکہ بسا اوقات یہ جانتا ہی
 علم حصولی جیسا کہ جانتا ہو کہ وہ اجنبی ابن فلان ہی نہیں
 بلکہ حقیقت یہی ہوتی ہو مگر واسطہ تدریج کی کس پرور کہ
 ہی بعض موطن میں اور سبب ہوتی ہو فاضلہ ہر کات کا شجر
 ومن بعد ما تدق صفاتہ ہما واکتہ خطی لدی واصل کو
 لیتے اسکے بعد اس کی صفیتیں ظاہر نہیں کی جاتی اور یہ نزدیک اس کا
 چہا نہایت خوب آج کل حقیقہ ہیما ہیما ہیما ہیما ہیما ہیما
 قدس کے حسیہ قیام کو وہ قتل یہی اللہ جل اس کا اعظم

۴ عبارت اپنے ایک لے اس کے حق میں متصف طبیعت کا لکھا

۵ وہی دور دورہ حقیقت و حقیقت حسیہ کو اس کی حقیقت اس کی حقیقت

المراد بالجواب الاعظم ذات الہی صلی اللہ علیہ وسلم کما حل علیہ حقہ قدس سرہ فیما سبق و
 جالب الاعظم القایم بک بین یدیک واما بعد عنہ
 الجواب الاعظم لان حقیقتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
 اول المبدی عات واعظمہا کما ذکرہ القوام فی
 قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ نورہ و
 منها انشعبت الحقائق ففی الواسطۃ بینہ ویدہا
 وروحہ نبی الانبیاء فان روحہم انما اخذت العلم
 والدعاس ویدہا واسطۃ شریحہ فکما ان النبی ترشح
 الحق فی قیومہ والواسطۃ بینہ ونبیہم فکذا لک روحہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لرحمان الحق فی الارواح والواسطۃ
 بینہ وبینہا ووقی قولہ عن من قال فکیف اذا جئنا منہ
 کلنا امۃ شہید وجمعت الی علیہ ہوا لا عشیرۃ لا شقاق
 الی ہذا المعنی بناء علی ان ہوا لا عشائر قال الشہادۃ
 وصورتہ الظاہۃ فی الداسوتۃ الی علیہا ظہرت
 المعجزۃ انتا وینت علی لسانہ المکارف والاحکام
 واسطۃ بین الحق وخلقہ وسبب لقربہم منہ ظہر
 کما بیانا لہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث نشأت کلیمۃ و
 نشأت اصناف من التوسط بحسب تلك الله تکت فاولها
 من تبتہ تسمی عند الطائفتہ بالحقیقۃ المجلدین و
 نعین کل فی الخابج لاحکام الاسماء الکلیۃ وثانیہا
 مرتبہ تسمی عندہم بالروح المجلدین وھو التحین لک
 للحقیقۃ المجلدین عند انفسک لان انسان الکمل الی مظلہ
 وبقیہا نہ وثالثہا انشاء الناسوتیۃ المنوطۃ بہا
 الکمالات الظاہرۃ بعد جمیع الی الخلق علی راس

حجاب اعظم سے مراد ذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو حجاب
 دلالت کرتا ہے اس پر قول اس قدس سرہ کا سابقین
 وحبایک الاعظم القایم بک بین یدیک اور تحقیق ذات نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کو تعبیر کیا حجاب اعظم سے اسوۃ حقیقت
 انحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبدعات کا اول اعظم
 جیسا کہ ذکر کیا ہے قوم نے سچ اس فرمانی رسول صلی اللہ علیہ
 وسلم کے کہ اول خلق اللہ نورہ اور اس سے انشعبت بین
 حقیقتیں پس حقیقت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہو دینا
 اللہ کے اور حقائق کے اور روح مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نبی الانبیاء ہے کہ بیشک انبیاء کی روح نے اخذ کئے علوم اور صفات
 بواسطۃ اس روح مبارک کے جس طرح نبی ترجمان حق ہر نبی قوم
 میں اور واسطۃ ہر امین اور قوم میں ہی طرح روح مکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ترجمان حق ہر ارواح میں اور واسطۃ
 امین اور ارواح میں اور سچ اس قول اللہ تعالیٰ کے
 فلیت اذا جئنا من کل امۃ شہید وجمعت الی علی ہوا لا
 شہید اشارہ ہے طرف اشارہ کے بارین کہ ہوا لا اشارہ ہے
 طرف شہید کے اور انکی صورت ظاہرناستو میں جس سے معجزہ ظاہر
 اور اس صحت کی زبان ہی بیان ہوئی معارف و احکام واسطۃ
 درمیان حق کو اور اسکی مخلوق کی اور سبب مخلوق کے قرب کا
 حق سے اور ظاہر ہوا اس سے ہمہ بیان کیا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 واسطۃ بین عالم امین کیلئے تو میں قسم کہ بین تواسطۃ موافق تبین
 نشانہ کے تو اول وہ مرتبہ جس کو قوم حقیقت محمدیہ کہتے ہیں
 اور وہ ایک تبیین کلی ہے خارج میں واسطۃ کلام مبارک کی اور سوا
 ان تبیین مرتبہ ہی جو کلام ان کے نزدیک روح ہی ہے اور وہ تبیین کاوی
 حقیقت محمدیہ کے وقت منفسہ ہوا انسان کلی کی طرف اپنی مظاہر

تبیانات کی توجہ سے انجیل نشانہ محمدیہ میں کمال ظاہر کی گئی ہے جو کتب خلقت کی طرف

اربعین سنہ من جمیع من اتقاة الامۃ العی جاء وفتح
 ابصارہم واذ ان صیر وقلوب غلغلت حتی ینفھوا
 بالوحدانیۃ ویستھنوا ویعللوا احکام اللہ المتعلقة
 بافعال المکلفین و ینفذ لك من المعارف الجلیلہ
 واکمل الاولیاء من کان علی قلب خاتوا الانبیاء صل
 اللہ علیہ وسلم فی ثلاث الذنات الثلاث لکن الحقائق
 الجزئیۃ المستعدۃ لکالات الحبۃ والحبوبۃ ^{ہیہا} واما ^{ہیہا} یضا
 لا یتعین الا بعد اختیار الانسان الکل بجمالی فال
 تعب نہا فی الخارج یضا ویسا مت الذین الروحی
 من الحقائق الکلیۃ فلا یطہر ^{ہیہا} من الحقیقۃ الخلیۃ
 الواصل الی الحقائق الجزئیۃ الا بعد تعینہا وکان
 الجامعیۃ یدرنا عنہا وانقاد الاستعدادات ^{ہیہا} لک
 یدرنا عن الروح الخلیۃ نیل عن مرتبۃ العطا یا ولحق
 واسرار وجوہا متعدۃ فاذ اتحد هذا المنقزل
 الشقیق قد سر یتبہل الی رتبہ تبارک وتعالیٰ
 بلسان استعدادہ ان یجمل من ورتبہ سیدنا واولادنا
 صل اللہ علیہ وسلم بحسب الذنات الثلاث و
 کما لا یتھا الخ تصدیکل منها فبر عن سئلہ وبراہ
 من الکالات الذاسونید بقول اللہم اجعل الیجاب
 الاعظم حیوۃ روحی اعنہ بجا الروح المنقزل
 فی البدن المدا برۃ لہ المدا برۃ للحس والکمرۃ وھو فی
 الاخر اب الجزئیۃ المستعدۃ لکالات الجزئیۃ اللہ
 اشترک الی اراء الصلوة الذاسونیدۃ فی الافراد
 الکلیۃ المستعدۃ لکالات الجمعیۃ ولا یخفی حسن
 تشبیہ المدا و الواصل منہ صل اللہ علیہ وسلم

جب عمر مبارک چالیس برس کے ہوئے کہ گراموں کو راہ پر لائے
 اور اندھوں کو بینائی اور بہروں کو کالوں کو پائنت بخشی
 کہ انہوں نے وحدانیت الہی کی گواہی دی اور تہذیبیائی
 اور طائفہ امہ کے حکم جو متعلق افعال مکلفین کے تھے اور اسکو سوا
 اور معارف جلیلہ اور اکمل الاولیاء وخصص ہی جو قلب خاتم
 الانبیاء صل اللہ علیہ وسلم پر ان تینوں نشات میں نیکین
 حقائق جزئیہ مستعدہ واسطے کمالات محبت و محبت اور ان
 دو کے مانند کی نہیں تھیں ہوتی مگر بعد جزا اختیار کرنے انسان
 کلی کے اسکے مقابل میں پس ان تین حقائق جزئیہ کا خارج
 میں مشابہ اور ہموش ہر تعین میں کما حقائق کا یہیں نہیں
 ظاہر ہوتی مگر حقیقت محمدیہ کے جو اصل ہر طرف حقائق جزئیہ
 کے مگر وقت اسکے تعین اور جامعیت کے پیش حقیقت محمدیہ کے
 اور مستعد ہونا استعدادات کا یہاں ہر شے روح محمدیہ سے
 تو ہوا مرتبہ عطا یا کا واحد اور اسرار اُنکے وجود کا مستعد
 یہ بات تمہید ہوتی تو اب ہم کہتے ہیں کہ شیخ قدس سرہ تہال
 درازی کرتا ہے رتبہ تبارک وتعالیٰ سے ہر ان بڑا استعداد
 کے کہ امہ اسکو کہے وارثوں سے سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کے بحسب نشات ثلاثہ کے اور انکال استعداد
 ایک میں ہیں پس میر کیا انی سوال ہے کہ اسکے کمال اسوۃ سے
 اس قل کہ ساخطہ اللہم جعل الحجاب الاعظم حیوۃ روحی کہ مراد
 اسے روح شفوقنی البدن جیسی کہ بدن کی مدد اور اسکی
 حیرت کرنے کے ارادہ کرنے والی ہوا وہی افراد جزئیہ مستعد
 واسطے کما جزئیہ کے جسکا ہم نے اشارہ کیا ہے بمقابل صورت
 ناسوۃ کی سچ فراو کلی کہ جو مستعد کمال جمیع کے ہوا اور چھ
 ہر ہر انہیں حسن تشبیہ اس کا جو اصل ہوتی اسکی وسلم

الی روح هذا المستفید بالحقائق التي هي كمال اول الامر
 وعبر عن سواله بمرآة من الكمالات الروحية بفق
 وروحهم سر حقيقة ذلك لان الحقائق البرية انما
 تنشأ من حيث تنعین الروح والكلية ولا يخفى
 في التعبد عن المراتب المواصل منه صلوات الله عليه
 الحق حقيقة هذا المستفید بالسر الذي يفهم منه
 الحقائق والمصدرية للآثار والكمالات وتعین
 الاستعدادات مستمرة دائما على غطاء واحد من
 الحسن والبراعة وعبر عنه سواله بمرآة بحسب
 الكمالات التي ورثتها الحقيقة المحمدية وان لم تظهر
 الا في ادون تلك المرتبة بفق وحقيقة جامعها
 وذلك لان الكلية بها الوجه تلامذهم ظهور
 وقايم كذا في ازاها الشك الخاجية كل حقيقة
 اجمال شناعة ومعرفه لاحوالها فامد الناصل منه
 صلوات الله عليه وسلم في هذه المرتبة الى حقيقة
 المستفید صورته جمع الحق اليها المعنى اجعل
 ذلك كذا في الحقيقة والحق جعل الشيء متحققا في
 الخارج والمرد من الفيض المقدس ولا يخفى ما في
 وضع المظهر مكان المضمون الاشعار بان التحقيق
 صادر منه من جهة كونه حقا اي متوقفا بان متحققا
 الغيب واول الاشياء فانه وجود الوجودات
 وما هي الماهيات الحقيقية للعارف وصول الى
 الذات ووصول الى الاسماء والتجليات سواء
 قلنا بان الوصول الى الذات علمها وادراكها
 اولا وبأبهر خلاف ما ذكرنا من كلام المحققين

طرف روح اس تنفید کے ساتھ حیات کے سہی حیات کہ وہ
 کمال اقل ہو و اس طرح روح کے تعبیر کیا اس کے سہ سوال میں سر
 صلوات اللہ علیہ وسلم کے کمال اور حقیقت اس قول کے کہ وروحہ
 سر حقیقت اور یہ اس واسطے کہ حقائق جزیریہ بیشک ظہور کرتے ہیں
 اس جگہ سے کہ تعین ہوتی ہے ارواح کلیہ اور پوشیدہ
 نہیں وہ کچھ تعبیر ہوگی برائے مدجو وصل ہی حضرت
 صلوات اللہ علیہ وسلم سے طرف حقیقت اس تنفید کے ساتھ اس
 سر کے جس سے صفا سمجھا جائے اور صدریت اس واسطے کہ ان کمال
 اور تعین استعدادات مستمر وایم نط و احد جزیرہ جزیرہ
 اور تعبیر کیا اس سوال اس کا میرا اس کی موافق ان کمال
 کے جسکی و اس ہوتی ہے حقیقت محمدیہ اگرچہ نہیں ظاہر ہوتی
 مگر یہ سوال اس مرتبہ کے جو اس کا قول ہے حقیقت جامع ہر
 عوالم کا اور یہ امر اس کے کہ کلیت ساتھ اس جگہ لازم ہوتی ہر
 ظہور و قانی کیوں کے بقا بلہ نشأت خارجہ ہر رقیہ جمال ہر
 ایک نشاہ کا اور اس کے جواب کی منت تو مدجو وصل ہی صلوات
 علیہ وسلم سے اس مرتبہ میں طرف مستفید کے اس کی صورت
 جمع عوالم ہے ساتھ اس سے کہ جن ذلک کذا کی حقیقت کذا
 تحقیق گردانائے کا متحقق ہر خارج میں اور اس سے
 فیض متقدس ہر اخفی نہیں وضع مظهر سے مکان ضمیر
 کہ اشعار ہے اس بات کا کہ تحقیق صادر ہے اس سے
 بسبب اس کے ہونے کے حق یعنی متحقق بذاتہ متحقق بغيرہ اور
 اول اشیا اس بیشک وہ وجود والوجودات ماہیت
 الماہیات ہے تحقیق واسطے عارف کے ہے وصول
 الاسماء والتجليات کے برابر ہو کہ اس کے وصول الی العلم ذات
 اور اس کا اور کذا یا نہاد وہ وجود ہم ہوتا ہر ماہیان کے متحقق

مشترک آخر جاننا چاہیے کہ ملتین اور مذہب و صفت
کی جاتی میں ساتھ حقیقت کہا کرتے ہیں کہ ملت خود اور مذہب
اور ناطق کرنا ہی وصف میں ایک انسان کو نہ کہ جس کی حقیقت
اس واقع کی گروائی ہو اور اس کے توفیق ہو اور نہیں تو ظل تو
ہی ہے دو یا ایک ظاہر و روشن اور دوسرے دقیق و باہر کہ
میں معلوم ہوں تو ظاہر روشن تو یہ ہیں کہ اگر کسی کو حقیقت
مطابق وسط اس کے حسیہ غفلت کیا ہے خارج میں لاکھ کیا جائے
کہ اللہ شہد کرنا ہی اور غفلت نہ ہو اور امر ہو میں اور یہ کہا جائے
کہ حسیہ جسمانی ہو یا لایہ اور یہ ہو میں اور جو مسئلہ ہو کہ
اگر ہمیں حکم و جوہر مت ہو مطابق وسط اس کے حسیہ کہ جو حقیقت
امر لا اعلیٰ میں مثلاً کہا جائے کہ ناز فرض ہو اور بغیر لا اعلیٰ کے
نازل مثالی آدمی مضمون اس کی تحسین اس شخص کو نہیں ہو
اس سے اور اس کا ہونا مستلزم ہوا انسان کی ترقی کا چلنا ہے
اس کے وزن تسمیہ میں بیچ دنیا اور آخرت کے اور تفسیر ظلمات کے
نفس سے کہ وہ بیعت ظلمات حال ہوئی ہو استغراق سے
احکام پریمین جیسا مستلزم ہر نجیب کا لکھنا تسخیر کی
اور دور کرنے بر دوت کو انسان کو یہ نازل ہوا مطابق وسط
علم سے فرضیت کے اور جو مسئلہ کہ اس میں توفیق ہو یا سختی
مطابق وسط قواعد ملت کے جسے ناز کے پانچ وقت اور کوہ کو
دوسو ویم اور برس بہر گزنا اور جو اس حقیقت کے ثابت ہو
درمیان اصل اور درمیان اشباح کے وجود تفسیر مدارک
لا اعلیٰ میں توفیق وہ ہی اور وہ یہ ہے اس اعتبار سے
پس جب ہو ملت ایسی تو کہا جائے گا
کہ ملت حق ہے اور اسی طرح معنی
حقیقت نہ اس کے ہیں نہ

مشترک آخر علم ان الملل والمذہب توصف
بالحقیقة یقال ملۃ حقۃ وہاں ہب حق وینظر الناظر
فی وصف احدہما ہذا الی مطابقة الواقع لہ
فما ملنا حقیقة ہذا الواقع الی ان واقعہ الملت
کان حقاً والکان باطلا فوجدنا معینین احدا ہما
والآخر دقیق یوم من بعد اما البلی فان یقول
کل مسئلہ من الاعتقادات مطابقة لما علیہ
المنعقد فی الخارج مثلاً حکم بان اللہ یسخط و یغضب
و یكون الامر كذلك وہاں الحسہ الحسیہ کاٹن وهو
لذلك وکل مسئلہ ما حکم فیہا بوجوب و حرمة
مطابقة لما علیہ الامر المنعقد فی الملأ الاعلیٰ مثلاً
یحکم بان الصلوة واجبة و یكون فی الملأ الاعلیٰ
مثالی من قصائد مضمون تحسین من تلبس بها و کون
مستأنفہ ترقیہ من تثلیث بن بل نعمت والیہا
والاخر و تکفیر ہیکل ظلماتیہ عن نعمتہ حاصلہ
من قبل الاستغراق فی الاحکام البہیمیہ لکھنا تسخیر
اکل الزنجیل تفسیر ابن البدن واذ الہ اللہ د غفلت
فہذا الذال ہذا اللہ مطابق الحکم بوجوب او کون
مسئلہ فیہا توفیق او تخذیل مطابقة لقواعد
الملک لکن قہت الصلوة بالاقوات الخمس و قد
الذکر بل یفید درہم و الحکم و یكون محبت یثبت
بینہ الاصل وینہا ہذا الشباح وجوہ تفسیری
فی مدارک الملأ الاعلیٰ فیکون ہذا اذا و ذاک
ہذا بوجہ الاعتبار فاذا کانت الملک لک قبل
انہا حقۃ وکان لک معنی حقیقۃ المذہب ان یقول

الاحكام مطابقة لما قاله رسول الله صلى الله عليه
 وسلم في نفس الامر ولما كان عليه القرون المشهقة
 لها بالخبر وان كانت المسئلة لانض في ولا روية
 فحقيقتها ان تكون محض فتعبر اثن تورث غالب
 الظن بان النبي صلى الله عليه وسلم لو تكلم في المسئلة
 لما نطق بخبر هذا القول وان يكون وجه الاستدلال
 والاستنباط ظاهر الا يرب فيه المهيط باساليب الكلام
 ومقاصد الشارح في شرح الاحكام فهذه امهنة
 حقيقة المذهب وآما الذي يفتي الذي يرد من بعد
 لان يكون الحق علم جميع شمل امة من الامة بان يلاهم
 مصطلح من عبادة باقامة حلة من الممل فيصير
 خاد فالارادة الحق مستطهر ربه بيرة ووكلا
 لفيض من دة الغيب يقال فيه من اطاعه من العبد
 فقل اطاع الله ومن عصاه فقد عصى الله فصلا
 الرضة مقصودا في موافقة هذه التدبير السخط
 في مخالفة ومناقاة واذا كان كذلك صارا حكم
 الملة جميعا حقة والمنظور في وصفها بالحقيقة
 جديتن ظهرو التدبير الالهى في هذه الشبهة لا غير
 ولكن ذلك المذهب ربما يكون العناية المتوجهة
 الى حفظ هذه الحقلة متى جهة بحسب معدلات
 الى حفظ المذهب خاص بان يكون حفظ
 المذهب يوجب معندهم القاصين بالذنب عن الملة
 او يكون ان شعائرهم في قطر من الاقطار هو لها
 بين الحق والباطل فيجديتن ينعقد وجوبه تشبه
 في الملاء الاعلى والسافل بان الملة هو الملة

کہ ہوں اسکے احکام مطابقت و سطی اس چیز کے کہ کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نفس الامرن اور مطابق ہوں واسطی اس
چیز کے آپرین قرون جنگ و سطر شہادت ہر چیز کی اور اگر ہو
مسئلہ ایسا جس میں نہ نص اور نہ روایت تو اس کی حقیقت محتاج
قرائن کی جو مورت ہوں غالب بن کے ساتھ اس طرح کی کہ اگر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اس مسئلہ میں تو پھر فرماتے اور یہ کہ وہ
اس کی استخراج کی اور تنبہا کی ظاہر ہو اسی کہ شک نہ کرے
و شخص کے محیط ہو اسالیب کلام کا اور مقاصد شائع کا
یہ شرح احکام کی پس معنی میں حقیقت مذہب کے
اور وہ جو دقیق و باریک معنی ہیں کہ بعد میں معلوم ہوتے ہیں
وہ یہ ہیں کہ ہوا میں نے جہاں کسی ہمت کی چھوٹی ہوئی کو
لانا اور جمع کرنا اس طرح سی کہ الہام کرے کسی
برگزیدہ کو اپنی ہندون میں سی واسطی اقامت
کسی ملت کی کہ وہ برگزینہ خادم ہو اور وہ
حق کا اور منصف ہو اس کی ظہور و تہذیب کا اور شہان ہو
اس کی فیض مدخلی کا جس کو کہا جائی کہ جس فی اس کی طاعت
کی اس اس کی اطاعت کی اور جس اس کی نافرمانی کی اس
الہ کی نافرمانی کی اور ہوا موقوف اس تہذیب کی
مواظقت پر اور غضب اس مخالفت اور منافات پر
اور جب اس طرح ہو تو ہوئی حکام کے کے سبب اس وقت اس کی
کہیں میں منظر ظہور تہذیب اس ہی اس اس فائدہ کے اس کے اس طرح
مذہب کے اکثر اور غایت اس متوجہ ہوئی اس حقیقت کی توجہ
اس کے خلاف اس طرح کی کہ کہاں ہے اس فی حق میں
قائم ہے اور دیگر نیکی اس کے انکا شمار ہو اس طرح کسی
طرف میں فائز میان اس کے اس وقت منعقد ہوئے و تہذیب

۳ علامہ اعلیٰ شریف یا ملا ابوبکر علی بن محمد بن عبد اللہ بن علی بن ابی طالب کی کہ نسبت ہی اندر ہے اور

و بتقدیر احکامها الکلیه بتلك الصلح الخاصة و فی الذل
فیض الدنایا حقا بهما المعنی و یكون مناط الحقیقة
هذا الوجود التنبیهی اما المعنی الجلی فی الذل
الواصفی فی العلم یعلمهم و اهل الاستنباط باستنباط
و اما المعنی الدقیق فلا یوقف علیه الا بالنور النبوی
الکاشف عن احکام الدنایا القاهر علی البشر کذلک
قلنا ان هذا یوری من بعد و اذا تم هذا فنقول کذا
لی ان فی الذل هب الحقیقة و غامضا ثم اذل الخلق
فی هذا السر الغامض حتی وجد حقا و شاهدت
ان لهذا الذل هب یومنا هذا رجاء علی سائر المذاهب
بحسب المعنی الدقیق و ان کان بعضهم ارجح منه
بحسب المعنی الاولى و شاهدت ان هذا السر هو
ربما یدرک صاحب الکشف نوع احرازه فیدرج هذا
الذل علی سائر المذاهب و بما یقتل الهام بالانصاف
فیها و یشیر رؤیا حادثة علی الاخذ به لکن الحق الصراح
ما قلنا فعض علیها و اجازک قد برهن فی هذا
دخلت الکعبة المشرفة و توجهت الی باطن هذا الذل
فتجلی الی حقیقة الصراط المستقیم التي بینها البیضاء
الله علیه و سلم بان خط خطا و خط یحیی خطوط
الی آخر الخ لا یجوز ان تهملی حاق الوسط بین احوال
النفس من بعض ذلك فیما یدل علی الغفوق و بعضه ذکر
ذلك علی بذا الذل ان کل طبقة ذکیت و غیبت لها
صراط مستقیم و لیس الصراط المستقیم اسما لشیء
خاصة بالذکوة و وجدته یومئذین التثبت بالوسوم
فی الموافقة و الانقیاد و وجدته کان المذاهب یطقیه

او بتقدیر ہوتے ہیں اسکا احکام کلیہ ساتھ اس صورت
خاص کے انکار میں تو وہ مذہب حق ہوتا ہے جس حق
اور ہوتا ہے مناط حقیقت یہ وجود توحیدی و لیکن معنی علی
وروشن وہ ہیں جنکو پہنچے ہیں اسخون فی علم انو علم سو او
اہل استنباط انو استنباط سے اور معنی قہری نہیں انقض
مگر ساتھ نور نبوی کے جو کاشف ہوا احکام تدبیر قاهر علی
کا اور یوں ہی سمجھو جنو کہا کہ یہ بعد کہا ہی دیکھا و جب یہ تمسید
ہوئی تو ہم کہتے ہیں کہ دکھائی دیا ہو کہ مذہب حق میں ایک
سر غامض ہو پھر ہمیشہ میں اس میں غور کیا کرنا نہ کیا کہا
سر غامض یہ یہاں تک کہ میں نے پایا جو بیان کر چکا ہوں
اور جنکو مشاہدہ ہوا کہ اس مذہب حق کے واسطوں سے زمانہ
میں ترجیح دے سب مذہبوں پر موافق اس معنی قہری کے اگر ہم
بعض مذہب زیادہ ترجیح رکھیں موافق پہلے جنکو مذہب مشاہدہ
کیا کہ یہ وہ سب کا اکثر صاحب دریافت کرتے ہیں اور ایک
ایک نوع کا ترجیح جو اس مذہب کو مست ہوں پر اور اکثر
تمثل ہوتا الہام اس میں مضبوط ہو کر یا خواب میں دیکھتا ہو
اسی پر عمل کر نیکی لیکن حق صریح و وہی جو جو عمر کہا ہو اسکو
مقبول دار ہوں پھر پھر جو کر خوب مشہد آخر میں کتبہ مشرفین
و جن کو اور متوجہ ہوا انو باطن کی طرف تو متعلی ہو مجا حقیقت
کی جسکو بیان کیا انبی صائم اس طرح کہ ایک سید انطہ بنیا اور
و دونوں ف او خطوط کچھ آخر حدیث تک قہری جس حقیقت کو یا یام
و حوال نفوس کے کہ بعض سکا قہری کے کہ او بعض
سوا سیری مراد اس سے یہ کہ ہر طبقہ کی توحیدی اس کے واسطوں سے
مستقیم ہے اور جن صراط مستقیم نام کسی توحید میں نہ کہ کسی
ہو معلوم کیا کہ خط حکایت رہنا اور سوخ وقت اور دنیا میں اور

لہا او موافقتہا و بقرہ یتاخر اجبہ بان یكون مقالہ
 بقید شہرہ بالمثال المطلق فیعتقد فی المطلق صورۃ
 التعم والذات و یحذف مہما لا یلزم من تلك الحقیقۃ
 فیحصل اسباب السرا والام و بان یكون ارادۃ الخلق
 بالناس رحمۃ فی حقہ او نعمۃ کل ذلک اما فی الدنیا
 او فی الآخرة و کل احتمال من هذه الاحتمالات علی
 موجبة فلا یكون فی العبود الاما یجب و لکن الذل ظہور
 الشرا یجب و اجب من المبدء اذا علی الخیر و مصلحتہ
 فی هذه الصورۃ فیكون وجود الاعتقاد الجازم
 بحسبہا فی النفوس الصالحۃ تغیر اللذات نفسہا بالذات
 الشیطانیۃ و اجبا عند ظہور المعجزات و دلالتہ
 العقل الصراح علی صدق الخیر و تلقیہا من حضرة
 الغیب و یكون التصرف الارادۃ والعزم الی
 الجہان علی حسب الاعتقاد الجازم و اجبا فی الذل
 النفوس فیظہر رحمۃ اللہ ببعث الرسل و انزال
 الکتاب تنفیذ النعمۃ و لای علی الخیر

اُس سوا موافقت کے ساتھ اسکی تقدیر بیان خارجیہ کے
 ساتھ اس طور کے کہ ہوشال اسکی مقید درجہ ایک شہرہ ہو
 ساتھ ہوشال مطلق کے تو معتقد ہو مطلق میں صورت تنفیذ کے
 یا الم کے اور اسکی خادم ہوں وہ ملائکہ جو الہام کو جانتے ہیں
 اُس درگاہ سے تو حاصل ہوا سبب سرور یا الم یا یہ کہ ہو
 ارادہ لوگوں سے خیر کا رحمت اسکی خفین یا عذاب اور یہ
 یا و تبا میں ہوا آخرت میں اور ہوشال کی واسطہ ان خصال کو
 سے علی موجبہ میں پس انہیں آئے جو دین کوئی چیز
 جو ہوا اور اسکی طرح ظہور شرا و اسباب بند سے جب ہوا
 ان نفوس میں اس صورت میں ہوا جو وہاں جازم ہے اسکی وہاں
 نفوس صاخر میں آلودہ ہوا ہوا خجاستوں شیطانیۃ و وقت ہوا
 معجزات کے اور دلالت عقل کے صریح اور صدق اس کے
 جسکی خبر دینی اور تلقی اسکی درگاہ عیب اور ہوتا ہے پھر ارادہ
 اور عزم کا طرف جاری ہو موافق اعتقاد جازم کے و اس
 نفوس میں پس ظاہر ہوتی ہے اللہ کی رحمت ساتھ ہی جو
 او نازل کرے کتابوں کو اور تمام کرنے نعمت اور اللہ ہی کے
 واسطہ سے جنت یا آخرت تمام شدہ ہوتا ہے

خاتمہ الطبع

مرشد الذی جعل الہام اشراف الاشخاص خصوصاً اہل العلوم الشرعیۃ و المعاد و الصلوۃ و السلام علی سید الانبیاء
 ابن المصطفیٰ و علی الہدیۃ و اصحابہ المقصد کے علی ہذا الکتاب المستطاب لیسے فیوض الحسین و قد وقع
 بیع من المبتاعین فی اشہر الحرم الحرم و ثلثائہ بعد الاضامن ہجرت البشی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
 و شد و صلوۃ کے عرض کرتا ہے بندہ سید ظہیر الدین عرف سید احمد بنیرہ مولوی سید ناصر الدین صاحبان ہوا سید مولانا
 رفیع الدین صاحب مدرسہ ہوا رحمۃ اللہ علیہ کہ جب حضرت مولانا اسحاق صاحب مدرسہ ہوا ہی مدت اللہ
 سید ہجرت فرما کر اور مولوی محمد مخصوص لہ صاحب خلف مولانا شاہ فیض الدین صاحب انتقال ہو گیا مددہ کہ
 محمد حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ کا تلمیذ علیہ السلام سی غیر آباد پڑھا سہا اگرچہ اولاد مولانا

[illegible]

بنده سید طاهر الدین عرف سید احمد نواسه مامور کائنات فیض لدین محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ

کتاب اور سب کے تصنیف حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے کیا ہیں شہر دہلی درہم کہہ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب

CALL No.

11155
13/12/2009

ACC. NO.

2320

AUTHOR

TITLE

فیوض الحرمین

Ms. 13/12/2009
T200109.

THE BOOK MUST BE RETURNED AT THE TIME
OR PLACE.

QAC



**MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY**

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1.00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.

